MG-7
·Z17d

MG7 .Z17d
INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
41298 ★
McGILL
UNIVERSITY

3830361

Zafar, Bahādur Shāh
Dīvān-i Zafar

بتائیدات سبحانی و توفیقات یزدانی یعنی منتخبات کلیات

دیوان ظفر

حسب فرمائش بابو [illegible] رجب علی و احمد بخش صاحب سوداگر

مطبع اودھ [illegible] لکھنؤ [illegible]

ردیف الف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاباش ولا اگر شکر کہ اللہ تعالیٰ
پہچانا اوسی تونی جسے دیکہا نہ بہالا

بیہوش ہوں میں دیکہہ کی اوس ہوش ربا کو
جیسی کہ ابہی اوسنی نہ تہا ہوش سنبہالا

ہی داغ بدل آتش رخسار سی تیری
گردوں پہ قمر اور زمیں پہ گل لالا

سنہ ماری ہی بطرح مرے دل پہ تری زلف
کیونکر یہ بچیگا کہ ڈسی ہی جسی کالا

اللہ ری تری جنبش مژگان بت بدکیش
اک پل میں کئی تونی دو عالم تہ و بالا

تیری رخ روشن کی تصور سی ہمیشہ
ہی کلبہ تاریک میں عاشق کی اوجالا

جائیگی نکل جان مری دیکہہ کمان دار
تیر اپنا اگر تونی مری دل سی نکالا

ہر خار بیابان ہی موتی سی پروتا
جب پہوٹ کی روتا ہی مری پاؤں کا چہالا

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ردیف الف

۳

تو گل شرفی نکو نہ سمجھ تیری لیے
سیکڑون ہی کا اندار تری ہاتھ سی تیر
یہ زمین نی ہی خزانہ گل خندان اوگلا
پر مری دل نی کبھی ایک پیکان اوگلا

شعر تر اتنی نکالے کہ بہا سئے دریا
ای ظفر طبع روان نی تری طوفان اوگلا

خدا نا خواستہ گر خط مین میرا نام آجاتا
تو قاصد پر غضب ہی ای دل ناکام آجاتا
[illegible] کی یہان [illegible] آرام جن [illegible]
تو اپنی جان بی آرام کو آرام آجاتا
[illegible] آتی ہین تو یہ حال اپنا ہوتا ہی
[illegible] ہی [illegible] ہر کام آجاتا
[illegible] ت کی نہوتی تیری کشتہ کو
اگر تو گور پر ای سرو گل اندام آجاتا
[illegible] کام آخر تری ناکام کا ورنہ
کسی دن ای بت خود کام تیر کام آجاتا
پیام مرگ کیون یک اجل عاشق کو پہنچایا
جو قاصد لیکی تیری وصل کا پیغام آجاتا
گرفتاری نصیبون مین نہوتی تو چمن سی مین
بہلا اسطرح کیون صیاد کے پردام آجاتا
تری دولت سی ہی ساقیا جمشید دوران ہم
اگر اس دور مین ہاتہہ اپنی کوئی جام آجاتا

خجالت سی دہ کہاتا منہ نہ اپنا ماہ گردون کے
ظفر وہ بام پر اپنی جو وقت شام آجاتا

کسیکی ہمکو دہشت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا
خطا کی ین نی ایسی کیا جو اوسنی نہ پوچہا
قلم خط لکہتی لکہتی مجکو اوسنی کہدیا کون
جواب خط مین دقت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا
تجہی غم کیا تہا حسرت کیا تہی خط لکہا تعہو تا
سبب کیا تہا حقیقت کیا تہی خط لکہا تو ہوتا

ہمیشہ ہو بہین کس پر اسی خانہ دل
یہ گہر کہلاتا کسکا اگر کہلاتا نہ کہلاتا
جواب مطلع ابرو ترا کوئی ہلالی ہی
جو کہوا تا تو وہ اس سی کبہی بہتر نہ کہلاتا
کیا مشہور سا جہان کو چشم پر افسون نی
و گرنہ ای ظفر وہ شوخ جادو گر نہ کہلاتا

ولہ

یا مہر جاودہر سی مرا ہین اتا
تو کی کہون مری دل مین کیا ہین اتا
کبہی اودہر سی بت پر جفا نہین اتا
[illegible] حسن سی خوف خدا نہین اتا
الہی غالب یار مین ہی کیا نکہ
بحجہ بن نگہ ورونی ذرا نہین اتا
[illegible] محبت ہم تری کیا گذری
کسی پی مینی مین یہ بہرا نہین اتا
ہو دوران مین عبث کی خوف ہم نی
وصال یار کا ہم کو مزا نہین اتا

41298

مجھی دیوانہ بن نہ الٹی ہی بام لیے پھرتا
ڈراتا ہی مجھی ناصح عبث کوئی محبت مین
جہان ڈرانا وہان کہی کماندار لیے پھرتا
کبھی جا کر نہ پھرتا مین گلی مین خنجر رہ یون سے
اگر مجھکو نہ میرا یہ دل مضطر لیے پھرتا
نہ ہوتا شوق کوی مدعا تو کون پھر مجھکو
ظفر خورشید کی مانند یون در در لیے پھرتا

جو شغل آینہ منظور ہی تو دل کو دیکہ
اس آئنہ مین نظر دوسرا نہین آتا

نکال چاہ غم یار کے غریقون کو
کوئی بہی ایسا نظر آشنا نہین آتا

وہ کہہ لیتا ہی ستم کش ترا اپنا ظالم
جو خود بخود تری جانب کہنچا نہین آتا

تمہاری وصل کو پیاری گذر گئی ہے برسات
گلہ ظفر کو کچہ اسکا ہوا نہین آتا

یار آئی مری پیش نظر ہو نہین سکتا
اور آئی تو دیکہون آنکہ اودہر ہو نہین سکتا

مونہ کبھی منہہ ترا سیر جفا سی
میرا سا کسیکا بہی جگر ہو نہین سکتا

لیجاؤن غم و رنج نہ کیون ساتہ جہان سی
بی توشہ تو مجھسی سفر ہو نہین سکتا

تم لاکہ کرو حضرت دل نالہ و فریاد
چاہو کہ ہو کچہ اوسکو اثر ہو نہین سکتا

کچہ شمع نی ہی معجزہ عشق دکہایا
مر کر کی تو پیدا کبھی سر ہو نہین سکتا

جبتک کہ تصور نہو دانتونکا تمہاری
آنکہون مین مری اشک گہر ہو نہین سکتا

کیا کیا نہوئی میری لئی خانہ خرابی
پر اب بہی تو دل تینٓ ہی گہر ہو نہین سکتا

رسوای جہان کرتا ہی کیا کیا مجھی گریہ
مین چاہتا ہون ضبط مگر ہو نہین سکتا

جو کام کیا تمنی محبت مین بتون کی
واللہ کسی سی بہی ظفر ہو نہین سکتا

جو وہ قاتل نہ اپنی ہاتہ مین خنجر لیے پہرتا
تو یہ سرباز پہر کیون سر ہتیلی پر لیئی پہرتا

اگر پہر نہ پڑتی اسی خون اسی سی زنش پر
تو یون ہر طفل میری ساتہ کیون پتہر لیئی پہرتا

ولہ

ردیف الف

عشق کی میدان مین ہمنی سر دیا

بتون کی ہی وہ آشنائی کا دہندا
کہ جسمین ہے ہماری خدائی کا دہندا

وہ جب دیکہو آئینہ ہی دیکہتے ہین
رہی ہی اونہین خودنمائی کا دہندا

نہیی یا مری پر نہ عاشق سی چہوٹے
خیال وصال وجدائی کا دہندا

ہمارا تو پیشہ ہی رندی ہمیشہ
ہوا ہمسے کب پارسائی کا دہندا

تری منہہ پہ آئینہ کی خاک کیا کیا
ملی خاک مین یہ صفائی کا دہندا

رہی ہی خم و پیچ مین زلف جانان
وبال اوسکو ہی کج ادائی کا دہندا

رہا جب تلک دم رہا ساتہ دم کے
ظفر سب برائی بہلائی کا دہندا

دیکہ کر رخ پہ تری زلف دوتا کا پہندا
جا پہنسا طائر دل ہتا وہ بلا کا پہندا

ہاتہ آئین نکسو کی ہی یہ آہو نگہان
نہ تری پاؤن مین گر شرم و حیا کا پہندا

اوسکی قدرت کا ہی یہ کہیل گگولا ہی کہان
خاک کو باندہ تا ہی دیکہو ہوا کا پہندا

رہی زنار محبت مین گلا کیون نہ پہنسا
کہ یہ ڈالا ہوا اپنی ہی خدا کا پہندا

بحر ہستی ہی عجب دامگہ صید اجل
جا بجا جسمین ہے گرداب فنا کا پہندا

طائر ہوش کو پرواز مین کرتا ہی شکار
تیری تار نگہ ہوش ربا کا پہندا

گردن دل کی لئی اپنی ہی زیبا کہ سنی
جامہ زیبون کی ظفر بند قبا کا پہندا

نشہ نی بزم ساقی مین جو مستونکو اوڑا یا
لب ساغر پہ منہہ شیشی نی دہر کر قہقہا مارا

نہا کچہ دور تو رستہ بہت اوس یار کی گہر کا
مگر ہمکو ہماری ناتوانی نی تہکا مارا

ردیف الف ۵

کہو تا سی کری بہاگی خرابات کی سمت
گوشہ مدرسہ مین کیون نہ پہ جہول پڑا
رکہ قدم دیکہ کی تو کوچہ مین اپنی قاتل
کہ کہین سر ہے کہین ہاتہ کہین مقتول پڑا
چہوٹ کر چاہ زنخدان مین کہین گر نہ پڑی
دل پکڑ کر رسن زلف کو ہی جہول پڑا
دیکہی جان دل کو بچاؤ نہین ہو جاتا ضبط
اب تو دنیا ظفر اس جنس کا محصول پڑا

بس کہ تری خاطر سی دل آزار بہی چہوڑا
تو بہی نہ ہوا یار اور اک یار بہی چہوڑا
کیا ہو گا رفوگر سی رفو مہر گریبان
ای دست جنون تو نہین تار بہی چہوڑا
دن [illegible] الفت کی ہی کام ہی عاشق
تسبیح کی ساتہ اوسی تو زنار بہی چہوڑا
گوشہ مین [illegible] چشم سیہ مست کی دل نے
[illegible] خمار [illegible] چہوڑا

[illegible] کیا [illegible] کل [illegible] گلشن سے [illegible] کا شہر
[illegible] بجا ہی [illegible] اوسکو [illegible]
[illegible] ہی جا نگاہ ہی جا [illegible] الا ہی [illegible]
[illegible]
خدا جانی [illegible] تری [illegible] ہی اپنا
[illegible] کہیون کا ہو [illegible] پڑا
زلف [illegible] جا تا [illegible] معقول پڑا
رو کہ [illegible] گلشن کی ہوا
بیان جو نکلا ہی تو گلشن مین گل لالہ کی
[illegible] جوش جنون [illegible] پہول پڑا
[illegible] اوس [illegible] زلف
دل فنا [illegible] اس شغل [illegible] مشغول پڑا
رات دن رہتا ہی [illegible]

آگاہ تو کیا ہی کبھی لذت سی عشق کا
رنجھون مین ہیکو اوسی نقش کا بہرا بہرا
کیا تہاہی ابتدا میں دلون کے ویسا ن
کیا صاف تہی ... چشمہ ... بہرا بہرا
عاشق کا خون کیہ ہی جسکا ... ملا
... آئینہ بہرا بہرا

اس سی ہی غریبون کو تسلی کہ اجل نی
تیری ہی نہ ہو ہمسی رکہو اخلاص تو سیدھا
کیا چھوڑا ہی اسیران محبت کو وہ جسنی
سیونچی مری رسوائی کی کیونکر خبر اوسکو

مفلس کو جو مارا تو نہ زردار ہی چھوڑا
تم پیار سی رکہتی ہو تو لو پیار ہی چھوڑا
صدقی مین نہ اک مرغ گرفتار ہی چھوڑا
اوس شوخ نی تو دیکہنا اخبار ہی چھوڑا

گر ناتہا یہان آنیکا چہوٹہا کبہی اقرار
مدت سی ظفر اوسنی وہ اقرار ہی چھوڑا

اودہر تو وحشت نی گریبان کہینچ کر پہاڑا
نہ اتنی مجہسی تم کہچی نہ اتنا تمسی دل میرا ٹوٹا
کبہتا کش سی جنون کی تیرے دیوانہ مگر
ہوا تجہسی جو روکش غنچہ لالہ تو ... ...
پڑا کشمکش مین خط ... تہوتسی عدو
نہین ہی کہکشان کا خط ... ... سینہ کو
کہلا پردہ کہ جب پیراہن ... ... ثانی
اثر وحشت کی یہ چادر ہی کاہی کہ کاغذ کو

ادہر یہ ہمارے صحرا ای ... نی دامان کہینچ کر پہاڑا
مرا دل نکو سنی تو جانان کہینچ کر پہاڑا
کفن اپنا نہ خاک بیابان کہینچ کر پہاڑا
صبا نی پوست ای رنگ گلستان کہینچ کر پہاڑا
کہ آخر ... اوسکو ای مرجان کہینچ کر پہاڑا
جگر سینہ نالہ ای شبہا ہجران کہینچ کر پہاڑا
دم بیتابی شوق ای عزیزان کہینچ کر پہاڑا
مصور نی مری تصویر عریان کہینچ کر پہاڑا

ظفر افشای الفت پردہ تہا منہہ پہار یا اچہا
حیا کا پردہ کیون منہہ پر سی نادان کہینچ کر پہاڑا

دیکہا جو می سی ہر خم ساغر بہرا بہرا
آنکہون مین سیری لگنی لگا گہر بہرا بہرا

کیونکر کری ... بہرا بہرا
کیا ہو گئی ہی کان ... بہرا بہرا
غصہ مین جو کیہ ہی ... بہرا بہرا
لایا جو عشق ناک مین دم ... بہرا بہرا
دم عاشق کا تو ... بہرا بہرا
کب آئی تو ہزار ... بہرا بہرا
یہ دل ہی ... بہرا بہرا
دل کو دلا ... بہرا بہرا
ساقی ... بزم مین ساغر بہرا بہرا

ردیف الف ۶

ولہ

تتمہ

بخشش میں نہ کیوں ڈوبے گرانبار گناہ
دست دریا بار کی اپنی دم بسمل کیا کیا

جس طرح پانی پہ تیرے گوئی تنکا اوس طرح
رکھ دیا سینہ تری تیغ پر اپنا ہمنی

گہ کبھی پانی پہ ہرگز کبھی تیہر تیرا
خون کی دریا میں ترا عاشق مضطر تیرا

آب گریہ میں ہمارا تن لاغر تیرا
آب شمشیر پہ میں مثل شناور تیرا

تیرنا عشق کی دریا میں اگر سیکھی دل
تو ظفر سب سے پہلے اسی ہاتھوں سے نکلے تیرا

پہلی تو ہمکو تری عشوہ گری نی مارا
مر گیا میں نہوئی تجکو خبر ہائی ستم

پھیر کر منہ جو دکھایا مجھے اپنا جوڑا
خوب شہر کا کی مجھے کنج قفس میں صیاد

ہمسر کی تری رفتار سی جب قمری نی
نل پہ تیری لب شیرین پہ ہی زہر قاتل

کچھ بھی ہوتی او سے تیر تو مرتے ہم پر

اور اگر اوس سے بچے کم نظری نی مارا
بیخبر تجکو ترے بیخبری نی مارا

دل پہ ہنگامہ ہی اوس رشک پری نی مارا
شوق پروانہ ہی بی بال و پری نی مارا

قہقہہ طنز سی اک کبک دری نی مارا
ای شکر لب ہمیں اس تلخ شکری نی مارا

ہمکو ای آہ تری بی اثری نی مارا

شفق صبح سی ہی غرق بخون چرخ ظفر
تیر الماس تری آہ سحر سے نی مارا

کیا کہوں ہی کیا بتوں کی آشنائی میں مزا
آہن آئینہ تو ہمسی ہو جا سینہ صاف

وہ مزا سب اسمیں ہے جو ہی خدائی میں مزا
دور کر دل سی کدورت ہی صفائی میں مزا

ردیف الف

کیا تلون ہے کہ رہتا ہی بہن و نگار زرا
اشک جو ٹپکی دم گریہ تو بہر دریا ہوا
کیا نکالی طایر دل زلف کی پھندے سی
جانتی ہیں یہاں نہیں ہے رنگ
شوق اسباب اقامت ہی

سیری سینی مین کمان ابرو ترا تیر نگاہ | واہ ہی کیا کار گر دل سی جگر تک ایک سا

کشور صحرای وحشت ہو گیا ہی اب خراب
ورنہ تہا آباد مجنون سی ظفر تک ایک سا

نہ تو جہانکا اوسی نی روزن دیوار مین ہمنی تاکا ہی تو سوراخ جگر مین تاکا
عرش سی تا بہ سمک ہی جو وہ سب ہم نی کیا کیا بتائین کہ ہی کیا ہمنی بشر مین تاکا
بہونر نیکا نہین غم دل مین مرا صبر و قرار مال اس چور نی ہر طرح یہ گہر مین تاکا
تاک جہانک آنکہ کی جن جن سی کہ ہی دریدہ ہمنی ایک ایک کو کل ایک نظر مین تاکا
زخم دل پر ہی جو انگور رہی تو ہمنی ہی ثمر نخل محبت کی شجر مین تاکا
چشم نقش کف پا راہ تکی ہی کس کی کون ہی اسنی جسی راہ گذر مین تاکا

وہ کماندار لگا نیکا کوئی ناوک پہر
اوسنی پہر دل کو جو پہلوی ظفر مین تاکا

نہین چارہ کسی سی وہ مرض ہی نصیبون کا نہ قابل ہون دوا کا مین نہ قابل ہون طبیبونکا
نہ شکوہ دشمنون کا ہی نہ ہی شکوہ حبیبونکا شکایت ہی تو قسمت کی گلہ ہی تو نصیبونکا
بہر عنوان مجہی ہو تیک لکہا یہ نصیبونکا کہ لکہوائی مجہی ہی وہ جواب خط رقیبونکا
ہم اپنی کنج غم مین نالہ و فریاد کرتی ہین ہمین کیا گر چمن مین چہچہہ ہی عندلیبونکا
جو طائر باہم ہون رات اور دن ہوانسی بعیدون سی زیادہ حال سمجہو اون قریبونکا
دکہا دو خال ہندی تم جو محراب دو ابرو مین تو دیکہو منبر و منبر حال پہر کیا ہو خطیبون کا

ہی یہ حال ناتوانی عاشق رنجور کا
سبز ہی سایہ گران مژگان چشم حور کا
ہی تو انسان پر ہی عالم بت مغرور کا
جلوۂ شوخی پری کا سا ہی چہرہ حور کا
اشک کی قطری کو کیون تیر مژگان پر
حق ہی اعلی مرتبہ ہی دار پر منصور کا
کرتی ہین شب ہم مشک جوہری آہون کی تر
چرخ پر انجم ہی ہمسر خانہ زنبور کا

یہ شیر کا اک کاسہ لبالب ہی یہ اے چرخ
یک قطرہ نہ اس کاسہ بر شیر سی ٹپکا

کیا عشق ہی جس جا یہ گرا تیر البینا
وہان خون جگر عاشق دلگیر سی ٹپکا

پانی ہوا فولاد بھی دیکھ کے لیکن
یک قطرۂ آب اوسکی نہ شمشیر سی ٹپکا

ٹپکا یا مری منہہ مین اگر آب بقا بھی
زہر آب وہ ہو کر مری تقدیر سی ٹپکا

جو قطرہ کہ ٹپکا کبھی برسات مین ہرگز
اک دم مین مری گریہ کی تاثیر سی ٹپکا

گرمی تری چہری کی عرق شرم حیا کا
حیرت نہین دی گر رخ تصویر سی ٹپکا

سو جام پلی شربت کوثر کی پیالے
اک اشک ظفر گر غم شبیر سی ٹپکا

وہ دل کہ جس سے نقشہ ملی پورہ عرش کا
لکھتی ہین کیون غلط اوسی کنگورہ عرش کا

سیلاب گریہ سی مری دریا اگر چڑھا
ہوگا خرابہ وہ جو ہی معمورہ عرش کا

تیری فروغ عارض روشن کی روبرو
ای مہ جبین چراغ ہولی نورہ عرش کا

بزم نشاط و عیش صبوحی کشان مین صبح
بانگ خروس عرش ہی طنبورہ عرش کا

صدمون سے میری نالونکی ٹوٹا فلک تو کیا
ڈر ہی کہ ہو نجائی کہین چورہ عرش کا

تربت پہ جا یار کی قران کی قسم
پڑہتا ہر اک فرشتہ ہی نیسورہ عرش کا

تاثیر غم سے شاہ شہیدان کی ای ظفر
دل کیون نہ خون کری نہ یہ عاشورہ عرش کا

ستم کا تمسی مجھی کیا گلہ کیا نہ کیا
مگر یہ سینہ مرا حوصلہ کیا نہ کیا

ردیف الف ۹

[illegible]

تتمہ

دیکھا جو رخ یہ کاتب قدرت نی اوسکی خط
بھیجا ناوسنی خط غبار اپنی نانہ کا

تازہ ہی تو سہا محبت سے یہ مدام
گل ہی گل ہمیشہ بہار اپنی نانہ کا

ظالم جو تو نہ ہوئی مکدر تو جہاڑ دون
سر پر عدو کی گرد و غبار اپنی نانہ کا

ہم دل کو اپنی مارتی ہین اسلئی مظفر
دیتا ہمین مزا ہی شکار اپنی نانہ کا

یار تک خط کا پہونچنا اپنی مشکل ہوگئے گا
نامہ بر جب تک اپنا طائر دل ہوگئے گا

قتل کر نیسی مری کیا تجکو حاصل ہوئے گا
خون ناحق ایک تیرے سر پہ قاتل ہوئی گا

ہوئیگا دیوانہ میری طرح تجکو دیکھکر
ای پری وش کوئی گر کیسا ہی عاقل ہوئیگا

عمر بہر مجنون کریگا دشت مین مشق ستم
جب تیری وحشی کی شاگردی کی قابل ہوئیگا

پردۂ فانوس مین چہپ جائیگی خجلت سی شمع
جلوہ گر محفل مین گر وہ زیب محفل ہوئے گا

گو جگر فولاد کا رکہتا ہی آئینہ وسے
ہوئیگا معلوم جب وس سے مقابل ہوئیگا

تیز سنگ سرمہ سی کرتا ہی وہ تیغ نگاہ
کون کشتہ ہوگا دیکھین کون بسمل ہوئیگا

ناصحا جائیگا تو اوس وقت میرا درد دل
جب کسی پر دل ترا بیدرد مایل ہوئیگا

خضر کی حاجت نہین ہے مجکو راہ عشق مین
ای مظفر رہبر ہمارا شوق کامل ہوئی گا

رخ جو زیر سنبل پر پیچ و تاب جائی گا
بہر کی مہوش سنبلہ مین آفتاب آجائی گا

تیرا احسان ہوگا قاصد گر شتاب آجائی گا
صبر مجکو دیکھکر خط کا جواب آجائی گا

ولہ

[illegible]

جب کریگا آہ ای ظالم ترا یہ تفتہ جان
اوڑ کے اک شعلہ جگر سے آسمان تک جائیگا

جا کی کعبہ کیا کریگا تیرا عاشق ای صنم
وہ اگر جائیگا تیرے آستان تک جائیگا

جان بچ جائیگی بیمار محبت کی ترے
ای مسیحا دم جو تو اوس نیم جان تک جائیگا

روبرو تیرے کوئی حیرت زدہ آئینہ وار
کہہ تو کیا سکتا ہے پر صورت کو ہان تک جائیگا

جانی دو جاتا ہے گر عمر روان کا کاروان
ٹھہر جائیگا کہین آخر کہان تک جائیگا

دام سے صیاد مرغ ناتوان چھوٹا تو کیا
یہ نہین امید اوڑ کر آشیان تک جائیگا

تو سوادِ دل کی نہ پائیگا اوسے عاشق کہین
ڈھونڈتا گر اس جہان سے اوس جہان تک جائیگا

کون ہے قاصد ظفر ایسا بجز اشک روان
لیکے جو پیغام دل اوس دلستان تک جائیگا

انداز سے جدہر وہ قدم یا نو پڑ گیا
کوسون اودہر دلون مین کا ستہر اوڑ گیا

زہر آب دے نہ تیغ نگہ کو عتاب سے
اچہا نہ ہوگا دل پہ اگر گہاو پڑ گیا

حبس سے کہ اعتبار نہین میرا آپ کو
کیا شک تمہارے دل مین تو فرماؤ پڑ گیا

بکتا ہے ایک بوسہ پہ خوبان کی ہاتہ دل
اس جنس کا ہے اب تو یہی بہاو پڑ گیا

سلجھے گا کیونکہ دیکھیے دل زلف یار سے
جسطرح اسمین اوسمین ہے اولجہاو پڑ گیا

جو کعبے مین ہے شیخ وہی بتکدے مین ہے
ناحق کا تیرے دل مین ہے ٹہنکا وپڑ گیا

بازی لگا دے عشق کی چوسر مین شوق سے
پو بارہ مین ظفر جو کوئی داو پڑ گیا

ولہ

[illegible]

ردیف الف ۱۱

جب مری آہ [illegible]
شعلہ آہ مرا تیر کا پیکان بنا
خانہ چشم مین کسطرح مری آئی خواب
کہ خیال رخ دلدار ہے دربان بنا
نکلی جان پر اور تو نہ جانا ہرگز
ہای توانا مری حال سے انجان بنا
کیونکہ حسرت سے نہین ہونٹ چباؤن ظالم
ہاتہ سے اپنی جو تو غیر کو تو پان بنا
گر نہ شکوہ کہ مجہے یہ نہ دیا وہ نہ دیا
شکر کر تو کہ دیا ہے تجہے انسان بنا
ای ظفر صورت اپنی جسے یکبار دکہادی اوسنے
صورت آئینہ وہ حیران بنا

ولہ

[illegible]

ولہ

ہوشمندونکو ڈبوتی ہی ہوائی دنیا
کشتی ہوش کی حق مین یہ طوفان ہے ہوا

ای جنون توڑ کی زنجیر در زندان کو
جی مین ہی کہائی اب جلکی بیابانکی ہوا

آتش دل کو مری اور بہی بہڑکاتی ہی
ای ستمگار تری دامن مژگان کی ہوا

رونا آتا ہی تو بجز دم سرد ہم آہین بہتے
سرد ہوتی ہی دلا آمد باران کی ہوا

نہین دنیا مین ہوا خواہ کسیکا کوئی
کچہ نصیبون ہی سے بندہ جاتی ہے انسان کی ہوا

دم ہوا ہوتا ہی مرغان قفس کا صیاد
جب قفس مین کبہی آتی ہی گلستان کی ہوا

دل رنجور کو بہتر ہی ہوای رخ یار
ای مظفر دیتی ہین بیمار کو قران کی ہوا

ہاتہ ملتا ہون کہون کیا یار جانی کیا ہوا
ہاتہ سی وہ قول کا جہلا نشانی کیا ہوا

گو رسی سنتا ہان بشین کی نکلتی ہی صدا
تہا جو وہ قبضی مین تیری ملک فانی کیا ہوا

جسنی دل عاشق کا پائمال سی کہو یا کہان
وہ جو تہا تو سیر بر پاسبانی کیا ہوا

دیکہکر تصویر کو اوس عالم تصویر کے
چین جو پائی تو تبلا مجکو پانی کیا ہوا

پوچہتی ہی اہل حکومت سے فلک بعد از فنا
تہا تمہارا وہ جو دور حکمرانی کیا ہوا

خنجا تو اوسنی پڑہ لیا پر نامہ بر یہ تو بتا
حال دل میرا بیان تجہسی زبانی کیا ہوا

نعش کو کشتی کی ابہی کرتا ہی تشہیر کیون
جرم قاتل اس سی وقت جان فشانی کیا ہوا

ای جوان کیا اس جوانی کا بہروسا تو سمجھ
تہا جو آتش سے پہلی عہد نوجوانی کیا ہوا

دیکہا آئینہ نفسی مین تو کہا اوسنی مظفر
ہو گیا یہ خشک چشمہ آبرو کا پانی کیا ہوا

۱۲

ولہ

دل خراش اتنا چمن میں شور بلبل کیوں ہوا
کیوں ہوا چاک ای محبت سینۂ گل کیوں ہوا

عاشق ای دل و سیہ تو یون بے تامل کیوں ہوا
اور ہوا تو آشنا ای صبر و تحمل کیوں ہوا

دسترس ہیہات و سکی ہاتھ تک اپنا نہیں
دست گل خوردہ ہمارا دستۂ گل کیوں ہوا

کاٹتی ہیں ہونٹھ اس حسرت سی ہم بادہ نوش
لب بلب محفل میں تجھ سی ساغر مل کیوں ہوا

گر نہیں ہو سنجال ظالم جنبش ابرو سی تیرے
سبز ہیں ملک دل میں پہر تزلزل کیوں ہوا

گر نہیں آشفتہ میری طرح یہ اوس زلف کا
باغ میں اتنا پریشان حال سنبل کیوں ہوا

حرص دنیا پر کمر تو کس لئی باندہی ہی حیف
سست ای غافل کمر بند توکل کیوں ہوا

باندہنا مشکل نہیں گر تیرا مضمون دہان
قافیہ غنچی کا تنگ ای غیرت گل کیوں ہوا

کیا سنی فریاد سبزہ ہی وہ گل نازک دماغ
باغ میں غنچہ اگر چٹکی کبھی غل کیوں ہوا

شمع جلتی ہی تو جلتی جلتی کچھ رہ جاتی ہے
عشق میں پروانہ جلکر خاک بالکل کیوں ہوا

بحر ہستی سی اگر گذری نہیں عمر رواں
قد دوتا پیری میں تیرا صورت پل کیوں ہوا

ہو گیا غفلت ہی غفلت میں جو کام اپنا تمام
اس قدر غافل ترا شیوہ تغافل کیوں ہوا

گر ہوا خواہی من اوسکی دم ہوا تیرا ہوا
عقل کا تیری چراغ ای ہمنشین گل کیوں ہوا

کھائی ہی اشک تر سی تار رگ جان پیچ و تاب
ہیں نہ اوسکی قبر کا تار ریشہ کاکل کیوں ہوا

پہاند کر دیوار کو کیا جائیے پہونچی وان مظفر
آج اوس کوچی میں شب کو کیا سبب غل کیوں ہوا

یک قلم حال ہمارا جو قلم بند ہوا
نامہ بر جانی سی وان ہای ستم بند ہوا

ولہ

ردیف الف

١٢١

ہم رنگ ہو برگ گل شاداب کا بہانا
دلبین کر اوس نرگس مخمور کی مرہم
کیا چاہیے کافی ہی ہی آب کا بہانا
کام اپنا ہے زخم دل صد چاک کتان کی
یک مرہم کافوری مہتاب کا بہانا
اپنی خط عارض سی جہڑا زہر کی ہی
چیکا نہ مری زخم پہ تیزاب کا بہانا
منت کش مرہم ہون نہ مجروح
دیکھا نہیں زخم گل سیراب کا بہانا

[illegible]

پہوڑا سانہ دل پہوٹ ہی کیون ظفر اوس پر
ہی مرہم غمخوارئے احباب کا پہایا

تو نی جو گل کی طرف عبرت گلشن دیکہا
مہ جبین ہمنے تجہے کیا بس چلمن دیکہا

تو ہوا جیسی کہ ای جوش جنون بہت دراز
جتنا تو ہمسی کہنچا اوتنا ہی کہنچ کر آیا

گردش چشم تری وہ ہی کہ جسنی ای شوخ
کیا ہی باندہی ہی تار چشم نی اشکون کی جہڑ

دیدۂ آہوئی صحرا کی سوا ہمنی چراغ
خانۂ دل مین جو ہی آہ و فغان کا عالم

کبہی آئینہ مین اپنا ہمین جوبن دیکہا
تار تار بہن مین چہپا اک مہ روشن دیکہا

ہمنی ثابت نہ کبہی جیب نہ دامن دیکہا
کشش دل کا اثر ای بت پرفن دیکہا

سنگ سرمہ کو کیا سنگ فلاخن دیکہا
کبہی ایسا نہ برستی ہوی ساون دیکہا

ای صبا تربت مجنون پہ نہ روشن دیکہا
تعزیہ خانہ مین بہی ایسا نہ شیون دیکہا

راز دل جس سی کہا دوست سمجہ کر اپنا
ای ظفر ہمنے اوسی جان کا دشمن دیکہا

بتا کیا ای دل غمناک تو نی باغ مین دیکہا
اثر نالہ نی تیری جب دکہایا اپنا ای بلبل
نظر تیری پڑی ہی خیر ہوا ای زاہد بد بین
ہوا کیا کیا جگر خون شگفتہ غنچی جب ہنس کر
تری جو آنکہ سی نیند اوڑ گئی اس طرح ای نرگس

جو اوس گل کو نہ دیکہا خاک تو نی باغ مین دیکہا
تو ہر برگ گل کا سینہ چاک تو نی باغ مین دیکہا
لگا کر تاک سوی تاک تو نی باغ مین دیکہا
وہ ای قاتل سفاک تو نی باغ مین دیکہا
کوئی کیا خواب وحشتناک تو نی باغ مین دیکہا

[illegible]

[illegible]

ولہ

[illegible]

کبھی دیکھی محل یاں اور دیکھی زمین آباد
کبھی دیکھی خرابی اور اک ویرانہ برباد دیکھا
چراغ و شمع مین کیا برق مین کیا اختر مین کیا
جہان دیکھا وہان اک جلوہ پر نور کا دیکھا

گیا کیا کیا گذر عالم ظفر آنکھون کی آگی ہی
کہین کیا ہمنی جو یان مثل چشم نقش پا دیکھا

دل اوسکی موی کمر کی جو دھیان مین اولجھا
تو لاکہ طرح کی وہم و گمان مین اولجھا
کہون جو دل کو کہ کل زلف یار سی پہلی
ترا تو پاؤن ہی اس رسیلن مین اولجھا
عدو او لجھتا کہین اور تو سمجھ لیتے
وہ ہمسی آ کی تمہاری مکان اپنی اولجھا نہ
ہوا سی یون ترے ابرو پر آ پڑا گیسو
کہ جسطرح سی ہو چلہ کمان مین اولجھا
بچا نہین کوی دام فریب دنیا سے
کہ جسکو دیکھو وہ ہی اس جہان مین اولجھا
بنا کی تار محبت مین دلربا پھندا
ہزار دل ہون تو لیکن ایک ان مین اولجھا

ظفر نی قصہ زلف دراز جانان کو
کیا بیان تو کیا کیا بیان مین اولجھا

کچھ جواب اوسنی دیا خط کا جو اولٹا سیدھا
نامہ بر نی مری رستہ لیا گھر کا سیدھا
خلق سمجھی کہ شب تار مین ہی کاہکشان
مانگ کا خط تری بالون مین جو دیکھا سیدھا
ہمسے ہر بات یہ وہ کاہیکو ٹیڑھی ہی ہوئی
ہمنشین ہی تا نصیبا اگر اپنا سیدھا
خوش نویسون نی کہا دیکھ کی بینی اوسکی
لکھا ہی کاتب قدرت نی الف کیا سیدھا
ہی یہی طالع واژون اگر اپنی ای دل
نہ ہوا ہی نہ کبھی ہمسی وہ ہو گا سیدھا

۱۵

ہر زمان شاہ جہان بیا دیکھا
ہمنی راہ وفا مین غیر از عشق
کوئی اپنا نہ رہ نما دیکھا
ہمنی اوس نگاہ کی دل کو
ہدف ناوک قضا دیکھا
خاک دنیا کی ہر کی ہمنی
یہ تو اک بو مین خواب سا دیکھا
کھول کر آنکھ اس

[illegible]

عشق ہی [illegible]

ایک عالم کو مبتلا دیکھا

[illegible]

تتمہ

جفائیں ہمنے سہیں ستمگر اسقدر مگر کبھی نہ کہا تونے مرحبا نہ کہا

مری نگہ نے مرا راز کردیا اوس سے بلا سے گر نہ کہا مدعا نہ کہا

تم نہیں کہ کہا اوس نے ... [illegible] کہا تھا تجہی احوال عشق ... [illegible]

... [illegible] برا اونکو کبھی ... [illegible]

... [illegible] جنون کی تیری مجبت ... [illegible]

اشک خون تو نہ تھے جبتک کہ آنکھوں سے مری شوخ ہاتھوں میں ترے رنگ حنا کچھ بھی نہ تھا

دمِ یک بوسۂ خال اتنی ہوئی ہم پر ہیم ہمنے مانا کسی نکتہ پہ برا کچھ بہی نہ تھا

ہوگیا زندہ تری آنے سے اے عیسیٰ دم ورنہ دم مجھ میں تو باقی ہی رہا کچھ بھی نہ تھا

یہ توجہ تو نے مرا حال زباں سے قاصد اوس سے ہی حبیب کی کہا اوسنے سنا کچھ بھی نہ تھا

مرگیا عاشق بیمار ترا خوب ہوا کہ غمِ ہجر سے جینے کا مزا کچھ بھی نہ تھا

روبرو اوسکے رخ صاف کی آئینہ ظفر

نہیں انصاف سے کہدو کہ صفا کچھ بھی نہ تھا

وہ حال دل جو کسی گوش دل سے سننا تھا وگرنہ کہنے سے کیا فائدہ کہا نہ کہا

ہم اوسکی بات کے قائل ہیں اے ظفر جسنے بھلا کیا جسے منہ سے اوسے برا نہ کہا

ولہ

اوسکا عاشق یہ عیاں اور نہاں بھی تھا

۱۶

مرا دل تو نے کیوں چھوڑا اگر تھا تو اسجا تھا مکان پردے کا اے پردہ نشیں گر تھا تو اسجا تھا

کیا قتل اور کو کیوں ترے ہوتے تیغ قاتل نے دکھانا اوسکو منظور اپنا جوہر تھا تو اسجا تھا

وفا کی راہ تھی مشکل اوسے بھی طے کیا ہمنے کہ منزل میں محبت کے اگر ڈر تھا جو اسجا تھا

اوٹھایا اے فلک کیوں تو نے ہمکو یہیں جانا تھا مناسب خاکساروں کا جو بستر تھا تو اسجا تھا

گئی دنیا سے جب شاہ و گدا دونوں ہوئے یکساں اگر کوئی صاحب زر کوئی بے زر تھا جو اسجا تھا

کیا کیوں چاک سینے کو جگہ تھی دل کی پہلو میں لگانا مجکو اے قاتل جو خنجر تھا تو اسجا تھا

لگی جس دم نکلنے چشم تر سے اشک کی موتی کھلا ہم پر کہ پنہاں گنج گوہر تھا تو اسجا تھا

ہمیں جنت میں بھی میخانہ یاد آئیگا اے ساقی کہ ہے جو عیش وہ ہمکو میسر تھا تو اسجا تھا

ظفر آرام سے بیٹھے گا جا کر اوسکے کوچے میں

نہیں ہوئیگا وہاں مضطر کہ مضطر تھا تو اسجا تھا

... [illegible] اب اور نہاں بھی تھا

... [illegible] کتنی ... [illegible]

دیدۂ تر سے عیاں اور نہاں بھی تھا

بن تری ساقی یاں ... [illegible]

ظلم اسپر ... [illegible] اور نہاں بھی تھا

اور کہا اسکا جواب ... [illegible] اور ... [illegible]

... [illegible] ہم نے ... [illegible] اور نہاں بھی تھا

... [illegible] دل کا ... [illegible]

... [illegible] نہاں بھی تھا

... [illegible] کہ وہ ... [illegible] اور نہاں بھی تھا

... [illegible] عشق ... [illegible] نہاں بھی تھا

... [illegible] عصیاں کا ... [illegible] اور نہاں بھی تھا

ظفر ... [illegible] اور نہاں بھی تھا

... [illegible] کہاں ... [illegible] اور نہاں بھی تھا

[illegible]

قسمت میں تھا جو خار بیابان اوسکی اسیرانہ تھا
جیسے بسا تو دل میں ہو تیہی صورت کچہ آبادی
دیتا تہا او سی لئے کوشہ آباد تعمیر کیا آنکہوں
جا بجی تھا ناوک فگن پیدا کا تیر نگاہ
پوچہی کیا مجہسی عزیزو حال غم تنہائی کا
بلبل ... اندوہ محبت آفت سی گرمی داغ فراق
کوئی ملا اشک سے قطرہ عشق میں ...

مجہسے مقاتل ہو مضمون ایسا کیا ویرانہ تھا
رہتا تہا کون ... اسمیں تو اک ویرانہ تہا
لیتا نہ خنجر مژگان سے میں آزار نشانہ تہا
چہوڑ دیا کیون اسکو تونی ... نشانہ تہا
میں تہا اور غم جانانہ غم جانانہ تہا
دل تہا کیا پہلو میں ہمارے گویا آتش خانہ تہا
جانا اپنی قسمت میں ان ... آوارہ تہا

حسن و جمال یار مظہر حبت کو بزم افروز ہوا
شمع رخ پر نور پر اوسکی ماہ بہی اک پروانہ تہا

ظالم تری ہنسی کا عقدہ نہیں کھلتا
جبتک ہو دم سرد رخ زرد نہ غماز
اوس ... کی الفت ہمکین نہ
کھلتا نہیں جو حال پریشانی دل کا
بند آنکہیں ہوئی جاتی ہیں مشتاق کی سرگرم
ہوا اوسکی تیر باقی ہیں جبتک کہ نہ ائین
کس کام کی پہر ناخن تدبیر ہمارے
کیا منہہ ہی کہ ہو خنجر قاتل کی شکایت

کیا جانی کہی دل میں نشتر کیا نہیں کھلتا
ہر ایک پہ راز دل شیدا نہیں کھلتا
وہ عالم ہستی میں بہی اصلا نہیں کھلتا
جبتک کہ ستمگر ترا جوڑا نہیں کھلتا
کیون بند نقاب رخ زیبا نہیں کھلتا
خط سامنی اوس شوخ کی ہمیر کھلتا
جب تا محبت ہی کا بہید انہیں کھلتا ہے
یان منہہ ہی مری زخم جگر کا نہیں کھلتا

۱۷

[illegible]

تری گلشن میں ہر اک گل شاداب باری کا
کری ہی وہ یاد کیا بلبل کبھی منظور تنظیم ہو
تعجب کیا اثر سی اضطراب دل کی چشم تر
کری گر کام ہر اک قطرۂ خوناب باری کا
ٹھہر لی ہی ہمیں کنج قفس پر سوز محبت کی
رکھیں ہم من مانی میں خوب اصل جل یاری کا
نہیں ہی ہر شکار اس دشت میں الطاف تو اب بھی
ظفر ہر روز ہم ہیں ورنہ تالاب یاری کا

وله

جلد وہاں یہ سمجھی گا دم کوئی کیا یاری کا
نو رفو بکے گی کی کنفر ہو وہ مانا پاری کا
کوئی بیتاب گر عشق میں گھبرا کر بیٹھا پاری کا
بنا ہی اٹھ آتش یہ مہمان پاری کا
دوا ہر زخم میں تیرا مرہم [illegible] نہیں
اسی دیکھ ہو بہتی زرہ پاری کا
لکھوں میں گر بہی غم دل بیتاب کا

وله

تمت

پوچھتا ہی محتسب کیا حال تب غم ای طبیب
تجھپہ ظاہر نبض کی عسرت میں جو تھا سو ہوا
سینکڑوں عاشق تھی پر پروانہ ساں تجھپر نثار
شمع رو حاضر تری خدمت جو تھا سو ہوا
قیس ہی تھا اور میں ہی عشق میں وحشت زدہ
دونوں میں باقی سو اوحشت میں جو تھا ہو ہوا
جانتا تھا میں نہ ہو عالم میری دل کا راز
لیکن آفت گریہ کی شدت میں جو تھا سو ہوا
ہجر کی رنج و الم یاد آ گئی جو روز وصل
حال میرا جو شب فرقت میں جو تھا سو ہوا

کب ہوا تدبیر سی حاصل ظفر مقصود دل
ای نکو نیت تری نیت میں جو تھا سو ہوا

پاس عارض کی تری کان گا گوہر چمکا
دن کو یہ پہلو ہی خورشید میں اختر چمکا
خون ہر ادس رخ گلگون کا ہوا گلگونہ
قتل ہونی سی مری شوخ ستمگر چمکا
رو برو اوس رخ پر نور کی ماہ تابان
رات کو کرمک شبتاب سی کمتر چمکا +
تازیانہ جو کیا طرۂ مشکین نی میری
توسن ناز تیرا اور بہی کافر چمکا
چرخ پر ٹھہری تری عقد ثریا کی چمک
جبکہ یاتھی پہ ترے رات کو جھومر چمکا
کلبۂ تار میں میرے نہیں درکار چراغ
آتش عشق سی داغ دل مضطر چمکا
آئینۂ خاک سی پاتا ہی جلا کیا ہی عجب
خاکساری سی اگر صاحب جوہر چمکا
ہو گیا زردی رخسار سی عاشق کو فروغ
سچ ہی انسان کے جہان ہاتھ لگا زر چمکا

شعلہ آہ مرا جا کی فلک پر ہر روز
ای ظفر مہر درخشان کی برابر چمکا

ردیف الف

۱۵۱

ای صبا دور کار سفینی سکار باری کا [illegible]
ای صنم [illegible] میں جانب [illegible] یاری کا
عوض [illegible] کیا جانا [illegible] یاری کا
مرض عشق کی [illegible] دوا یاری کا
[illegible] مضمون [illegible] یاری کا
[illegible] بہار [illegible] یاری کا
[illegible] باری کا
[illegible] زلف [illegible] یاری کا
[illegible] ظفر [illegible] یاری کا
[illegible]

جائے اب کوئی کدھر دیر و حرم کا رستہ
رہزنی سے تری غمزے کی صنم بند ہوا

رات بھر مجھ کو گرانبار اشتہام ہی سے
گھر کا دروازہ ترے ہاے ستم بند ہوا

بند دنیا کی وہ باندھی کہ ہوئی دریا بند
اہل ہمت کا نہ پر دست کرم بند ہوا

ہو گئی غیر کی بندی تری گر آنی ہی
شکر صد شکر کہ یہ سیر قدم بند ہوا

دل سے بہتر نہیں غم کی لئے کو سے زندان
ای ظفر خوب ہوا دل میں جو غم بند ہوا

جگر کا عشق میں سوزان جو داغ ہو اچھا
اندھیری گور میں سے بھی یہ چراغ ہو اچھا

ہوا سے اچھے گلشن میں گل سے اچھے ہیں
جو ساتھ یار کوئی خوش دماغ ہو اچھا

جو اشک خون سے ہو گلزار تختۂ دامن
تو اپنی سیر کو اک یہ بھی باغ ہو اچھا

اوٹھا دے غیر کو پہلو سے مثل زنگ چمن
کہ عندلیب کی کیا پاس زاغ ہو اچھا

نہ اشک خون سے ہو اچھے سوا گلگون
نہ چشم تر سے زیادہ ایاغ ہو اچھا

ہمارا راہ نما جب تلک نہ ہو عنقا
کمر کا اوسکی نہ ہم سے سراغ ہو اچھا

سوائے کنج قناعت ظفر بشر کی لئے
کہیں جہاں میں نہ ہرگز فراغ ہو اچھا

دل سے اک نالۂ موزوں کو جہاں کھینچ لیا
نقشہ قد کا تری ای سرو رواں کھینچ لیا

جان جائیگی نکل سینے سے اگر تیر اوسکا
تمنے دل سے کہ ای چارہ گراں کھینچ لیا

بال جو شانے نے اوس زلف سیہ کا کھینچا
اس سیہ بخت کا تار رگ جان کھینچ لیا

شعر

[illegible]

ردیف الف

۱۹

صاف خط کہکشاں سپہر ایسا کھینچ کر [illegible]
تیغ رکھی تو سے گردن [illegible]
ہاتھ ای خواہان جان [illegible]
اوٹھتی ہی پہلو سے [illegible] دل میں درد ایسا [illegible]
دم مرا سینے میں یہاں [illegible] کھینچ کر کیا
وہ نہ کھنچتا تا ہی بر غیر کی رو کا [illegible]
بس کہ تھا [illegible] سپہر ایسا کھینچ کر کیا
جب [illegible]

[illegible]

بوالہوس آتا تہا میری ساتہ راہِ عشق مین
ای ظفر دیکہی جو اوسنی سخت منزل پہر گیا

ٹہرا ہوا جو پاؤن ٹہکانی سی اوڑ گیا
تو ڑی مریضِ غم تری اِس طرح سی جان
وہ تہا جو مہر وہ کی لئی اعتبار تو
تہا کس کا تجکو پاس کہ تو میری پاس سے
وہ جانتا تہا مجہسا نہین ہے کوئی حسین
ہم صورت اپنی اوسکو جو آئی نئی نظر

دل بہی قسم ہی ایک زمانی سی اُٹہ گیا
گہبرا کی غمگسار سرہانی سی اوٹہ گیا
شب تیری ایک جلوہ دکہانی سی اوٹہ گیا
محفل مین تہی تبہی بہانی سی اوٹہ گیا
میری سوا ہی حسن بانی سی دہ گیا
حیران ہو کی آئینہ خانی سی اوٹہ گیا

تہا میری اور اوسکی جو پردہ سا اک ظفر
یکبارگی دوئی کی اوٹہانی سی اوٹہ گیا

لکہا جو خط مین کیون نامہ بر سی کہولدیا
برا ہو تیرا محبت کہ یار پر تو نے
ہم اپنا آج گلا کاٹ ڈالتی لیکن
ہم اک نگاہ پہ دل بیچتے ہین لی وہ اگر
نہ کہو لئی کبہی دروازہ ہم عدو کی لئی
دل و جگر کی ہی روزن مین سامنی کا
ہماری شوق نظارہ مین کچہ تو ہی کر

کہ اوسنی جا کی وہان ہر بشر سی کہولدیا
جو دل کا راز تہا عیب اک نظر سی کہولدیا
نہ خنجر آپ نی اپنی کمر سی کہولدیا
کہ ہمنی ہول ایوس عشوہ گر سی کہولدیا
اگر خفا نہ ہو تو تیری ڈر سی کہولدیا
ادہر سی بند کیا تو ادہر سی کہولدیا
جو کہونگٹ آپ نی رخسار پر سی کہولدیا

جس دم گیا مین اوس بت کافر کی سامنی
یہ ہو گیا یقین کہ ایمان و دین گیا
آنکہین سی کہل گئین [illegible] وانجم کی دیکہکر
کوٹہی پہ تیری تو جو شب ای مہ جبین گیا
کیا جانی کس کو ذبح کریگا کہ آج وہ
خنجر بکف جو [illegible] آستین گیا
[illegible]
شور فغان [illegible]
رو رو کی [illegible]

ردیف ن

[illegible]

تتمہ

نالہ پر درد دل سوداے خط زلف ہین
میری خاطر دستۂ ریحان و سنبل ہو گیا

کس کے چشم مست نے اولٹا ہی سا میکدہ
جون حباب وندیا جو ہر یک ساغر مل ہو گیا

لکہ کی خط وصلی پہ کیا تو خط حتا تا ہی ہمین
سن چکی ہم غیر سی تجکو توسل ہو گیا

تہی اجل کو سو تامل لیکن اوسکی چشم سی
کام اپنا اک نظر مین بی تامل ہو گیا

فاتحہ مین تو نہ آیا حسرتا و احسرتا
اور اس حسرت مین عاشق کا تری قل ہو گیا

ساتہ اس شامت کی مارے آسرا اپنا تو نہ مار
اے ظفر دل تو اسیر زلف و کاکل ہو گیا

ولہ

ردیف الف ۲۱

سینے مین ک دہوان آکے بار اوٹہ رہ گیا
نکلا نہ میری دل کا بخار اوٹہ کی رہ گیا

پہلو مین میرے سنگ سی کیا کیا اوٹہانے درد
پہلو سی غیر کے جو وہ یار اوٹہ کی رہ گیا

محفل مین اشکبار فلک کہا کی تیرا تیر
اوٹہا جو کوئی تیر اشکبار اوٹہ کی رہ گیا

آیا نہ میری دیدۂ گریان کی سامنے
سو بار دیکہا ابر بہار اوٹہ کی رہ گیا

دیتا جلا فلک کو مگر خیر ہو گئے
ساتہ آہ کی جو دل سی شرار اوٹہ کی رہ گیا

تیری گلی سی جا نہ سکا اوٹہ کی بخیف
تہا ایک ناتوان سا غبار اوٹہ کی رہ گیا

لگ بہی جو خار دشت جنون ہمارے پاؤن
اپنا قدم ظفر سر خار اوٹہ کے رہ گیا

خطا ہی میں جو کہون اوس نے خط پڑھا نہ گیا
پڑھا گیا اگر اچھی نمط پڑھا نہ گیا

تمہاری صفحۂ رخسار پر خط گلزار
ہجوم خال سی تہی جو نقطہ پڑ گیا

تتمہ

[illegible]

گلرو ہزین بہت گلشن آفاق میں لیکن
تجھسا کوئی اے شوخ گل اندام نہ پایا

آغاز محبت کو تو ہاں سمجھے ہم اب
اچھا پر اس آغاز کا انجام نہ پایا

لگی عجب انداز سے ہی ابرو تیری لیکن
ایسا خط تعلیق میں بھی لام نہ پایا

جینے کا مزا عشق نا کام نے تیرے
جز تلخی مرگ اے بت خود کام نہ پایا

دولت ہی اس نے اب جا ہوش کی ہمی
کچھ بزم جہاں میں ظفر آرام نہ پایا

وہ رنج عشق دل ناتوان نے کھایا
کہ جسکی داغ پہ گل اک جہان نے کھایا

کہاں گیا مرا قاصد خبر نہیں اوسکے
زمین نے کھایا کہ ہی آسمان نے کھایا

کہ اہم تلخ کبھی ہے کیا گلی میں تیرے
کہ زہر مجھسے ہر ایک پاسبان نے کھایا

نکل کی چشم سے لے سینہ چاک جیب کیے
نہ پھیر آنسوؤں کی کاروان نے کھایا

تمھاری نیمچہ نیم ناز کا ہر زخم
عجب مزے سے ہی اس نیم جان نے کھایا

کہوں جو اپنے کہانی کہے وہ جھنجلا کر
کہ مغز کیوں مرا اس قصہ خوان نے کھایا

خدا ہی مجھسے یہاں تک کہ بات ہی کیسے
کبھی نہ پان ہی اوس بدگمان نے کھایا

نگاہ سے ہوئی جو بیمار کا اظہار
تو رشک چشم پہ کیا کیا زبان نے کھایا

ہمیشہ کرتا ہوں داغوں سے دل کی آرائش
مرا نو بیسا ظفر اس مکان نے کھایا

لگی کتنی تا صبا تیرا نو بہار ایک گیا
اوسنے تنفس اب میر اکیلا ایک گیا

و له

دیکھی آئینہ کا صاف دل کی
رازنہان سمجھا ہا جو ہر کہیں کی
آج جاؤ چمن جو مجھسی نہ گلہائے کہیں گی
دل کلوا بیٹھا اوسکی نرگس بیمار کہیں گی
گل گئی کیا بار گی ظالم مری دل کی گرہ
جب کہ تیرا عقدہ زلف معنبر کہیں گیا
ہمنے سر مارا بت تیرا نہ دروازہ کھلا

۲۲

[illegible]

اگرچہ مال دنیا ہاتھ بھی آیا حریصوں کے
تو دیکھا ہم نے کس کس ذلت و خواری سے ہاتھ آیا

نہ کر ظالم دل آزاری جو دل منظور ہے لینا
کسی کا دل جو ہاتھ آیا تو دلداری سے ہاتھ آیا

اگرچہ خاکساری کیمیا کا سہل نسخہ ہے
ولیکن ہاتھ آیا جس کو دشواری سے ہاتھ آیا

ہوئی ہرگز نہ تیری چشم کی بیمار کو صحت
نہ جب تک ہر تیری خط زنگاری سے ہاتھ آیا

کوئی یہ وحشی رم دیدہ ہے ہاتھ آیا تھا
ہے اے صیاد وحشی دل کی گرفتاری سے ہاتھ آیا

ظفر جو دو جہاں میں گوہر مقصود تھا اپنا
جناب فخر دیں کی وہ مددگاری سے ہاتھ آیا

گرچہ وہ خنجر بکف آگر مکان پر پھر گیا
موت کا پر ذائقہ پھر بھی زبان پر پھر گیا

تپ چڑھی گی اور گرمی سے ہوا خورشید کو
نالۂ سوزاں مرا گر آسمان پر پھر گیا

بو الہوس نے بھی کیا تھا اوس سے اقرار وفا
لیکن اس اقرار سے وہ امتحان پر پھر گیا

جب بلیں مژگاں تمہاری ایک خنجر سنان ہیں
ہاں کلموئی عاشق از رہ جان پر پھر گیا

بچہ کا سوز جگر بیرانہ جو من گریہ ہی
گرچہ اس طوفان سے پانی اک جہان پر پھر گیا

اب تو ہم دل کو بچالائے نہیں لا بنگی پھر
گریہ ہو کر شیفتہ اوس ستان پر پھر گیا

دیر کیا اور کعبہ کیا دونوں سے دل پھر ظفر
ہو بختی ہے اوس صنم کی آستان پر پھر گیا

نفس کے ساتھ جو دو جگر لیا ہوا آیا
کباب سوختہ کا سا مری سینہ میں مزا آیا

وہ آئی یاد آئی پھر کہاں اپنی جوانی کو
تو اس قرار سے دل کو قرار ابھی ذرا آیا

[illegible]

[illegible]

کیونکر رسیدہ ہو وہ لطف انداز معکوس حباب
لی لکھی خط جو کیا نامہ و پیغام طلب
کا لی لکھنی کی تھی آپ ہین آرام طلب
زلف و رخ کی تری بوسہ کشی ہی تجکو
لگی رہتی ہی سدا صبح سی تا شام طلب
حیف تھا اوس لب شیرین کو [illegible]
چھیڑ کر کرتے ہین ہم اسلئی دشنام طلب
یہ اشارہ ہی کہ آنکھون ہین [illegible]
عین شفقت سی کئی [illegible]

مرا جب لحظہ ہم وہ لبون سی حسرات کو سو سو بار
اوٹھا نا کیون ہی رخسار و بستی زلفون کو ہم دونو
میرا دل اور جگر سونا ہی نہ منہ تیغ دو ابرو
نہ مرنا کوہ میں فرہاد اور نی دشت مین مجنون
وہ دیکھی آئینہ اور ہم وسی یہ کیا تماشا ہی
نہ جائی بتکدی کو برہمن نی شیخ کعبی کو

نہ بدلی جا ہی کروٹ تا سحر دونو کی جانب
خجالت کی لئی اسی سیم بر دونو کو دو جانب
وہ پہنکی جو یہاں گر کاٹ کر دونو کی دو جانب
نہ لیجاتی اجل دونو کو گر دونو کی دو جانب
کہ ہی اک جلوہ منظور نظر دونو کی دو جانب
محبت گر نہ ہووی راہ بر دونو کی دو جانب

ہوئی وہ حسن میں مشہور اور ہم عشق میں سو جا
رہی شہرت جہان میں ای مظفر دونو کی دو جانب

کرتی ہی ہر لحظہ مجھکو میری جانکاہی خراب
یا ہ سرگردان ہی اور رہاہی تہ بار گران
دیکہ میرا حال کیا سوز گداز عشق ہی
دانہ ہو غنچہ تو پھر کیون ہو پریشان اسقدر
خضر راہ منزل مقصود کر تو عشق کو
طفل کو راحت زیادہ ہی جوان پیر سے

کاہش جان ہی ہو مین عشق مین کیا ہی خراب
خوب کیہا تو یہان ہی مہ سی تا ماہی خراب
بزم عالم مین ہی جون شمع سحر گاہی خراب
کرتی ہی اسکو صبا تیری ہوا خواہی خراب
ورنہ ای رہبر و کرتی تجکو گمراہی خراب
ہین نادانی مین ہی کرتے ہی نا گاہی خراب

ای مظفر جا بجا ہی خرابی تیری جو خانہ خراب
کردی اوسکو تیرا اقبال شہنشاہی خراب

واہ وا ای طالع ناکام معکوس حباب
پھیری دریا مین خالی جام معکوس حباب

[illegible]

ہو جاؤں کیونکہ محو تماشا نہ یک بیک | دیکھوں تماشے جا کے جو ہیں وان عجب عجب
غمزہ عجب نگاہ عجب اور ادا عجب | کچھ دلربائیوں کی ہیں ساماں عجب عجب

وہ لوگ اس زمانے میں ہیں اے ظفر کہاں
دیکھے ہوئے ہیں اب نئے انسان عجب عجب

یوں تو سیکھے ہیں بہت آپنے عالم سے فریب | سیکھو عالم سے نرالا کوئی تم ہمسے فریب
ایکدن وہ تھا کہ تم پوچھتے تھے ہمسے فریب | اب لگے آپ بھی دینے ہمیں سو دم سے فریب
جام مے دیکے ہمیں کہتے ہو تو ساغر چشم | باری اب دینے لگے آپ بھی جام جم سے فریب
جان کر بار سے بوسہ نہ لینے پائے | کھا گئے شب کو ہم اوس طرہ پر خم سے فریب
غیر کیا دیکھا قریب آ نکے لاحول ولا | بھاگے ہی صورت شیطان اس آدم سے فریب
پوچھا محرم میں ہے کیا کہتے ہو کچھ بھی نہیں کیا | واچہری آپ بھی کرنے لگے محرم سے فریب

کوئی کیسا ہی فریبندہ عالم ہو ظفر
اوسکا چلتا نہیں تجھ پر کسی عالم سے فریب

ہو جیتے ایسوں سے کیوں کر کی ملاقات خراب | جسکے عادات خراب اور ہو اوقات خراب
ہم تصور میں رخ و زلف کی تیری کہ مدام | کس خرابے میں پڑے ہیں کہ ہیں ذرات خراب
چشم پر آب سے عاشق کی جو کی ہم چشمی | تو ہوئی اب کی برس خوب ہی برسات خراب
ایک بھی ہیں ہی نہیں آوارہ کہ مجھسے لا کہوں | پھرتے ہیں ہاتھ سے اس عشق کی ہیہات خراب
صوفی و رند ہیں دونوں سے غم سے خراب | خانقہ گرچہ ہے ویران تو خرابات خراب

ہوگا ظاہر یہ مرادرد جگر ایسی آب
تجکو ہوجائیگی بیدرد خبر ایسی آب

ہورہیگا کشش دل کا اثر ایسی آب
کھینچ کی آجاسینگے اگر ان وہ ادہر ایسی آب

وہ کہیں مجکو نہ چھپتا ہے مری انکھوں سی
ڈھونڈہ لیتی ہی اوسے میری نظر ایسی آب

نہیں کھلتا ہمیں کس غنچہ دہن کا ہی خیال
تو جو ہم رہتی ہیں جب دو دوپہر ایسی آب

دل پہ کچھ صدمہ غم عشق سے ہو بیجا ہے
جیسے ہم رہتی ہیں اشکوں سے یہ تر ایسی آب

ایسی غفلت کدہ میں آئے کہ ہم بھول گئے
تہی کہاں اور چلی آئے کدہر ایسی آب

بخت برگشتہ جو کچھ خانہ خرابی نہ کرین
تو چلی آئین وہ سیدہے مری گھر ایسی آب

لب شمشیر سے کیا مژدہ سنا ای غافل
ہنس رہا ہی جو مرا زخم جگر ایسی آب

دیکہا جنبش جو وہ مژگان کو ہوجائیگی
تیری مجنون کی صفین زیر و زبر ایسی آب

شوق پابوس تہا قاتل کا یہ مجکو دم قتل
جا پڑا پاون پر اوڑ کر مرا سر ایسی آب

کام ہی وقت پہ موقوف جب آجائی ہے
تو وہ ہوجاتی ہی اوس وقت ظفر ایسی آب

غیر سی جہٹ گرلیا ساتہ اک لگاوٹ کی بلا
اور ہمیشہ کی ہوئی ہو نہ دکہی ہو جہینکی بلا

چاک دل پر غنچہ کی کیونکر صبا سی ہو رفو
گلشن عالم میں ہی دشوار رہنے کی بلا

رو نہ کر یہ بیری رہا منہ دیر تک بستر پہ وہ
ہو گیا بارہ ادہر لیتی ہی کروٹ کی بلا

ملتی گر شام و سحر دیکھی نہیں تو دیکہ لو
رکہتی ہیں عارض پہ سے بال و من زلف کی لٹکی بلا

غیر انکھوں میں گشتی ہی رہے مانند خار
ہے سی اوس گل سی ہو ہرگز نہ کہٹکی بلا

گذری اسطرح سی غفلت مین عمر ای ظفر
جیسی مستی مین گذر جاتی ہی مےخوار کی رات

روشنی ماہ کی ہو گرد اگر دکھاتی ہے
ای ظفر تاب ذرا اپنی وہ رخسار کی رات

اللہ ری نازکی ترے زنجیر کی گرہ
دیوانہ دل ہی دیکھ کی زنجیر کی گرہ

کیا جانی اک گھڑی مین ہو کیا سے کیا فلک
گرتی ہو اپنی خشت مین تعمیر کی گرہ

ابرو تری نہ دیوی نہ ہو نہ اگر دکھا
شمشیر سی ہو وی نہ شمشیر کی گرہ

ای عشق تو نے ڈالی ہی لوہی سی موم کو
ہوتی ہی شمع کی لئی گلگیر کی گرہ

ہر قطرہ ہی تیر ابلا کا بنا ہوا
جو ب خدنگ سی نہین مس تیر کی گرہ

ہم جانتی ہین لائی ہو تم دل سی کھر کا گرہ
چھپتی نہین ہے آپ کی تقریر کی گرہ

کیا خوب بت ہوا ہی پرستش کو ای ظفر
گر اوسکی سنگ در سی ہو تصویر کی گرہ

سن لی اوکا فر بد کیش ذرا دھیان سی بات
جھوٹ کہتی نہین ہم کہتی ہین ایمان بات

ہی وہ کیا بات کہ تو یون ہے عدوی دل و جان
ہمنے مانی تری ہر ایک دل و جان سی بات

بول سکتی نہین محفل مین تیری ہم منہ سی
کوئی کہتا ہی تو سن لیتی ہین ہان کان سی بات

قطع کرتا ہی جو گلگیر زبان کو اوسکی
ایسی سرزد ہوئی کیا شمع شبستان سی بات

یہی قسمت کا لکھا ہے کہ سے منہ دیکھو
اپنی مطلب کی کہون گر کسی عنوان سی بات

بولتی طوطی تصویر کو دیکھا کسنے
کیون کہ نکلی دہن عاشق حیران سی بات

ای ظفر ہمنے بنایا کری باتین لیکن
اوسکی لی فضل بن آتی نہین انسان سی بات

ولہ

۲۷

تیرگی زلف کی گھر کیا ہوئی مہمان تھی رات
تیرہ بختی سی تری دست و گریبان تھی رات

کہکشان سینۂ گردون سے نمایان ہی تری
کسکے ماتم مین کیا چاک گریبان تھی رات

جوش گریہ سی تری ہجر مین اے رشک چمن
چشم بد دور یہ آنکہ ابر بہاران تھی رات

سوزش دلکا مری مجہسی نپوچھو احوال
کہ مری سینی مین اک آتش سوزان تھی رات

شمع کیطرح جو سولی یہ کٹی رات مجھی
یاد قامت تری ای سرو خرامان تھی رات

بل بی تاثیر تری عشق کہ دیکھا سینے
شمع خاکستر پروانہ پہ گریان تھی رات

حلقۂ زلف مین دیکھا رخ روشن اوسکا
لئی آغوش مین خورشید درخشان تھی رات

چشم پرآب کی چھینٹون نی بجھایا ورنہ
لائی بیطرح حرارت تب ہجران تھی رات

زخم پر تیغ جدائی کی جھکائی دستی
ای ظفر چرخ پر انجم سی نمکدان تھی رات

ہو تجکو سیری ناصح بید رد کیا شناخت
رکھتا ہی درد مند کی درد آشنا شناخت

ہی ان بتون مین جلوہ نما قدرت خدا
دی ای خدا شناس تجہی یہ خدا شناخت

بوٹی کا کیمیا کا شناسا ہون کیون عبث
خوبان سبزہ رنگ کی ہی کیمیا شناخت

ہمتو وفا مین جان تک اپنی فدا کرین
پر تجکو بھی وفا کی ہوا ہی ہو وفا شناخت

تیغ نگہ کی تیری ہمبر مین دیکہ ہم
اسکی نہین کسیکو ہماری سوا شناخت

پہچان لینگے اور جواہر تو جوہری
پر جو ہر بشر کے ہی مشکل دلا شناخت

پوچھون ظفر طبیب سے اپنی دوا ہی درد
پر اوسکو اس مرض کی ہو کچھ تو ذرا شناخت

کھیلا ہی کیا عشق کی میدان مین رستم صورت
ہون عاشق [illegible] صورت
ہی صاف [illegible] کی اختر مین شبانہ صورت
[illegible] سرو کی گریبان مین صورت
یوسف ہی ہوا شوخ ترا [illegible] صورت
[illegible] جو بھیجین گی کنعان مین صورت
دیوانہ ترا [illegible] جو مین خاک اڑاون
مجنون کی گر جائی بیابان مین صورت
تجھ بن یہ ہوئی شکل کہ پہچانی تہا مین
مشکل سی [illegible] خزان مین صورت
[illegible] حال پریشان مین صورت
[illegible] نہ ہون پریشان [illegible] صورت
[illegible] عالم امکان مین صورت
[illegible] صورت
[illegible] صورت

ردیف [illegible] ۲۸

[illegible] صورت
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ہوا ہی ابر ہی اور سیر سبزہ زار بسنت
ہماری زردی رخسار ہی بہار بسنت

کہان ہی ساغر یاقوت زرد مین می سرخ
وہ قد جو دیکہ کی گڑوا سا جیسی گذرین ہم

خبر بسنت کی بہی کچہ تجہی ہی ای ساقی
گیا بسنت کے ملنی کا وعدہ جو اوسنے

ہوا جو وہ گل رنگین ادا بسنتی پوش
جو دیکہی تیری عرق جبین زعفرانی کو

شگفتہ کیون نہ ہو دل دیکہکر بہار بسنت
ہماری رنگ سی ہی رنگ اعتبار بسنت

بہار گل ہی ہم آغوش و ہم کنار بسنت
تو ہو مزار پر اپنی نہ کیون گذار بسنت

پیالہ بہر کہ ہی بہر آمد بہار بسنت
تمام سال رہا ہمکو انتظار بسنت

تو اور باغ جہان مین بڑہا وقار بسنت
عرق عرق ہی رہی روی شرمسار بسنت

سمجہ نہ صحن چمن مین اسے گل نرگس
جہکی ہوئی ہی ظفر چشم پر خمار بسنت

ہی خوب اگرچہ مہ کنعان کی صورت
ہی شاخ گل اوس پن مجہی کیا تیری مانند

صورت کو تری صورت تصویر ہی تکنا
سودائی تری رہتی ہین با حال پریشان

یاد آتی ہی ہر سورہ قرآن کو سنکر
کہتا ہون جو صورت مجہی ای جان کہا دی

انسان ہی وہ ہی جس مین ہو انسان کی سیرت

لیکن ہے کہان تیری سی اس شان کی صورت
آتا ہی نظر غنچہ بہی پیکان سے کی صورت

ہی اب یہ تری عاشق حیران کی صورت
ای یار تری زلف پریشان کی صورت

وہ روی کتابی مجہی قرآن کی صورت
کہتا ہی کہ کیا دیکہیگا تو جان سے کی صورت

ہین یون تو ہزارون ظفر انسان کی صورت

ولہ

۲۹

ردیف ہای ہندی

عشق مین دل ای ظفر کیا ہی کہ غم پنہان بگڑ
بن گیا مین خود سراپا حسرت و حرمان کہ بوڑ

ایک بہی آنسو اگر دیکہین گہر چشم مین
باندہ کر دیدنی مردم پر سو طوفان کی بوڑ

زلف کی حلقی سی اوس رخ روشن الودہ
چادر شب مین ٹانکی ہی انجم تابان کہ بوڑ

دل ہزارون خاکسارون کی ...

[illegible]

نہین امید کہ تو خاک پہ بہی آ ی سکہی
کیا نہ تہا پیچ مژگان مرا سلجہانیکو
دل سی کہدو وہی ہوبگا جو ہونا ہوگا
دل نی ٹہبرا تو اوسی شوق سی لاری ہی
اے کہاندار ذرا ٹہر کی ندیکہا تونے
جانتی ہو کر وہ مجہسی ہی کشیدہ خاطر
غیر کا سر تری زانو پہ رہیگا یون ہین

کیون کوئی تیری لئی خاک مین ملجای عبث
ہوی زلف آپ پریشانی سی جو سلجہای عبث
ہوگا گہبرای سی کیا اتنا نہ گہبرائی عبث
زلف کافر تری پر پیچ پہ نہ بل کہائی عبث
دریک صید محبت تری جلائی عبث
ہمنشینو اوسی نم کنج کی یہان لائی عبث
سر کوئی سنگ سی ٹکرائی تو ٹکرائی عبث

نہ کیا کام کچہ ایسا جو وہان کام آتا
کہوئی یہان عمر ظفر ہمنی یونہین ہای عبث

ہین یہان رنج کی آثار خوشی کی باعث
عجب آیا نظر عالم ہمین اللہ اللہ
حول دل سمجہو مجہی خواہ تپاؤ خفقان
سیری زخمون سی ترکہ آب دم تیغ دریغ
تم جو غصہ ہو تو غصہ مری سر آنکہون پر

اشک آنکہون سی ٹپکتی ہین ہنسی کی باعث
دیکہین او ان دانتون مین نکلین جو مسی کی باعث
ہی یہ جو کچہ سو تمہاری خفگی کی باعث
خشک لب جاتی ہین تشنہ لبی کی باعث
بر بشر ظلم کیا نہ ہو اور کسیکی باعث

سطر ابرو نہین اوسکی کتابی پہ ظفر
ترک کاتب نی لکہی ہی غلطی کی باعث

عمر وقت سی کر جسکا رسہی مزاج
سو مفرح سی ہی اوسکا نہو خوش مزاج

تتمہ

ای ظفر جیسی کیا قطع تعلق سب سی
جاہتا اوسکا کسی سی نہین ہیوند مزاج

ولہ

مین کیا لکہون اوس بت کی جدائی کا غم و رنج

تتمہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

٣١

کیا تماشا ہی ترے زلف کا عکس آئینہ مین
سانپ کیطرح سی لہراتی ہی تالاب مین موج

آب گریہ کی مری موج ہی موج طوفان
بحر مواج نی دیکھی نہین یہ خواب مین موج

آتش افروز ہو ساغر مین جو روی ساقی
جلوہ گر ہو روش برق مے ناب مین موج

ہمسی وہ اور ہم اوس سی ہین ظفر یون باہم
موج مین آب ہی جس طرح سی اور آب مین موج

پیچ سی زلف کی چلتا نہین تدبیر کا پیچ
کہی آتی دل شامت زدہ تقدیر کا پیچ

کرتا عشاق سی ہی پیچش گرداب فنا
ای ستمگار تری جوہر شمشیر کا پیچ

حرف پیچیدہ سی مضمون لکھا پیچیدہ
پیچ و پیچ ہی نوخط تری تحریر کا پیچ

نہ بچا پیچ سی کوئی کبھی زیر گردون
گو یہ ہی پیر مگر ہی غضب اس پیر کا پیچ

پاؤن پر پڑ کی جو رکھتی ہی مجھی زندان مین
ای جنون کیا ہی خدا جانی یہ زنجیر کا پیچ

لیگئے کھینچ کی کس پیچ سی میری دلکو
نہ کھلا مجھپہ کچھ اوس زلف گرہ گیر کا پیچ

سیکڑون پیچ وہ ہر بات مین کرتا ہی ظفر
ایک ہو تو کہون اوس شوخ کی تقریر کا پیچ

چل گیا دلپہ جو اوس زلف گرہ گیر کا پیچ
تہا یہ ای بخت سیہ اپنی ہی تقدیر کا پیچ

بوسہ دینی مین ہو تم پیچ کی باتین کرتی
ہم نکالین گی کوئی اور ہی تدبیر کا پیچ

حلقہ زلف کو رکھکر سر ابرو دیکھو
ہمنی دیکھا نہو گر جوہر شمشیر کا پیچ

تیرا دیوانہ جو زندان سی نہ نکلا اتبک
پڑ گیا پاؤن مین کچھ ایسا ہی زنجیر کا پیچ

[illegible]

جان تابھی مین نہین جسکا مکان اچھی طرح
اتنی نم اوسسے ہم کہ جسدم آگیا انکھون مین
مینے دیکھا ہی نہ تجکو میری جان اس طرح
اتنی بھی فرصت نہ دی ہمکو فلک نے ای ظفر
کرتی اوس کوچے مین ہم آہ و فغان اچھی طرح

کوئی لائق عشق و حسن ہوا تمہارے طرح تمہاری طرح
ہوگی ایسی کسے سے وفا و جفا نہ ہمارے طرح تمہاری طرح
مری زخمون پہ چھڑکا نمک وہ اگر نہین جمونسی ...
لیا تیغ جفا کا کسنے مزا نہ ہمارے طرح تمہاری طرح

یہ کیا ستم کہ میری جانب کو بھی رکھو ہی بغض
بہاؤن خسار زرد پر جو عشق میں ہے اشک گلگون

اگر کہی جہوٹ موٹ ہے کچہ تو جانتا ہو وہ یا سچ
دکہاون انکھون سے اجہان کو خزان مین چمن بہار سچ

بچائی اللہ اس بلا سے وہ زلف کافر بری بلا ہے
کہ ڈس لیا دل ظفر ہزارون کا اسنی مانند مار پیچ

جان گیا مین تیرے طرف سے مین کچہ لی اور طرح
لکہا اوسنے اور طرح پر قاصد پر چہ کاغذ کا
دستیاب گر باندہ لئے مہندی نے تمہاری خوب ہوا
ظاہر و باطن یک طرح پر تجکو نہ دیکہا آئینہ رو
ایک طرح پر بات ہو تو کچہ بات کا اونکی بہروسا ہو
غنچہ نہین ہے اباد صبا یہ جسکی گرہ تو کہو سلگے
لا کہ دوائی بدلین طبیبا نیز مریض ہجران کی
بام پہ جہرہ کر کس مہوش نے جلوہ اپنا دکہایا ہے

تیوری اوسنے دیکہ کی مجکو آج چڑہائی اور طرح
تونے تیر پر جانکو ہی بات بنائی اور طرح
ہن نہین تیرے ابرون ہمیشہ کو باتہا پائے اور طرح
دل مین صفائی اور طرح ہے منہ پہ صفائی اور طرح
کہتی ہین مینہ سے آوُ طرح ہی جمین سمائی اور طرح
میری گرفتہ دل کی ہو گئے عقدہ کشائی اور طرح
ہو نہ سوا وصل علاج درد جدائی اور طرح
دیتا ہی ہمکو آج فلک چاند دکہائی اور طرح

اوڑتی ہین اوسان کہ دیکھین سر کتنون کے اوڑاتی ہین
سان پہ اوسنے آج ظفر تلوار لگائی اور طرح

حال دل کیونکر کرین اپنا بیان اچھی طرح
کی جلی صحرا کو گر وحشت ہمین اچہا ہوا
بہول جانا راہ کعبی کی نگر دیکہا نہین

رہبر وا ونکی نہین چلتی زبان اچھی طرح
رو تو لینگے کہول کر دل ہم یہان اچھی طرح
تونی زاہد جلوہ حسن بتان اچھی طرح

[illegible]

جان اروی وصال نہ ہو جب تلک نصیب
جانبر مریض درد جدائی ہو کس طرح

انکھین لڑاتی ہین غیر سی وہ میرے سامنے ہا
میری نہ اونسی روز لڑائی ہو کس طرح

قاتل بغیر ناخن شمشیر کے ترے
اس سخت جان کی عقدہ کشائی ہو کس طرح

جسکو بھلا خدا نی بنایا ہے اے ظفر
پھر کبھی اون بھلونسی برائے ہو کس طرح

سوز غم سے پڑا دل کے ہماری بطرح
لائیگی گرمی محبت کی حراری بطرح

چل نہ جائی بزم مین تلوار دیکہ ای جنگ جو
کرتا ہی ابروسی تو اپنی اشاری بطرح

جنبش گیسو سی کہدی دل ہے بیتاب توان
کوڑی اس شامت کی مارکو نہ ماری بطرح

جی ڈری کیونکر نہ میرا ای شب تار فراق
انکھین دکھلانی لگی مجکو ستاری بطرح

پارہ پارہ کرکی چھوڑینگی کتان کے طرحسی
دل کے دربی ہین مری یہ ماہ پاری بطرح

خانہ دل کو لگی کیا آگ سوز عشق سے
ہربن موسی نکلتی ہین شراری بطرح

دیکہنا سودا زدونکا اور بگڑیگا مزاج
تمنی ہین بال آج زلفونسی سنوارے بطرح

دل کو لیکر تم مفر ہو گی خواہان جان کے
مجکو آتی ہین نظر تیور تمہاری بطرح

ای ظفر کس طور سی کس طرح سی کیجی نباہ
ان طرحدار ونکی ہین اطوار ساری بطرح

اگر نظارہ گل کی پھرے ہوس مین روح
پھڑک پھڑک کے نہ نکلی مری قفس مین روح

پھری ہی ناقہ لیلا کی سات مجنون کے
ہمیشہ تیسی ہوئی نالہ جرس مین روح

ولہ

٣٢

تتمہ

[illegible]

ہوگیا تو جو جہان کا ہمی جانانان سفید
اک غضب بجلی سی چمکی شب تری رخسار پر
دیکھتی ہی ہو گیا روئی مہتابان سفید
چاہتی دل سی فقیری اسپیکیا سو وقف
ای ظفر رنگین ہو یا ہو جامہ انسان سفید

ولہ

ہیں دانتون کو مسی مین دیکھ ای مہ رو سفید
خوشنما ہین داغ جیسے دامن گل مین بنو سفید
گرچہ یادوی زہر اوکافر تری چشم سیاہ

[illegible]

تری وہ چشم کی گردش ہی جسسے الیساق
جو گشت و خون پہ ہماری نہین کمر باندہی
بچی تو چرخ کی گردش سی کیا بچی انسان
نہین ستاری یہ بہر لایا ہی چشم مین اشک

مثال جام ہی ہر ہر دہر جوانکو چرخ
تو باندہی ہی سر تاہی کیون تیغ کہکشانکو چرخ
یہ چرخ وہ ہی کہ دی ہی فرشتہ خانکو چرخ
شب فراق مین سنکر مری فغان کو چرخ

جو خاک بھی ہون تو ہون مخزن دری کی
ظفر چہوڑائی نہ مجہسی مرا ستانکو چرخ

تری مژہ کی دل گرم اضطراب مین سیخ
خمیدہ ہوگیا جون حلقہ ضعف پیری سے
تنور چرخ سی لیتی گرسنہ کیکی اوتار
کباب کا جو مزا ہی زبان میکش پر
بلا وہ بنگ ہمین ساقیا کہ سنیک توکیا
لگو نہ شیخ کی منہ دیکھو آج اے رندو
مزا شراب کا ساقی نہین بغیر کباب
شتاب کر تو مہیا یہ اس سلیقے سے

ہی اسطرح کہ ہو جسطرح سی کباب مین سیخ
قد اپنا تہا جو کبھی طاقت شباب مین سیخ
دراہی لگنی اگر قرص افتاب مین سیخ
لگی ہی شیخ کہ نشہ شراب مین سیخ
گہری ہو جاتی اوس جام سبزہ آب مین سیخ
کہ اوسکی ریش کا ہر بال ہی عذاب مین سیخ
لگا کی لاکوئی اس سیر ماہتاب مین سیخ
کہ نی کباب جلی اور نی شتاب مین سیخ

وہ سیخ آہ ظفر سے جگر کبابون سے
نہ دیکھی ہوگی کبابی نی اپنی خواب مین سیخ

کبادہن مین ہین تری ای لعل لب دندان سفید
درجکیا تو ت مین ہو ہین موتیسان سفید

[illegible]

ہو گیا دم میں مکدر دیکھو وہ آئینہ رو
دختر رز کو ذرا محفل میں تم آنے تو دو

زلف جاناں سے کہو کرتے ہیں کیوں آشفتہ سر
برہمن کو بتکدہ ہے شیخ کو کعبہ بنا

اے حنا شاباش آنند تونے اوسکے دست و پا

حضرت دل تھا تمہیں جسکی صفائی کا گھمنڈ
دیکھ لیں گے آج سب کی پارسائی کا گھمنڈ
نشانہ دیگا سب کال ابن کج ادائی کا گھمنڈ
ہمکو ہے اوس آستاں کی جبہہ سائی کا گھمنڈ
تھا بہت شوخی سے جسکو دلربائی کا گھمنڈ

آشنا بالکل نہیں ہرگز ہے وہ ناآشنا
اے ظفر کرتے ہو جسکی آشنائی کا گھمنڈ

چھپا یا تو تی ہے کسکا گو اُڑ میں کاغذ
لکھی جو محضر خونی کو کوہکن سے عشق
کسکو لکھتی تھی خط وہ پلنگ پر بیٹھے
جلی ہے جو مرا مضمون سوز دل پڑھ کر
یہ کسکی خانہ خرابی کی تم ہوئی درپے
کھلا نہ بھید کہ یہ کیا وہ زیب مسند ناز
اگر ہو قیس کو منظور اشتہار جنون
تمام حرف ہی کاغذ پہ ہیں بگڑ جاتے
لگی ہیں اوسکے جو قاصد ہجوم غیر ونکا
الٰہی خیر ہو بگڑ گیا ہے وہاں قاصد

دھرا ہوا ہے جو در کی دراڑ میں کاغذ
تو برگ لالہ ہو مہر ہی بہار میں کاغذ
مجھے جو دیکھا چھپایا نواڑ میں کاغذ
کہی ہے ہمنکو پڑی ایسا بہاڑ میں کاغذ
دبا یا لکہ کی جو تعویذ اوجہاڑ میں کاغذ
چھپا کی دیکھی ہے تکیہ کی آڑ میں کاغذ
تو لکہ کی باندہ دی ہر ایک جہاڑ میں کاغذ
کسکو لکھتی ہیں گر وہ بگاڑ میں کاغذ
سنبھالی رکھیو ذرا بہیر بہاڑ میں کاغذ
قبول دی نہ کہیں مار دہاڑ میں کاغذ

ولہ

۳۵

رکھی قدم پہ عشق میں اپنا [illegible]
اشک ہیں مژگاں پہ یون بخت جگر سے پیوستہ
جیسے لگتی ہیں شجر میں گل ثمر سے پیوستہ
جان لب پر آگئی آہ جگر سے پیوستہ
راہ رو منزل پہ پہنچا راہبر سے پیوستہ
کیا دکھاتی ہو ہمیں تم اپنی ابرو [illegible]
[illegible]

ضعف سی اوس کے پاپ ہم نقش دیوار ہیں
عرصۂ ہستی ہی تنگ تنا کہ عجب ہو گر رہیں
مارا ہر کیون کو کہن نی تیشہ سی عشق شیرین
نور تھا خیر البشر کا گو نہ تھا ظاہر بشر
جائی ہی بس نگاہ یار ہر چند نکو تار
دیدۂ مشتاق کا شوق نظارہ دیکھنا

سر بہت ٹکرا چکی دیوار و در سی آپ بیشتر
اک نفس میں ہم گذر جائیں شرر سی بیشتر
تیشہ اوسکو مارنا تھا اپنی سر سی پیشتر
حق اگر پوچھو بشر ہی تھا بشر سی بیشتر
بیشتر دل سی جگر اور دل جگر سی بیشتر
چاہتا ہی میں نکل جاؤن نظر سی بیشتر

پیش آیا آہ جو جو کچھ کہ راہ عشق مین
کہہ دیا تھا ہمدمو ہم نی ظفر سی پیشتر

گذرا یہ خاطر مین خطرہ اس خبر سی بیشتر
دخل کیا وہ شکو آئین دو پہر سی بیشتر
روتی روتی اب تو باقی نام کو بھی نم نہیں
دل کا سودا ہم کبھی کرتی نہ زلف یار سی
کھو بیٹھا دونون جہان سی کر کی تو آنکھیں دو چار
ہی سفر در پیش اس بستان سرا غنچہ وار
ہوتی بال و پر اگر میری تو بام یار تک
جانتا ہی اب نہیں کوئی کہ مجنون سی کہان
لالہ و گل ہین کہ نکلی ہین دبی وہ خاک سی

کون لیکر خط کو آیا نامہ بر سی بیشتر
صبح یہ جلدی کہ اوٹھ جائین گجر سی پیشتر
ہو چکی تر جیب و دامن چشم تر سی بیشتر
بر بہ شامت تھی نہ تھی واقف ضرر سی بیشتر
با لگی تھی ہم تو تیری اس نظر سی بیشتر
باندھ تو رخت سفر غافل سفر سی بیشتر
مین پہنچتا اوڑ کی مرغ نامہ بر سی بیشتر
شور تھا اوسکا تری شوریدہ سر سی بیشتر
تھی جو تیر آہ سی انگاری بر سی بیشتر

تا بہ رخسار سی دالان ہی سا اردن
ہین وہ بیٹھی ہوئی چلمن کے مقرر اندر
دیکھ اس جام جہان بین مین تماشائی جہان
اک ذرا غور سی تو دل کی نظر کر اندر
تیری شمشیر کو عاشق جو لگا نا ہی گلی
نہیں معلوم کہ کیا اوسکی ہی جوہر اندر
لب پہ ضبط نفس گرم کہ اک شعلہ سا
دوبتہ کی رہ جاتا ہی سینی ہی کی اندر اندر
شمع کو پردہ فانوس سی کچھ کام نہیں

تو نظر کی دیدۂ نرگس کی ہی سمندر اندر
ہی اگر چشم صدف کی گوہر اندر

ولہ

صاف صاف اشعار ہ کیا کیا کہم سی [illegible]

[illegible]

ظفر

[illegible]

ردیف الف

[illegible]

جہان سی کتنی ہی ناکام کر گئی آخر | تمہاری آرزوی بوسہ دہن مین ہم

ہوا نصیب مہ و مہر کو نہ خیمۂ نو
کیا ہمیشہ ظفر خیمہ کہن مین سفر

کیونکر نہ خاکسار رہین اہل کین سی دور | دیکھو زمین فلک سی فلک ہی زمین سی دور
پروانہ وصل شمع پہ دیتا ہی اپنی جان | کیونکر رہی دل اوسکی رخ آتشین سی دور
مضمون وصل و ہجر جو نامہ مین ہی رقم | ہین حرف بھی کہین سی ملی اور کہین سے دور
گو تیر بی کمان ہی مری آہ پر اسے | جاتی نکل کی سینۂ چرخ برین سی دور
وہ کون ہی کہ جاتی نہین آپ جسکی پاس | لیکن ہمیشہ بھاگتی ہو تم ہمین سی دور
حیران ہون کہ اوسکے مقابل ہو آئینہ | جو سر غرور کھنچتا ہو ماہ مبین سی دور
یہانتک عدو کا پاس ہے اونکو کہ بزم مین | وہ بیٹھتی بھی ہین تو مری ہمنشین سے دور
منظور ہو جو دید تجھی دل کی آنکہ سے | پہونچی تری نگہ نظر دوربین سے دور

دنیای دون کی دی نہ محبت خدا ظفر
انسان کو پھینک دی ہی یہ ایمان و دین سی دور

جنون مین سر سے جو پھوڑون پہاڑ کی پتھر | ملاؤن خاک مین سب کوہسار کی پتھر
نکلتی جان ہے یون تیر سخت جانون کے | کہ جیسی کوئی نکالی او کھار کے پتھر
وہ سنگ سرمہ سے تیغ نظر کو تیز کرین | اگر ہی واسطے منظور یار کے پتھر
اوٹھاتی ہاتھ جو مجنون سی شہر کی لڑکے | تو کون آکی اوٹھاتا او جاڑ کے پتھر

کیا ہی چرخ پر انجم کا سینہ پر سوراخ
شب فراق مین آہون نی مار مار کی تیر
گری ہی خاک کی تودی پہ مشق تیر وہ کیون
لگا ہی اب سینہ پہ اس ہی خاکسار کی تیر
تمہاری کشتۂ مژگان کی خاک سی پیدا
ہمیشہ خار ہون یا ہوویں بر خار کی تیر
ظفر مری او محبت کی وو ہی جاتی ہی
کہ جیسی کہاتی ہین دل پر نگاہ یار کی تیر

و لہ

[illegible]

برنگ گرد رہِ کاروان نشیب و فراز
زمین کو دیکھی ہی ہو کر عصا بکف نرگس
رکھی ہی عرصۂ باغ جہان نشیب و فراز
او چھل سکے اتنا نہ چل دیکھ یہان تو کبھی
اگر میری سایۂ فوارہ نشان نشیب و فراز
کہ مری ہی راہ ز خود رفتگی عجب ہموار
کہین ہی جسکی نہین درمیان نشیب و فراز

ہمیشہ راہ محبت مین تیغ ہی پیش
زا بس مشغلۂ عشق بام ز مان نشیب و فراز
کبھی جو پستی ہی ہی فلک کبھی کی بلند
کہ تیری طرح ہی ہی آسمان نشیب و فراز
کہون کہون کیا کہ کیا فلک مین ہمان کی
دکھاتا ہی کبھی زمین رہتا ان نشیب و فراز
قضیہ و فق ہی سا ہی زمین رہی
بتمہ

او کہاڑ نخل طمع کو کہ باغ عالم مین	اکھی ہی یہ شجر بی ثمر فساد کے جڑ
وہ فتنہ زا ہی نگہ دل ہی یہ فساد انگیز	ادو ہر ہی فتنہ کی جڑ اور ادہر فساد کی جڑ
رکھی فلک سی جو اصلاح کی کوئی امید	تو سر پہ دہول دی یہ فتنہ فساد کی جڑ
نہ ہی شر سر کوئی اور نہ کوئی مفسد ہے	ترا ہی نفس ہی بنیاد شر فساد کی جڑ

ظفر جہان مین نہ ہو کوئی مفسدہ پرداز
نہ ہو زمین فرن ورز اگر فساد کے جڑ

آتش عشق سی ہی کیا دل ناشاد گداز	یہ وہ ہی آگ کہ ہو اس سی تو فولاد گداز
سخت جانی کا ہو دعوی جسی اوسکی دل کو	کری اک دم مین تری گرمی بیداد گداز
نہ اثر ہو دل شیرین مین اگر کوہ کو ہی	موم کیطرح سی کر دی غم فرہاد گداز
نالۂ مرغ گرفتار مین تاثیر کہان	ورنہ ہو ایک نفس مین دل صیاد گداز
ہو گیا حسن کے گرمی سی تری شمع صفت	ستبکل دل بزم مین ای شوخ پریزاد گداز
جبنشم نم دیدہ نہین ہے ستم سی تری	ہی طبیعت ہی مری ای ستم ایجاد گداز

ای ظفر موم نہ دل ہو بت سنگین دل کا
گرچہ پتہر بہی ہو سنکر مری فریاد گداز

بشر کو کیون نہ ہو درپیش ملن نشیب و فراز	اگر دم کی ساتہ ہی ہر دم یہان نشیب و فراز
فلک عروج و تنزل سی اک زمانی کو	دکہاتی ہی روش نردبان نشیب و فراز
گہی جاتی ہی راہ فنا کو سطے ہر دم	سمجہتی کچہ نہین عمر روان نشیب و فراز

ولہ

ایاز ردکہائی اگر عشق جان گداز

ردیف زای معجمہ

دکہا کہ کوہ کو مری آہ و فغان گداز
کرے نہ شعلۂ آتش بھی حسن یار
دل میرا موم ہی سی کیون نہ ہو زبان گداز
ہو جائے گا موم مری کیا عجب
نہ ہو دل ہی سی مری ان گداز
نمود شمع نمن بزم کر جسکی نگاہ گرم
دل اوسکا ہی جو دیکھی ان گداز
ہی عقل و فہم و ہوش [illegible]

[illegible]

گیا اعتبار یہانکی خزان و بہار کا
اوسکی ذقن پہ سبزۂ خط کی نہین نمود
برسا ہزار بار یہان ابر نوبہار
انسانکی زیب ہی یہ کہ یکرنگ دل سی ہو
قائل تو محکمی مین بھی آیا نہین ہی یہ
کردی شراب سرخ کو مینا کی طرح سی

ہی رنگ اس چمن کا کبھی زرد گاہ سبز
گاہی سی ہو گیا ہی سراسر یہ چاہ سبز
نخل مراد پر نہوا اپنا آہ سبز
ظاہر مین خواہ سرخ ہو پوشاک خواہ سبز
یہان ہو رہا ہی پہلی ہی رنگ گواہ سبز
چشم سیاہ مست کا زہرہ نگاہ سبز

پیر فلک کو روز محرم ہی ای ظفر
رہتی ہی اسکی سر پہ ہمیشہ کلاہ سبز

نشا ہی آنکھو مین اور منہ پہ ہی نقاب ہنوز
بہایا چشم سی رو رو کی ہمنی اک دریا
مری مزار پہ رو دیدہ کیون نہ ہو سنبل
الٰہی دیکھا ہی کس مہروش کو ہمنی کی نظر
دیا جواب مری عمر نی سمجھے قاصد
رہیگا زلزلہ میری زمین مدفن پر

وہ بی حجاب نہین ہی اوسی حجاب ہنوز
فرو ہوئی نہ تری آتش عتاب ہنوز
کہ تیری زلف سی ہی دلکو پیچ تاب ہنوز
رہی ہی دیدۂ آئینہ جو پر آب ہنوز
وہان ہی خط کا نہ آیا مری جواب ہنوز
گیا نہین ہی مری دل کا اضطراب ہنوز

دکھا دیا تھا ظفر ہمنی داغ دل اک دن
فلک پہ خوف سی کانپی ہی آفتاب ہنوز

رہ گئی یہانکی ہمین تھی جو یہان نام کر خبر
وہان کی جب کلام نہ آئی تو ہی کس کلام کی خبر

مصحف رخ جیسی کسی کی نہین ... [illegible]

[illegible]

ولہ

[illegible]

۳۹

ردیف الزای المعجمہ

شوق دیدار کسی ماہ دل افروز کا روز
اشک طوفان جو اوٹھا ہی کہون کیا کہ چہ روز
یہ تو اک کھیل ہی اس طفل بد آموز کا روز
کل گئی ہوش و خرد آج گیا صبر و قرار
مال لٹتا ہی مری جان غم اندوز کا روز
جلوہ افروز اگر ہو وہ تو رشک [illegible]
شب یلدا سی نہ ہو کم [illegible]
عشق مین ٹہر گئی ہی [illegible]

[illegible]

تتمہ

قاتل محبت نہین ... کو وداع جدا
زلف دیکھا جبین ... و ساز ...
اپنی گردن کی نہین وہ زلف ہم از ...
کیون سر ... کیا ہی اوسکی ... نشان ...
گل سی ہی تم ... شمشیر ... رنگ بہار
... کہتا ہی شمشیر ...
... رنگ مین ... نظر

بلی گرسو رنگ سی رنگین و جامہ لباس
جوکہ ہین باتین فقیرونکی مظفر وہ چاہئین
اس سی کیا حاصل اگر پہنا فقیرانہ لباس

ولہ

مرغ اسیر چھوٹ گئی گر قفس کی دس
صیاد تیری دام مین ورانی پھنسکی ...
رکھانہ ساتہ اونکی فلک تو نی ایک ...
جنکو کہتی رفیق ... کی نفس کی
ای ساربان ناقہ برابر ہنوز سکین

ردیف سین مہملہ

پی جاتا اشک خون کا ہمارا ہی کام ہے	کون ایسی پی سکی ہی مئی لالہ فام سبز
گرمی ہی کیون سوا تری چہرہ کی زیر زلف	ہوتا ہی آفتاب کہان وقت شام سبز
کرتا ہی عاشقون کو تو دریج نند خو	رہتی چہری تری ہی انہین پر مدام سبز

الگہ قافیہ بدل کی غزل اور ای مظفر
لیکن ہون اوس غزل کی مضامین تمام تر

ایسی غضب کی ہی نگہ شوخ و شنگ تیز	جیسی گری کمان سی نکلی خدنگ تیز
تجہ بن نشی مین سوجہی ہی یون ہمکو موج	پانی پہ جیسی آتا ہو کوئی نہنگ تیز
سرخی ہی جسقدر لب پان خوردہ مین ترے	ہی اسقدر شفق کا کہان سرخ رنگ تیز
بوسی کی جو اشارے پہ دیتی ہین گالیان	ہی اندنون مزاج کا کچہ اونکی ڈھنگ تیز
دیتا ہی تیرا سبزہ خط مین ہوش اڑا	ای سبز رنگ رکھتی نشا ہی پہ بنگ تیز
تیغ نگاہ یار کو کرتا ہے اور سبے	سنگ فسان کبطرحسی سرمہ کا سنگ تیز
مژگان پہ قطری اشک کی ڈورکی نہین ہین یہ	جہاڑی کی ملک کو گئی فوج فرنگ تیز
آئینہ مین عیانی جو ابرو وہ جنگ جو	کیونکر حلب مین ہوئی نہ شمشیر جنگ تیز
پیری ہی سی گو ہی گند طبیعت مری مظفر	لیکن شباب کی سی ہی جی مین امنگ تیز

رکہی تاقص عقل کو جون مرد فرزانہ لباس	سہرہ پہ عورت کو بہادی ہی مردم دانہ لباس
خاک کو کوچی کی تیری اپنی تن پر ای پری	جانتا ہی فاخرہ یہ تیرا دیوانہ لباس
بادہ کش راضی ہین اسپر گرچہ پر میفروش	چھین لی سارا وہ دیگر ہم پیمانہ لباس

مخمس

[illegible]

تیری قسمت سے گرفتاری مین ڈالا ہی مجھے
کرلیا لطف اسیری نے فقط جسکی دل کو صید
سامنے اوسکی اوڑتی عاشق کی یون موجاتے ہین
ای گرفتاری تری دولت سے تا قید حیات
کنج غم کی اپنی جو صورت ہی کیا بتلاؤن ہم

نی قصور دام ہی بلبل نہ تقصیر قفس
کہتا ہی چوب قفس کو وہ یہ ہی تیر قفس
جسطرح جہوٹین تصدق مین عصافیر قفس
جا نہ سکی اپنی تصرف سی نہ جاگیر قفس
کہینچکر جبتبک کہ دکھلائین نہ تصویر قفس

جانتے ہین جو کہ رتبی کو اسیری کی ظفر
اون گرفتارون سی پوچھی کوئی توقیر قفس

جو اوسکی ناخن ابرو سی ہی جگر مین خراش
ہماری سینی مین جو دل خراش ہین نالے
لئی ہین کیا کہین وحشت نی تیر سے ہر ناخن
فقط وہ شمع خراشی اوسی کیا حاصل
برنگ ریزہ مینا سدا نزاکت سے
مری سی درد محبت کی ہو وہ کیا واقف

ہلال عید ہی وہ تو مری نظر مین خراش
عجب نہین وہ کرین گر دل حجر مین خراش
کہ تازہ ہو گئی سینی کی لحظہ بہر مین خراش
نہ ہو سخن سی تری گر دل بشر مین خراش
کری ہی نشترہ پای سیمبر مین خراش
خروش جسکی نہ ہو دل مین اور جگر مین خراش

نہین کسی کو ہی یہ تاب زخم خنجر سے
اگرچہ ہی تو کوئی سینہ ظفر مین خراش

ہوئی جسوقت تب غم سی جگر مین سوزش
جس طرفسی گذرتا ہی ترا سوختہ جان

دل مین گرمی ہوئی اور دیدہ تر مین سوزش
خود بخود ہوتی ہی اوس راہ گذر مین سوزش

ولہ

[illegible]

فقط زنجیر جنون ہی ایک کا ورنہ ہم کیون شانے کو
ناصحو بلبل کی ہم سرمست ہم ہیں نہ ہوتی
کیا غرض تھا تو مرا دل اوس کی زلف ہم نا نہین
نہین ہمنشین کچھی اپنا بنا ہو وی غرض
ترا ستمگر کی ہم سعتران نہ بکا وی نہین
جوزندل گر ہو نکو ... اوراز
برگ و ہم ... بن یون بنا و وی
ہمہ ... ستان

یا نکالا کیا مستی یہ یون چھاوی غرض
جو کہتی ہین اپنی غرض کی یا زدہ عیار ہین
اونکو بھانو یار جنگو یار پاو وی غرض
اپنی مشتاقون سی جان گر دو ہماری ہین نہو
کیا غرض تمکو جو ہم صورت دکہاو یں غرض
شمع کو بھی ہین جلاتی کیجہ غرض کی واسطے
یہ غضب کیا کہ تم ہمکو جلاو وی غرض
ای ظفر صاحب غرض سی بھاگتی ہین گر دور

جو میرا دشمن جان ہی وہ اوسکا دوست — گری ہی کب وہ مری دوستدار سی اخلاص
ملانا خاک مین ہی اور یہی سوا منظور — گر ہا تھی تو اس خاکسار سے اخلاص
نہ بول مجھسی تو ناصح کہ مین ہون دیوانہ — تو ہوشیار ہی کر ہوشیار سی اخلاص
ہر ایک شخص سی اخلاص پیار ہی تیرا — مگر نہین اسی تقصیر وار سے اخلاص
بغیر رنج و مصیبت سوای حسرت و یاس — رکھی ہی کون دل بیقرار سی اخلاص
غرور تہا ہمین کیا اسنے پارسائی کا — نہ تھا ہمارا جب اوس بادہ خوار سی اخلاص

جہان مین جتنی کہ ہین بی نصیب و بد قسمت
ظفر وہ رکہتی ہین اوس سی سعار اخلاص

لبون سی منفعل اوسکی شراب ہو خالص — خجل سینہ سی رخ کی گلاب ہو خالص
فلک خلوص سی بیزار ہی عجب سمجہو — جو سیم و زر و افتاب ہو خالص
بلا سی کر نہین ساغر مین بادہ ناب — جگر کا خون ہی جشم پر آب ہو خالص
نہ لکھو غیر کا مطلب ہماری مطلب ہی — کہ مخلصون کی تو خط کا جواب ہو خالص
نچوڑی زلف نہا کر جو وہ تو قطرہ آب — دہان مار سیہ کا لعاب ہو خالص
زبانہ چاہی جو آمیزش و کدورت کو — تو آئینہ مین بھی ہر گز نہ آب ہو خالص

ظفر دکہاون اوسی اشک سرخ وہ آبی
کہ اوسنی دیکہا نہ ایسا شراب ہو خالص

کون کہتا ہی کسیکو گھر مین آو بی غرض — کچہ لگاو ہی نہین یہ بی لگاو سب بے غرض

اوروں سی ملا وی کہ تم نے ہمکو بھلا دیا غرض
وغیرہ
ہم نہین کہتی مین او کلوجان و ہاوی غرض

ولہ

منظور دری کی اپنی قران کی بالعوض
انکار تمہاری زلف بی ابیانی وہ ناوکی مکن سر کی بالعوض
رانسی ہون دل سی اپنی نہ بیجان کی بالعوض
لینی سی دل نکال لی بیجان سی اشک کی بالعوض
منزل ... مین ... بیجان ... سر کی بالعوض
[illegible]
منظور ... بی جان کی بالعوض
[illegible]
... دل و جان بالعوض
[illegible]

ضمیمہ [illegible]

بوسہ کب دیتی ہین مجکو وہ دل و جان کے عوض
بلکہ ہر بات پہ کہتی ہین نہین ہان کے عوض

زلف تیری نہ پریشان ہو بلا سے کافر
دل پریشان ہو مرا زلف پریشان کی عوض

خلد زاہد کو مبارک ہو مجہی تو ملجائے
گوشۂ کوچہ ترا روضۂ رضوان کے عوض

ایسی بخت اپنی کہان ہین کہ لگی سینہ سے تیرے
دل حیرت زدہ آئینہ حیران سے کے عوض

دیکھتی سینہ پر داغ کو ہین ہم اپنے
تجہ پری رشک چمن سیر گلستان کی عوض

پاؤن مین کیسی ہی زنجیر مری موج سرشک
گہر ہی میرا ہی مجہی خانۂ زندان کی عوض

میری سینی سی نکالی نہ وہ پیکان اپنا
دل کو لیجائی مری شوق سے پیکان کے عوض

خندہ لب ہو مرا برق جہان کی بدلے
گریۂ چشم اگر ہو مری باران سے کے عوض

ای ظفر خاک مین عاشق کی ملا دینگی یہ
گردش اوس چشم کی ہی گردش دوران کے عوض

ناصح نے کہا مجہسی کہ کر آہ و فغان ضبط
نادان یہ نہ سمجھا کہ محبت مین کہان ضبط

آتی ہی ہنسی اوسکو مری رونی پہ کیا کیا
کرتا ہی مگر شرم سی وہ غنچہ دہن ضبط

آتش سی نکلتی مرے ہر بن مو سے
کرتا ہون جو اک دم نفس شعلہ فشان ضبط

یہ اوس سر خوبی کا عجب ضابطہ دیکہا
کرتا ہی وہ بی جرم و خطا دل کا مکان ضبط

گو شمع سراپا ہی زبان پہ کبہی یک حرف
کہتی نہین پر لب ترا ای سوختہ جان ضبط

ابکا مجہی بوسی کا او نہین عادت دشنام
کیا سخت ہی مشکل کہ یہان ضبط نہ وہان ضبط

رو رو کی نہ کہہ حال کہ رکہتا ہی وہ دل مین
گر گریہ نوا ہی ظفر وقت بیان ضبط

قوله

۳۴۳

جل جای لکہتی لکہتی مرا سوز غم سے خط
ازاد و بیرنہ بہیجی ہین شرط ہی یہ
لکہوا نی گر ہین آپ غلامی قلم سے خط
یاران رفتگان کا لکہی حال کس طرح
بہیجا نہین کسی نے بہی ملک عدم سے خط
بہتر ہی جا ئیگی ترا گل گلزار خلد سے
خوشتر ہی تیرا سبزہ ز باغ ارام سے خط
دشمن ہزار وار کری گر نہو قضا
تن پر پڑی نہ اک بہی تیغ دو دم سے خط
[illegible]

تتمہ

دہر پایا روزن دیوار مین خط
مرا تعویذ درد سر ہی [illegible]
کہ ہوس پر بزادستار مین خط
ظفر کار از سر بستہ کہا گا
نہ پردہ نوشتہ کر دو چار مین خط

دل سے کے مضمون بیقراری سی
گیا تعویذ ہول دل ہمنے
تجھکو لکھنی قلم سی نرگس کے
مانگ سے یا اندھیری رات مین یہ
لکھا تقدیر کا کہ عیب کہا نہ
کہیا انعام دیکھکر اوسنی

ڈوڑ گیا اب سب جیسے پارا خط
لب کے اے دلربا تمہارا خط
تیرا حسرت کش نظارا خط
گلستان کا ہے آشکارا خط
ہیہات ہیہات تونگارا خط
و لیتا قاصد کی منہ پہ مارا خط

شوق اظہار راز دل سی ظفر
کھل گیا خود بخود ہمارا خط

ولہ

تو بھیجی ہی مجھی مجنون اوجاڑ مین سی خط
تو کوہ کن بہی ہی لکھتا بہار مین سی خط
کو از کھول نہین سکتا گروہ پردہ نشین

ردیف طا

[illegible]

دیا ہی لکھکی ابہی مینی نامہ بر کو خط
لکھا جو مینی تمہین خط کہو خطا کیا کی
جواب لکھکی مری خط کا نامہ بر ہی کیا
وسی خبر ہی نہین یہ کہ خط مین کیا لکھا
لگا ہے سوز جگر خط مین اسلئی مینی
ہی خطر ہی کوئی دیکہ لی نہ ای ظالم

خبر نہین کہ وہ لب لگ گیا کدہر کو خط
جہان مین لکہتا ہی اگر بشر بشر کو خط
خطر کی جا ہی جلو ہو یا نسی لکی سر کو خط
کہو لکھی کوئی کیا ایسی بی خبر کو خط
لگا دی جلا نہ کبوتر کی بال و پر کو خط
چہپا کی دیکھو اوس شوخ عشوہ گر کو خط

کہو خدا کی لئی وجہ اس تغافل کے
لکھا جو تمہنی نہین اب ملک ظفر کو خط

جو بہو بہو سجا ہوا دست یار مین خط ہے
کہلا وہ محفل اغیار مین خط

[illegible]

[illegible]

باغ کی رونق یہی ہی ہان کہ ہو سرسبز باغ
ربیب دہی کسو جہ سینئی یہ ز رخساروں کو خط

جو یہان ہین مفسد و جاسوس و غماز و رقیب
وہ جلا ہنکو مری لکھتی ہین ون چارون خط

دل کا پرچہ قاصد اشک روان لی جائیگا
کیا غرض مجکو کہ بہیجون دیکی ہرکارونکو خط

خط نہ لکھی گا اگر شکوہ کرون ہین ای ظفر
کہتی ہین وہ کیون لکھین ہم بے ادارونکو خط

لکہی بہیجین اونکو کیا ہم خاک خط
بن پہ ہم کر ڈالتی ہین چاک خط

دور گہری یار کا جاسے نہ جاسے
کیسکے کوئی قاصد چالاک خط

مانگ اوسکے یاد آئے دیکہکر
کہکشان کا شب سر افلاک خط

تر نہ کر اشکون سے کاغذ سر بسر
لکھنی دی ابرے دیدۂ نمناک خط

تیغ بران سے ترے پڑتا نہین
بی قضا ای قاتل سفاک خط

تونی کیا لکھا تہا جو وسنی دیکھا
پڑہ سکے تیرا عاشق غمناک خط

حاسدون سے ناک مین دم ہی ظفر
دی دو جاقو ہی سے پکڑ کر ناک خط

ہم ہون عشق سے کہ نہ پوچھو شرط
جان دیجے تو کچہ ادا ہو شرط

خون ہماری نہ جاسے گے بدلے
ہین جو چاہو ہم سے بد لو شرط

ہمکو منظور ہار ہے اسنیے
ورنہ ہم اور سب ہمیسے جیتو شرط

دل بیمار کے علاج مین ہے
وصل دلدار اسے طبیبو شرط

[illegible]

زخم پر زخم لگا تیغ ستم کی قاتل
[illegible]

وله

مضمون ہین سیکڑون تری تحریر مین غلط
باتین ہزارون ہین تری تقریر مین غلط

پیش آئیگا وہ جو ہی لکھا دخل کیا کہ ہو
یک حرف بھی نوشتۂ تقدیر مین غلط

[illegible]

ابرو پر اوسکی چین کا عالم ظفر ہی اور
جوہر کمان ہین یہ کسی شمشیر مین غلط

گرچہ ہی فتنہ تری چشم فتنہ زا کا لحاظ
یہ وہ بلا ہی کہ ہی اس بلا کا لحاظ
نہ کی شکایت ظلم و ستم کبھی مین نے
رہا سدا مجھی اوس شوخ پر جفا کا لحاظ
فلک پہ کیون رہی ہر ماہ سرفرو ہر نو
جو ہو نہ اوسکو تری نقش پا کا لحاظ
دل اوسکی جنبش مژگان سی کیون حذر کرے
کہ اس مریض کو یہان چاہیئی ہوا کا لحاظ
اوٹھا کی آنکھ نہ دیکھا چمن مین نرگس نے
رہا جو اوسکو تری چشم پر حیا کا لحاظ
ملون تری کف پا سی مین اپنی دیدۂ تر
اگر ہی مجکو ذرا سرخی حنا کا لحاظ
رکھین ہم اوس سی دلا چشم آشنائی کیا
نہ پاس یار کا جسکو نہ آشنا کا لحاظ
نہ توڑو دلکو مری ای بتان سنگین دل
ڈرو خدا سی کرو خانۂ خدا کا لحاظ

ظفر پلادی اوسی بہر کی ساغر مئی ناب
اگر اوٹھانا ہی منظور دلربا کا لحاظ

رخ سی مہتاب ہوا اوسکی تری کیا جان ہے شمع
روشنی تیری فقط رات کی مہمان ہی شمع
خوب شبخون کا پروانہ کی سامان ہے شمع
قد ترا تیر ہی شعلہ ترا پیکان سے ہے شمع
اشک تو اپنا بہاتی ہی ولیکن تیرا
سوز دل کم نہین ہوتا کسی عنوان ہے شمع
سر کے بل جائی تو جا منزل مقصود کو تو
گرنا طی راہ محبت نہین آسان ہے شمع
ساق سیمین کو تری دیکھ کی ای سیم بدن
ہو گئی خاموش کہ طی بزم مین حیران ہے شمع

گر جلا کر دل پروانہ پشیمان ہی شمع
چاہئی بزم مین کیا عاشق رنجور کی شمع
آہ سوزان ہو جب اوسکی دل محرور کی شمع
واہ کیا جلوہ نما قد ہی ترا سیم بدن
دہلی ساتجی مین ہی قدرت کی عجب نور کی شمع
روشنی سوز محبت سی رہیگی تا حشر
ہمکو پروا نہین گل ہووا اگر گور کی شمع
آتش فرقت جانان سی دل سرد مرا
اسطرح جلتا ہی جیسی کوئی کافور کی شمع

۶۴

ای ظفر آتش الفت سے مین نہ دو شکیبائی
بجھ گئی رونق ادس شمع تماشہ سے بھی پروانہ
تجلی کی شمع یہ ہوتا ہی فدا پروانہ
بزم اس انجمن سی ہوتا عیان شمع
سر علم نور کی کاہشت سے افروز
دل جلون وہ بھی کبھی افزون ہی شمع
شعلۂ آہ تو کبھی ہی دل سوختہ

شمع

[illegible]

تتمہ

ہمیں زیب صفحۂ ہستی ہون کس کا ہمین ہیں

ابتدا سی ہی بجلی انوار جین ہیں

ہی دل چاہون ... تیغ ... کا ای ظفر

جوش گریہ مجھی دیتا ہی نہ اتنی فرصت | کہ مری چشم مین آنسو کبھی دو چار ہون جمع
ناز و انداز و ادا سی تری کیا جان بچی | ایک کی قتل کو جب تنی ستمگار ہون جمع
شہرت ای یار جو ہو تیری مسیحائی کی | تیری کوچی مین نہ کیونکر تری بیمار ہون جمع

ای ظفر کیونکہ ہو جمعیت خاطر اسپی
جبتک اوس زلف پریشان کی نہ سب تار ہون جمع

ہی داغ دل جو عاشق رنجور کا چراغ | ہو ویگا بعد مرگ یہی گور کا چراغ
محفل مین نور بادہ سی ساقی مثال ماہ | روشن کری ہی ساغر بلور کا چراغ
ہی اوس کی بزم کا جلوہ مری گہر کی روشنی | مین کیا کرونگا تاب رخ حور کا چراغ
ای شمع رو ترے رخ روشن کی روبرو | بی نور ہو گیا مہ پر نور کا چراغ
کشتہ ہون چشم مست کا میری مزار پر | لازم ہی جام بادۂ انگور کا چراغ
ساہی مین اوسکی طرۂ مشکین سے کے بنگیا | رخسار آتشین شب دیجور کا چراغ

روشن دونکی قریب ہین ہین اللہ جا بجا
آتا نہین ہے کام ظفر دور کا چراغ

ہی آب اپنی اوس رخ پر نور سی چراغ | ای ماہ تو دکھا نہ ہمین دور سی چراغ
روشن ہو چشم مست کی کشتہ کی گور پر | روغن کی جا ہی بادۂ انگور سی چراغ
شعلی کو میری شورش دل بیتاب تنگ ہے | جلتا ہی بزم مین مری مذکور سی چراغ
رونق ہی تفتہ جانوں کو جب ماہ سے | پاتا فروغ ہی شب دیجور سی چراغ

ولہ

... مصلحت آمیز جو کہتا ہے ہم دروغ

... آمدن ہین جدا کی قسم دروغ

... کہا ہین ... ہم تو کیا

ای ... کہ ہو بیجا

ہین اسکی آنکھ کا تو ... وہ دروغ

قاصد جو کہا اوسمین وہ ہی ... ہین کہان

کہ آئینہ ہی کا اوس سب تیغ اصفہان

ابرو کیطرح کہتی ہین ... اسپا جوہر دروغ

ہی اصفہا ... ہین کمان ... اوسی پہ تیر

عمر ہماری ... جان جان ... اجل عمر دروغ

وہ اب ہی ... ہون نہین ...

کیا پیتون اس دروغ کو ہی جانتے ہین

سچا ہی اس زمانی مین وہ ہی کہ جسکی ہو

کچھ راستی سخن مین سوا اور کو دروغ

حق ہی دروغ گو نہین حافظ ظفر

جانا ہی ہون ... کر کی جو وعدہ

ہماری قتل کو تولی نہ بر دوا ...

ترا ہی ابروی ... خود اصفہانی تیغ

جہان کو کشتہ کیا ہی ... تیغ

بڑا ہی ... عکس ...

...

...

تتمہ

اور بی ہمارے غم ... کل ... جاوین ہم [illegible]

... تو بی ہی بین ... جاوین [illegible]

ہم البت ... رالی بی بین ... جاوین [illegible]

قاتل ... جاوین [illegible]

اوسکی پہلا ... میری ... جاوین طرف [illegible]

دل ... جاوین [illegible]

پروانہ ... شمع پر جاوین طرف [illegible]

... ہو جاوین طرف [illegible]

... ہی ہین ... جاوین طرف [illegible]

... ای ظفر جاوین طرف [illegible]

ولہ

... ہوش ربا ... [illegible]

ردیف فا

	کیا تہا اوسنی ظفر امتحان محبت کا ورگرنہ تجہی اوسی کیا مجہپہ آزمانی تیغ

گر ہی دل دنیا خطا کرپت ہی یہ ہی معاف	پہر نہین ہونیگی ہواب تو یہ تقصیر معاف
تو اگر قتل سی خوش تو خوشی سی اپنے	خون کری اپنا تجہی عاشق دلگیر معاف
دل سودا زدہ کو مارے ہی کوری وہ زلف	ورنہ دیوانی کو تو ہوتی ہی تعزیر معاف
دم بسمل نہ سنی منہ سی تری بسم اللہ	ذبح کرنی مین ہی شاید مری تکبیر معاف
گر حساب ستم و جور نہ ہون حاصل زائچ	کیا عجب ہوئی محاسب کو ہی تحریر معاف
دل دیوانہ تری زلف کو چہوڑی کیونکر	ہی سدا سی اوسی یہ خانہ زنجیر معاف

	ای ظفر حشر کو ہو جائنگی سب تیری گناہ سبب دوستی حیدر و شبیر معاف

جو دیکہون بزم مین او شمع جنگ جو کی طرف	پہری کو دیکہکی دیکہی مری گلو کی طرف
تجہی کو دیکہتی ہین اپنی دلکی آنکہون سی	تری سوا نہین ہم دیکہتی کسو کی طرف
جو پائی بزم مین ساقی تری جگہ خالی	بہر آیا دیکہکی دل ساغر و سبو کی طرف
تصور اوس قد دلجو کا چشم تر مین ہے	چمن مین دیکہی کیا سرو آبجو کی طرف
تلاش مشک مین جا تا ہی چین کو سوداگر	چلا دل اپنا نہین زلف مشک بو کی طرف
نہ اوسکی بزم مین آنسو بہائیو ای چشم	نگاہ رکہیو ذرا میری آبرو کی طرف
ظفر ہین اونسی کرون بات کیونکہ محفل مین	لگاتی کان ہین سب غیر گفتگو کی طرف

... نہ ... مین ... [illegible]

ولہ

ای ظفر ... [illegible]

دیکھکر اوس قاتل سفاک کو خنجر بکف
عاشق سرباز پھرتی ہین ہمیشہ سر بکف

می کشی کو کون آیا باغ مین ای عندلیب
جو صراحی در بغل غنچی مین گل ساغر بکف

ہم بدولت آنسوونکی دیکھتی ہین عشق مین
چشم سی اپنی صدف کیطرح سی گوہر بکف

خون کئی نو نی ہزارون پھرتی ہین سب داد خواہ
ہی تری دست ستم سی اک جہان محشر بکف

بن کی دریا مین تری دلسوز کا گر اشک گرم
ہون حبابون کی جگہ گرداب کی اخگر بکف

آنکہ اوٹھا کی بھی نہین وہ دیکھتی پل بے دماغ
جو کہ نرگس کیطرح رکھتی ہین سیم و زر بکف

دیکھی قسمت کا لکھا ہوگا اوسدین کیا ظفر
ہووی گا اعمال بد کا اپنی جب دفتر بکف

ہر رقم مین اوسکا انداز رقم ہی مختلف
جو قلم سی اوسکی نکلا بقلم ہی مختلف

وہ جو پاس اونکی نہین تھا جنکے باعث اختلاف
کچہ مزاج اونکا بہت آگی سی کم ہی مختلف

روبرو عارض کی تیری روشنی خورشید کے
صاف مثل نور شمع صبح دم ہی مختلف

بات کا تیری بھروسا کیا کہ تھمنی لاکہ بار
قول گویا تری بعد از رقم ہی مختلف

گاہ گریہ گاہ نالہ گہ قلق گہ اضطراب +
میری دل کی حالت رنج و الم ہر ہی مختلف

اک طرح پر ہو اگر ظلم و جفا کوئی سہے
ای ستمگر تیری ہر طرز ستم ہی مختلف

باغ عالم مین مناسب ہی بشر کو احتیاط
ای ظفر چلتی ہوا یہان دمبدم ہی مختلف

زلف کافر کا ہی ڈر دین کو ایمان کو خوف
چشم سفاک کا ہی دل کو خطر جان کو خوف

ردیف فا

٤٩

دل ایک سی تکلیف جگر ایک سی تکلیف
جیسے کہ شب و روز ہی دل سی مجھی ایذا
ایسی تو نہین اوٹھہ ایک سی تکلیف
مہوش تو بہت سی ہین مگر دل کو ہنوز
یہان تیری سوا رشک قمر ایک سی تکلیف
رکھتی مجھی بے چین ہین دو نو
شام ایک سی ہی رنج سحر ایک سی تکلیف
عاشق تری ہو جاتی ہین

فراق مجکو ستاتا ہی ہان فراق کو مین
تو نہین ستاؤن اگر میری ہاتہ آئی فراق

وصال بہی جو میسر ہوا تو خوش نہ ہوا
غم فراق کی ڈر سی یہ ہی مبتلای فراق

کیا خدای جہان آفرین نی یہ پیدا
فراق میری لئی اور مجہی برای فراق

ڈرا نہ روز قیامت سی تو مجہی واعظ
کہ مینی دیکہی ہین کتنی ہی روز ہای فراق

مزی سی کیا کوئی آگاہ ہو محبت کے
کہ جب تلک کہ ہو دل لذت آشنای فراق

فراق و فرق مین ایک حرف کا ہی فرق ظفر
جہان ہی فرق دلون مین وہین ہے جای فراق

ہو گا نہ خاک بہی ساتہ جو دل کا قلق
جا کی ہلاوین گی ہم ساتون زمین کے طبق

لعل سی زیب پر اوسکی جو ہین رنگ پان
ہوتی ہین کیا کیا خجل دیکہکی شام و شفق

حال شب غم مرا سب نہین جاتا لکہا
گرچہ سیہ ہوتی ہین روز ہزارون ورق

دل کہی ہین ٹکرون مین یون ہو رہی مشغول
جیسی گلستان کا لین طفل دبستان سبق

گو نہ زبان سی کہا راز محبت تو کیا
خشک ہی لب چشم تر زرد ہی منہ رنگ فق

لالہ و گل پر ظفر اوس سی پڑ جائیگی
دیکہ کے رخسار پر اوسکی بہار عرق

جنکی زبان مین فرق ہی اونکی زبان فرق
مطلب مین اونکی فرق ہی آگی بیان مین فرق

مین خاکسار اور فلک بر تر ادماغ
ہی مجہمین تجہمین جیسی ہین آسمان مین فرق

پہلو سی ہو کا نکی گر نیزان نہ کیونکہ تیر
ہوتا ہی ہان طبیعت پیر و جوان مین فرق

ولہ

ہت پرستی سی وہ آگیا ایمان مین فرق
کبھی اس تیغ مین اور تیغ صفاہان مین فرق
نہین آئینی مین اور دیدۂ حیران مین فرق

اس نے اپنی شیفتہ کو سنگسار کیا لیکن
جبکہ او نے پوچھا ہی جیب ہی سر بیکس
وہ صبر کی لائق نہ گلہ گزاری کی زبان ہی عجیب ہین
سرگذری کا ہی جا بجا ہوا او سکو کی اوقات انکا سر
ہو جائے کا حال ہی سنی کی جی جو تین ذہن
رہا ہی اپنا ہو ظفر ۔۔۔ دربار ان او بیان کی

ولہ

حال اپنا کہ ہی کا ابر بہار ابر بہاران کا
و لیکن پہلی کی کا ہی او سر بھی سنبلستان کا

جو نصیبو نمین لکہا تہا وہی لکہا تو نے
ہمد ہون پوچھو نہ مجہسبی سبب درد فراق
دیکہ کہنچوا کی اگر غور سی دونون کی شبیہ

کچہ تری خط مین نہین اور خط تقدیر مین فرق
آگیا نالہ دلکی مری تاثیر مین فرق
میری اور رقیب کے کچہ بھی نہو تصویر مین فرق

ای ظفر عشق کی دولت سی ہی ول جنکا غنی
وہ سمجہتی نہین کچہ خاک اور اکسیر مین فرق

ہی عاشق دلسوز سراپا شجر عشق
ہوتی نہ اگر قاصد اشک اپنی روانہ
نکلی ہی جو یون داغ ہبل خاک سی لالہ
ٹہرانی لگی آتش دو زخ تو عجب کیا
کیا فائدہ اشکو نکو اگر چشم مین روکا
بجلے گری ای چرخ اگر او سپہ بلا سے

پہل جاتا ہپہو لو نسی ہی اسکا ثمر عشق
یارو نکو ہیو نختی نہ ہماری خبر عشق
ہی زیر زمین کیا کوئی تفتہ جگر عشق
دکہلائی شرارت اگر اپنے شرر عشق
ہی زردی رخسار سی ظاہر اثر عشق
لیکن نہ پڑی دلپہ کسو کے نظر عشق

ہو گرچہ دماغ اوسکا فلک پر تو بجا ہی
جو آپکو سمجہی سے ظفر خاک در عشق

دیئی جو پر مری صیادنی او کہاڑ کی پہینک
کس اشتیاق سی لکہا تہا مین نے خط قاصد
جہان مین ہین جو ن وہ دیوانہ جیسے لڑکون نے
یہ سر پہ باندہی ہی دستار کیا سنوار کی تو

صیادہ تو نی دی سب چمن سے جہاڑ کی پہینک
دیا نہ پڑہی اوسنی چیر پہاڑ کی پہینک
تمام تہیر او ٹہا کر دیئی بہار کی پہینک
کہ رند دینگی اسی زاہدا بگاڑ کی پہینک

وکہا کو کہبی ابر ... ساحل کی
اوسکو بہو اکچہ ... ارادہ و فغان کا
... کا بیان فاک بین الاکون
چوٹیں ... بکلی ... کا بھی اشیان کا
دیکھا فلک ... ہی وفا بین نہا سے
بی سی ... لگی ... بین مکان کا
بی خاک ... زمین کی ... انکا نہ بین
... جل مہمان خاک

ظفر

ای گریہ کبہی تجہسے تجہے کی نہ آتش
کر دیگا جلا مجہکو مرا سوز نہان خاک
کب رہتی ہمیشہ ہی بہار گل و گلشن
دو دن نہین اوڑ ادی ہی ظفر باد خزان خاک

ولہ

یارون نی ہماری پاسداری کی ترک
ہم نی یارون کی اپنی یاری سے کی ترک
دنیا مین رہی ہم اہل دنیا سے الگ
دنیا داری کی بات ساری کی ترک
ہم شیوہ وفا کا ترک کر سکتے نہین
تو نی نہ کبہی ستم شعاری کی ترک
کی تو نی نہ غرض جان نثاری کا ہم سا
نہین کی نہ ہی جان نثاری کی بات
ہم نی ہی نہ غمگساری رسم افسوس
اوروں کی تو نے مری غمگساری کی ترک
مضمون ظفر کو باندھتے ہین ہم تر
ہم کبہو یار کی سخن کی بابکی ترک

جو کچہ تہا وہ ہمنی دل سی سب ترک کیا
ہین سوزش دل بجہاؤن کیونکر اسپی

لیکن نہ محبت اک تمہاری کی ترک
جیتہون نی ہی اپنوا اشکباری کی ترک

جسدن سی دیا ظفر دل اوسکو اپنا
اوسدن سی نہ ہمنی آہ و زاری کی ترک

واللہ تہون نی ہمسی یاری کی ترک
ہم خاک مین ملگئی بلا سے لیکن

پر ہمنی نہ اونکی پاسداری کے ترک
اوس در کی نہ ہمنی خاکساری کی ترک

دیتا نہین تو جام تو ساقی سے ہمنے
سو بار خفا ہوئی نہ چہوڑا ملنا

لی آج ہی سی شراب خواری کی ترک
کیون آمد و رفت اپکی یاری کی ترک

ہین غم ہی کو جانتا ہون اپنا غمخوار
سو بار برس کی تہم گیا مینہ لیکن

یارون نی تو میری غمگساری کی ترک
آنکہون نی مری نہ اشکباری کی ترک

دشمن کیا اپنا اک جہان کو ہمنے
لیکن نہ تمہاری دوستداری کی ترک

جسدن سی کہ دم تری محبت کا بہرا
یکدم نہ ظفر نی آہ و زاری کی ترک

سہا سہتا ہی دل ہی مرا ہمدم نالی کی جہوک
زلف کافر کہا ہی جہو کی ہوا کی دیکہنا

گرچہ رستم ہو نہ سنبہلی اوس سی اس بہالی کی جہوک
کیا بلا ہی عالم مستی مین اس کالی کی جہوک

بارش گریہ نی ہی لا کر دیا پانی جہکا
ڈرہی بصر صری ہی مجکو کہین ایسا نہو

ورنہ تہی اتنی کہان مژگان کی نہالی کی جہوک
آشیان میرا گرادی باغ مین ڈالی کی جہوک

ہی بہر چہ غرور اوس بت مغرور کا ہیک
داغ دل سوختگان کو نہو بہبود نصیب
ایک نسخہ نہ ہی مرہم کافور کا ہیک
دل پہ آیا کو مری وہ جب مست ناز
کہتا ہی تاک کی یہ خوشہ ہی انگور کا ہیک
حق شناس ایسا نہ تہا کوئی جو حق کہتا
ہون نا حق نہ کرو قول ہی منصور کا ہیک
نالہ ہون کا جو باندہی دل نالان میرا
ہووی مطرب سی کبہی تار نہ طنبور کا ہیک

ردیف کاف تازی ۵۲

آنکی زلف کی حلقی سی دل ای لجہ حسن
دل لگی اور حسین سی نہ مرا تیر سے سوا
جام کوثر کو بہی وہ منہ نہ لگادی ساقی
انکہ اوس رخ سی لگی یون تمر تیسی لگے
اس شناور کو بہی اس حلقہ گرداب سی لاگ
نئی خبر شمع نہ پروانہ کی مہتاب سی لاگ
جیسکی ہو لب کو لگی جام می ناب سی لاگ
گل خورشید کی خورشید جہانتاب سی لاگ

کی جس روز سی اعدائی انگاوٹ وس سے
ای ظفر باندہی ہی اوس شوخ نے احباب سی لاگ

وہ کہا زلف بتانی پیر کی حلقی ہین گول
آسمان پر یہ نہین ہالی مہ و خورشید کی
واسطی عاشق کی گرداب دریای فنا
کہنی ہین چشم و دہن جنکو وہ تیر دہیان نمرہا
ہم ہجوم زخم ہی کو تن یہ سمجھین ہین نہیں
جین شفقت سی بنا ہی شہسوار انکو رکاب
گرد رو ہم خوبرویان دیکہنا ہنگام خط
گل جو کہائی تیری جہلون کی تو کہا ہے خوشنما
دیکہکر جنکو نئی زنجیر کی حلقی ہین گول
دونون اس سقف کہن تعمیر کی حلقی ہین گول
وہ جو اوسکی جوہر شمشیر کے حلقہ ہین گول
دام حسن عالم تصویر کی حلقی ہین گول
گول یہ روزن نہین ہین باتیر کے حلقی ہین گول
یہ جو دونون دیدہ نخچیر کی حلقی ہین گول
کیا بنی پرکار سی تقدیر کی حلقی ہین گول
ہاتہ پر اس عاشق دلگیر کے حلقی ہین گول

دلکو یون کانون کی بالون نی کیا حلقہ بگوش
ای ظفر کیجیہ عجب تاثیر کی حلقی ہین گول

جو ہوئی ہم نہ جہان خراب مین داخل
تو ہوئی کاہیکو یہ رنج و عذاب میں داخل

کہا جنون نی تیری ہین گرفتہ و شیفتہ لا حاصل
کہ اس گہنی کی لگی اور سب گہنا ہی لا حاصل
جو ہما صل ہو نا مطلب کا نہین ہو وہ گہنی
تو پہر کہنی کا لیا نام کیا کہنا ہی لا حاصل
جنون کی ہاتہ سی ہم نہیں جا کر
مری نزدیک دامن کا بینا ہی لا حاصل
سزا ہی گر وہ عاشق کا آہ و نالہ دل
سمجہا کر یا بچاہی وہ سمجہا

اُٹھی تری باغ مین یا عید ہوئی
شاخ نمیدہ ہی چمنستان مین ہلال
کس مہ جبین کی عشق مین جوگی بنا ہی یہ
مندر افلاک کی ڈالی ہی تو کان مین ہلال
منہ کی اپ سامنی تری ابرو کی آرسے
شمشیر اپنی کھینچکی میدان مین ہلال
پہونچا نہ پیر پا تری جون نعل کفش پا
ای مہ جبین رہا ہی ارمان مین ہلال
جو چہای میری اشک کا دریا تو کیا عجب
ڈوبی ہی چرخ پہ طوفان مین ہلال

منہ ڈالی کیون نہ اپنی گریبان مین ہلال
[illegible] مین ہلال

ولہ

[illegible]

ثمرہ

جب گئی ہی نہ ملی ماہ جبین کیا حاصل
سارے شکوون کی جیانا و چنین کیا حاصل

گرچہ ہمسر ہے ہر لک آہ عصا سے لیکن
دل کو منظور سہارا ہی نہین کیا حاصل

ای کمان دار نہ سینی سی مری تیر نکال
جائیگی سارے نکل جان حزین کیا حاصل

زلف مشکین سے تری اپنا معطر ہی مشام
کیون پہرین ڈھونڈتی ہم نافہ چین کیا حاصل

گور عاشق پہ نہ لاغیر کو اسنے ہمراہ
ہو جو پا چین کوئی زیر زمین کیا حاصل

غلط ای نہ تری شکل اگرچہ ہمنے
رو کا آنکھونمین دم بازپسین کیا حاصل

کیون ملاتا ہی ہمین خاک مین ظالم باز آ
اس سی ہوگا تجھی ای چرخ برین کیا حاصل

دل و جان دیتی ہین انکار کسی ہی لیکن
جب محبت کا نہین تمکو یقین کیا حاصل

ای ظفر دل سی ہے جو دورہ وہ میری نزدیک
گرچہ ظاہر مین نہایت ہی قرین کیا حاصل

ردیف ہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

جو باف اوسکی جعد شکن در شکن مین لال
گویا زبان ہی مار سیہ کے دہن مین لال

فرقت مین تیری ٹپکی جو آنکھو سی اشک خون
وہبی سی جا بجا ہین مری پیرہن مین لال

کشتی کو تیری دست حنائی کی بعد غسل
دیکھا تو خون سی تہا وہ سراپا کفن مین لال

جوش جنون عشق سی ہی یہ فساد خون
چھینٹی سی پڑ گئی ہین سراسر بدن مین لال

حاضر ہین میری لخت دل و پارہ جگر
منظور ہون نگینی اگر نور تن مین لال

پہونچی فلک پہ تیری شہید و نکی اوڑکی خاک
پیدا شفق نہ کیونکہ ہو چرخ کہن مین لال

رنگ عقیق لب سی تری کیا عجب اگر
لکھا جائی رنگ سرخ کی قیمت یمن مین لال

[illegible]

تیرا ایوان ہی کیا روضۂ رضوان کی نقل
بلکہ ہی روضۂ رضوان ترے ایوان کی نقل

ماہ نو جسکو بتاتی ہین وہ ہی جلوہ نما
اسی مہ زہرہ جبین تیری گریبان کی نقل

بی دوات و قلم اوس روی کتابی کا خیال
کرتا ہی کیا دل سیپارہ مین قرآن کی نقل

زلف کیا کیا تری ہوتی ہے پریشان سنکر
دل سودا زدہ کی حال پریشان کی نقل

لی ہی عکس خط رخسار سی آئینۂ دل
اسی شہ حسن ترے حسن کی فرمان کی نقل

کرتی ہی کعبہ سمجھ کر جسی اک خلق طواف
ہی وہ دراصل دل حضرت انسان کی نقل

ہی تری فیض سخن سی وہ سخنور کامل
جسنے یکتا ہی ظفر تیری دیوان کی نقل

لیلو اک بوسی یہ دل عاشق بدحال کا مول
پائی کیا مشک ترے زلف و خط و خال کا مول

کیا عجب شوق اسکے مین جو حرمان اسیر
کچھ سوا کہتا نہین مانگتا ہی مال کا مول

دل کو اپنی دیا چشم نی اوس یار کی ہاتھ
چین و تار تار نہ جب وہ نون ہوا اک بال کا مول

قدر یون لعنت و یہ نیہ کی دی اوسنی کہا
بیچ کر آپ کو صیاد کی دین جال کا مول

لایا دامن مین گہر ہر کی نگر دی نسکا
پہر سکا پہر نہ چکایا ہوا دلال کا مول

ہوئی دنیا سی سبکدوش نہ منعم نہ فقیر
جی سی ہو جائی ہی کم جنس ہمسال کا مول

دل بلاؤن مین پہنسا زلف کا ہو کر جو اوسکا
ابر نیسان دم گریہ مری دمال کا مول

کہین کمل ہے گران اور کہین شال کا مول

لیتا سودا گو ہی الیسا ہی ہے جنجال کا مول

ماہ نی جمع کیا سیم ظفر مہر سنی زر
پہر جو دیکھا تو نہین یار کی اک گال کا مول

شمع نے حرص و ہوائی کیا اسکو خراب
دولت عشق سے ہی سینہ جواہر خانہ
کرتا ہی جسکی پیدا اثر اب تو جو ستم
روشن نقش قدم خاک مین ملتی ہین سدا

یہ ہی سارے خرابی انہین نینو کی کام
دلکی تکر ہی مری کرتی ہین نگینون کی کام
کیا ہی ہوتی ہین ای شوخ حسینونکی کام
تیری کوچہ مین ہین یہ خاک نشینونکی کام

ای ظفر ایک کام اوسکا قرینہ سی نہو
لی قرینہ کری گر لاکہ قرینون کی کام

قطعہ

یہ جو تم کہاتے ہو خدا کی قسم
ہی دروغ اسکے ہی جو خدا کی قسم
پھرتی ہین مہر و مہ جو سرگردان
ہی تری جستجو خدا کی قسم
کھول دیتی ہین میرے نالہ و آہ
راز پوشیدہ کو خدا کی قسم
پہونچی منزل یہ ہم سفر اور ہم
گی غفلت مین سو خدا کے قسم
جاؤ غماز کے نہ باتون پر
ہے وہ بیہودہ گو خدا کی قسم
یہ جو تم دیکھتے ہو غفلت مین
خواب ہے نافل خدا کی قسم
پھر کیا ذرہ کیا کہ ہے سب مین
جلوہ یار تو خدا کے قسم
شمع مین ہے وہ سب ہے تجلی نور
گل ہی ہے وہ ہی خدا کے قسم

ظفر اوس سے نکر زیادہ کلام
کہ وہ ہے تند خو خدا کی قسم

ہین نشی مین مست جو تیری الفت کی ہم
عمر کرتی ہین بسر کیا سماں کیفیت کی ہم

ہم بجان او رتری گلی [illegible]
صورت دیکھ کے عاشق ہین [illegible]
بی مزا ہوتی نہین تیری کلام [illegible]
سنگ بیجاتی ہین ظالم [illegible]
جاک کیون جیب [illegible]
گر نہ ہون دیوانۂ عشق او [illegible]
ان بتونکی صورتون مین [illegible]
مین تماشی دیکھتی اللہ کی قدرت کی ہم

ولہ

ردیف نون

زلف تیری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

یہ جو دم کی آمد و شد ہی اسی مین ای ظفر
دمبدم اک سیر ہستی و عدم کرتی ہین ہم

کرتا ہین ترک غم یار کی تدبیر تو ہون
کیونکہ تارک ہون مددگار ہو تقدیر تو ہون

ربتہ اوس بت کی پرستش مین یہ پایا مینی
بت پرستون مین مرا صاحب توقیر تو ہون

ہین تری زلف کی سودی مین گرفتار بلا
اور کیا ہون گا سوا پای بزنجیر تو ہون

کیونکہ بیکلک تصور نغنیمت ہو مجہے
کہینچ لیتا کبہی اس سی تری تصویر تو ہون

چہوڑی بسمل مجہی یا ذبح کری تو لیکن
مین کسی طرح بلا سی ترا نخچیر تو ہون

اثر گریہ سہی تو بانہ ہی ہم دہو بیٹہے
تو کرای نالہ دل رکہتا ہی تاثیر تو ہون

جو نصیبون مین لکہا ہی وہی ہوگا لیکہ
کرتا ہین حال دل اپنا او سی تحریر تو ہون

مین وہ پیاسا ہون نہون آب بقا سی سیراب
ہو بسیر ترا آب دم شمشیر تو ہون +

دی ندی جرم محبت پہ وہ تعذیر سہ مجہے
پر حقیقت مین ظفر لائق تعذیر تو ہون

جنکو ایمان ہم اپنا بخدا سمجہتی ہین
یہ وہی دہ گبر کہ ہو من ہمین کیا گنتی ہین

تری فرقت مین پڑی بستر غم پر ہر شب
تارہی ہم صبح تک اہ اہ گنا گنتی ہین

تو جدہر قبلہ جان اپنا تصور ہی ادہر
اس تصور ہی کو ہم قبلہ نما گنتی ہین

ہم برا گنتی نہین انکو خدا ہی جانی
وہ برا گنتی ہین ہمکو کہ بہلا گنتی ہین

درد و غم یاس و الم رنج و تعب آہ و فغان
ہم تو ساتہ اپنی انہین کو رفقا گنتی ہین

تتمہ
[illegible]

ولہ
[illegible]

ردیف المیم ۵۷

فلک نی رعد کی طرح بجائی ای ساقی
خبر بادی رنگ ابر بہار کی نسیم +

ابہی جو باغ لگاتا ہی ایک وہ قاتل
تو پہنچی نہین ہمتی ہزار کی نسیم

رہی نصیب جو کام آئی ان [illegible]
بوقت قصد مری جسم زار کی نسیم

فقیر جاہی کہ [illegible] باندہتی ہین سدا
کمر ہی ہمت پر استوار کی نسیم

ستم سی ہانہ وہ کہینچے ظفر یہ کیا امکان
کہ کہینچے جب تلک اس بیوفا کی نسیم

ولہ
[illegible]

وہ کہین کہین جسمی تری کہان کا کہین
کیا نازنیدہ بہائی ظفر کہین کجو دین

و له

چوسی لب مینا کو ہم خواب ایسی مزے مین
پی تی نہ کبھو ہمنی شراب ایسی مزے مین
اوس مست دی کتابی کا ہی آنکھون مین تصور
ہم دیکھتی ہین دیکھو کتاب ایسی مزے مین
جو ہمنی مزہ عشق کا پیری مین اوٹھایا
گذرا نہین اور دنکا شباب ایسی مزے مین

ردیف نون ۵۸

ڈورا کاجل کا جو ہی وہ رسن گردن دل
کیا تماشا ہو اگر چھوڑ دین ڈھیلی آنکھین
کھل گئین جلوہ رخسار ترا دیکھتی ہین
مہر و مہ کی ہی سر گنبد نیلے آنکھین
نہین ان کافرون سی نیم نگہ کی بھی امید
مجھسے رکتے ہین تری بر تجلی آنکھین
دل کی لینی ہی کی ہو دہ ہین اونہین یا ظفر
اوس ستمگر کی قیامت ہین دھیلی آنکھین

آہ فغان نالی پیہم چاہتی ہین سو کرتی ہین
تمکو کیا تنہائی مین ہم چاہتی ہین سو کرتی ہین
وہ بی پروا اونکی بلا سی کوئی جیی یا کوئی مرے
ظلم و ستم عشاق پہ ہر دم چاہتی ہین سو کرتی ہین
چاک گریبان کرتی مان دل پر شیان چاک جگر
اپنا جنون سی ہی یہ عالم چاہتی ہین سو کرتی ہین
مجھسی خفا کیون ہی کر خطا کیا ہی تو قصور دیدہ و دل
مشورہ دونو کرکی باہم چاہتی ہین سو کرتی ہین
کرتی ہین بحر کو غرق خجلت کرتی ہین ابر کو شرمندہ
اشک ترا ی دیدہ پر نم چاہتی ہین سو کرتی ہین
کرتی کبھی ہین جیب کو در ہم کرتی کبھی ہین تیغ جگر
گھر سی جو تم بن خانہ ماتم چاہتی ہین سو کرتی ہین
ہمسی کسیکو کام ظفر کیا کرتی ہین شق ہم اپنا جگر
بھرتی نمک ہین یا ہم مرہم چاہتی ہین سو کرتی ہین

دل کیون نہ روشن اوسکی ہو ورود دمیر
دیکھا خدا کی نور کو جسکی وجود مین
مثل حباب دیکہ محیط وجود مین
اتنی ہوا نہ باندھ تو اکر نمود مین
سوزش اونہین کی واسطی ہی جو ہین اہل درد
کیون آگ مین جلی جو نہ خوشبو ہو عود مین
سودائی عشق مین کبھی پائی نہ منفعت
کیا کیا ضرر اوٹھائی تمنائی سود مین

ساقی مری کا لونڈی کی [illegible] نہین یا دون
[illegible] سحاب ایسی مزے مین
[illegible]

و له

[illegible]

[illegible]

ہر قدم پر تیری انداز خرام ناز سے
آشنای کا تمہاری ہو بہرہ سا گیا مجھے
اس چمن مین میری برق نالہ سے ہوتے
محفل عشرت مین بھی ورق نل سقا کے

دل گئی پامال ای سرو روان ہنود کی ہین
ہو چکی آپ آشنای مہربان بہتون کے ہین
جل گئی ای ہمصفیر و آشیان بہتون کے ہین
کٹ گئی ہر ہستی ہستی شمع سان بہتون کی ہین

عشق مین اوس ماہ کی ہین ہی نہین آ دلفگار
چاک سینی ای **ظفر** مثل کتان بہتون کی ہین

رہی ہی غیر ہمسی ہم پیالہ آب کی گہر مین
لب شیرین پر اوسکی یون ہی خال جیسے عنبر ہی
جو رنگ شیشہ ساعت کو دیکہو تم یقین جانو
جگر کی آبلہ جی مین ہجوم داغ دل لشکر
عرق کی بوند اوسکی زیر ابرو دیکھکر ہنسی
دیکھائی اپنی چشم مست کی گردش اگر ساقی
لگی سنبل مین کیونکر ہو ہنا کی غنچہ حیران ہین
نہین ہوتا ہی وہ آرام جان جس رات ہم بستر

پلاتی شیر بکر کو ہو پانی ایک ساغر مین
مگس رہ جاتی ہی گر کر قوام قند و شکر مین
کدورت کی یہی حالت ہی دلہای مکدر مین
یہ سیدہا چاک سینہ ہی نشان اس غم کی نشتر مین
یہ جاتا ہی کوئی قندیل بیت اللہ کی در مین
تو آئی زاہد گوشہ نشین کی عقل چکر مین
عرق کی دیکھکر قطری تری زلف معنبر مین
تو ہو جاتی ہین میری تار بستر خار بستر مین

بظاہر گو نہ مجہ پر گرم ہو وہ سنگدل لیکن
ظفر یہ جانتا ہون مین نہان ہی آگ پتھر مین

ظفر سی ایمان ملا اس ملک ہستی مین ہمین
حق پرستی ہاتھ آئی بت پرستی مین ہمین

ردیف نون ۵۹

کیا ہوا گر حسن یوسف شہرہ آفاق ہی
تو بھی پر جیسا حسین ایسا تو ہو سکتا نہین
نی عنایت نی نوازش کیونکر او کافر کرون
دون دل و ایمان و دین ایسا تو ہو سکتا نہین
زلف کی حلقی مین ہی جیسا رخ روشن ترا
ماہ ہی ہالہ نشین ایسا تو ہو سکتا نہین
جای تو ایسی سی تیر کو در بجای تیری سنا
میری یہ جان حزین ایسا تو ہو سکتا نہین

ولہ

[illegible]

جائیں گی تو جان کو بھی ساتھ ہی لیجائیں گے
تیری جانب جب جھکتا ہی ہم سبکدوشوں کی فصیل
ہونگی سر دفتر کہان میری طرح فرہاد و قیس
اضطراب دل کی ہاتون ہم نحیف و ناتوان
کیون کہ ہوون قربان اس اپنی تصور کے ہیں
دل یہ کہتا ہی ہجوم رنج و غم کو دیکھکر

تیر غم اپنی دل مضطر میں آ پہنچی تو ہیں
پھر برنگ بوی گل دم بھر میں آ پہنچی تو ہیں
نام اونکی عشق کی دفتر میں آ پہنچی تو ہیں
گرتی پڑتی کوچۂ دلبر میں آ پہنچی تو ہیں
مین نی سب جا بادہ آئین بر میں آ پہنچی تو ہیں
دیکھی کیا ہووی اس لشکر میں آ پہنچی تو ہیں

شمع پروانہ نہیں پروا سطی جلنی کی ہم
ای مظفر بزم پری پیکر میں آ پہنچی تو ہیں

رکھتی کیا ہانکی نہیں شمشیر و خنجر اور ہیں
کرتی ہم مضمون سوز دل بیابان و رہیں
جب جہری کرتا ہی وہ بیداد گر اور وہ تیز
لگتی ہین خنجر تری جسوقت پہلو میں مرے
دیکہ فریاد ستم سی تری ہم کرتی ہیں کیا
دیکھتا ہی آج وہ ہمکو نگاہ قہر سے
کوہ کو پانی نہ کر ای نالۂ خارا گداز ہا ہا
خم کی خم خالی گئی ساقی سبھی لیکن ابتلک
پیر و عشق جنون کو کیا غرض ہی خضر سی

لیکن اونکی ابرو پر خم کی جوہر اور ہیں
آگ ہو جاتی ابھی اوسکو وہ سنگ اور ہیں
لگئیں مرجین مری زخم جگر پر اور ہیں
طایر جان کی مری لگجاتی شہپر اور ہیں
جیب ابھی کنج لحد میں تا بہ محشر اور ہیں
یا الٰہی خیر ہو قاتل کی تیور اور ہیں
مارنی سر سے ہمیں دو چار پتھر اور ہیں
ہم کئی جاتی طلب ساغر بہ ساغر اور ہیں
راہ اونکی اور ہی اور اونکی رہبر اور ہیں

تتمہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

ردیف نون ۶۰

[illegible]

ولہ

[illegible]

وہ چشم مست ہوئی جو تیری ستانے کو ظالم
نگاہ و ناز و انداز و ادا سے دل بچی کیونکر
نہیں رہتی ہیں بالکل ہوش میں بیمار نرگس بھی
کہ یہ تو آگیا بیچارہ ان جادو نگی قابو میں
تہیں ہیں مردم دیدہ کے اشکوں سے رو رو کر
کہ اتنو آنکھ سے ہم مردم آزاد نگہ قابو میں

ظفر بچتا ہے رہیو دیکھ بل صومعہ سے تو
خدا کے واسطے آنا نہ نگاہوں کی قابو میں

دوست اپنی کچھ نگہ اگر خبر دیتے تو ہیں
وہاں کی باتوں سے ہمیں آگاہ کر دیتے تو ہیں
کیوں نہیں لیتے لب دندان کی بوسہ کے عوض
اشک و لخت دل کی ہم لعل و گہر دیتے تو ہیں
ہم تو اے کان ملاحت کھول دیتے ہیں گلے
کان جو لگتے ہیں تیری کان بھر دیتے تو ہیں
دیکھئے کیا پیش آتا ہے لکھا تقدیر کا
لکھ کے ہم نامہ تجھے اے نامہ بر دیتے تو ہیں
یاد رکھنا ایک دن بوسہ بھی لے ہی لیں گے ہم
آپ ہمکو گالیاں ہر بات پر دیتے تو ہیں
اے خدنگ یار کیوں سینہ سے نکلا جاہے
ہم تری رہنے کو اپنے دل میں گھر دیتے تو ہیں
دیکھیں دیتا ہے ہمیں نخل محبت کیا ثمر
ہم اسے اشکوں سے پانی خشم تر دیتے تو ہیں
تم جو کہتے ہو کہ تم کیا دو گے سر اپنا ہمیں
لیجئے حاضر ہے سر ہم اپنا سر دیتے تو ہیں
ہمکو ڈر ہے لیکے دل وہ جا نکا خواہاں نہو
آپ وسے بے مہر کو اے ظفر دیتے تو ہیں

جان عالم ہو کوئی کیونکر جدا رکھے تمہیں
زندگے ہے اے بتو تمسے خدا رکھے تمہیں
خود نما ہو تم کوئی پردے میں کیا رکھے تمہیں
وہ رکھے در پردہ جو دل میں چھپا رکھے تمہیں
حضرت دل کیا کروں میں خوبی ادا لیکے
تم اوسی سے رہو خوش جو خفا رکھے تمہیں

ردیف نون ۶۱

بیچی ہے یہ حسن کا اپنے ہے تجکو اگر غرور
آئینہ تونے ابھی اے خود نما دیکھا نہیں
خوف ہے روز قیامت کا تجھے اسواسطے
تونے اے زاہد کبھی دن ہجر کا دیکھا نہیں
وہ تماشا دیکھے گردی زلیخا تری
خواب میں بھی اوسنے جو اے مہ لقا دیکھا نہیں

دو گہڑی بہی کی نہی کسو واسطے یہان آ ہم دو دو دن
وہین تم جا کر رہتی ہو جہان دو دو دن
ایک دن بہی جو در او نکو حفا دیکہی ہین
ای ظفر رہتا ہی ہمکو خفقان دو دو دن

ولہ

جگر اور دل جو زخمی ہیں نجان دونون کی دونون ہین
خدنگ ناز و غمزہ کی نشان دونون کی دونون ہین
جہان مین سبکے تئین بحضور راحت کی ہو دنیا
وہ دل ہی سماجانی جہان دونون کی دونون ہین

حتبنی ہم کہائینگی گل روز یہان اونتی ہی	پہول لالی کی نہہین بہیجین گے کنکی خط ہین
اوس پری کی خبر انسان تو نہین لکہ سکتا	حال معلوم ہوا سکا کسے جنکے خط ہین
رقعہ بہی یار تو وہانتک نہین ہو بنجا سکتے	بہیجون خط اپنا الہی او نہین کنکی خط ہین
ہمنی ہر سن مین لکہی خط علامی لیکن	ہو کی نغزش نہ ہماری کسی سن کے خط ہین
رات دن آتی ہین خط و ہانسی مگر وصل کا حرف	نہ کہین رات کی خط مین ہی نہ دن کے خط ہین

یہ جو دو چار ظفر اونکی ہین اخبار نویس
تم ہی خط لکہ سکے روانہ کرو انکی خط ہین

ہم نہین وہ جو کرین دلسی فراموش تمہین	جانتی اپنا ہین ای جان دم و ہوش تمہین
چشم مست اپنی جو دکہلائی وہ بیہوش تمہین	زاہد و ہوش و خرد کا نہ رہی ہوش تمہین
کرچکی آہ و فغان ضبط تم ای حضرت دل	دم بدم گرمی محبت کا ہی جوش تمہین
شب فرقت مین بہی رہتی ہو بغل میں ہمارے	رکہتا ہون اپنے تصور سی ہم آغوش تمہین
آنکہین سرمہ سی ہین آلودہ یہ پوچہ او نسے	کسکے ماتم نی کیا ہی یہ سیہ پوش تمہین
واعظو صبح قیامت جو تم لائی ہو ذکر	اوس نی دکہلا یا نہین اپنا بنا گوش تمہین
کون ایسا ہی کہ جو زلف کو دیہو دیہوگی	عجب ہمسا ملنے کا نہین کوئی بلا نوش تمہین

شمع ساں گو کہ سراپا ہو زبان تم لیکن
دیکہتا ہون ظفر اوس بزم مین خاموش تمہین

تو جو آتا ہی نہین راحت جان دو دو دن	تو ہمین دو برس ہوتے ہین ہان دو دو دن

ردیف نون ۶۲

ہمیشہ رنج و غم درد و الم پاس اپنی رہتی ہین
ہمین گنج حزن مین آپ کیا تنہا سمجھتی ہین

ہم اپنا خون دل پیتی ہین مثل بادہ گلگون
اور اپنی چشم و دلکو ساغر و مینا سمجھتی ہین

نہین آتا سمجھ مین لوگ سمجھاتی ہین کیا اونکو
کہ سمجھائی کسیکی کب تری شیدا سمجھتی ہین

نہ دو خورشید کو نسبت ہماری داغ سوزان سے
کہ اوسکو اسکا ہم اونرا ہوا بہاتا سمجھتی ہین

تری باتین ستم گر کہاتین سمجھ مین کسکی آتی ہین
انہین تو کچھ ہمین ای شوخ بیپروا سمجھتے ہین

دل پر خون ملین سیرانہ کیونکر اپنی تلون سے
کہ خون دلکو میری وہ حنائی پا سمجھتی ہین

الہی حضرت دلکی سمجھ کیون ہو گئی اولٹی
کہ اون ناآشنا کو آشنا اپنا سمجھتے ہین

کبھی گر دیکھتی ہین آئینہ حیران ہوتی ہین
ظفر وہ حسن مین جو آپکو یکتا سمجھتی ہین

ولہ

لاغری سی یون ہوئی ہین تر اندوہ گین کی ہڈیان
ہین عیان جیسی کہ مجنون حزین کی ہڈیان

گر ترا دلسوز سرگرم فغان ہو جل اوٹھین
شمع سان گرمی سی آہ آتشین کی ہڈیان

یہ حلاوت ہی محبت کی کہ سر سی پاؤن تک
ہی فراسب مین ہما کھائی کہین کی ہڈیان

خاک کو بھی جسم ہی غافل نہین دریاد کو
یہ زمین کی ہین کہین او روہ زمین کی ہڈیان

جیمین ہے میری لکھون قاتل تری اسرار ستم
ہون قلم سر بن سی گر شمشیر کین کی ہڈیان

قابل نفرت ہی وہ یہان تک نہ ہو جسکو یقین
کھائی کتی بھی نہین اوس بی یقین کی ہڈیان

آگی اون آنکھونکی گر شوخی کری تو ای ظفر
توڑ ڈالون مار کر آہوی چین سے کے ہڈیان

ہین تری ہیں وہ اس [illegible] اداؤن کی قربان
بولا لہو دیں [illegible] کی قربان
یہ ترا بن نام نازک گلابی کی قربان
ہین اوس شوخ کی [illegible] سی کی قربان
[illegible]

ظفر اوس کی تیغ آزمائی کی قربان

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

اے صبا کہیو ... دل مین دو
جان اگر شیشہ ہے ... گردان ہوں
زاہدان بیجا کہ ... مین ڈال دون
پرہیز ... مجنون ... مین ڈال دون
دو نمک شور جنون ... مین ڈال دون
عقل والی ہی ... دانا ... مین ڈال دون
اے ظفر مین ... مین ڈال دون

آشنا کہون نا آشنا کہون کسکو
رند بیباک مین کہون تو کسے
شیوہ راستی کہون کسکا
جبکہ ہو سب مین وہی جلوہ نما
وہ تو کہتا ہی با وفا ہون مین
روبرو وہ ہی صاف کی او نسے
وہ تو ہر دم ہی میرے دل کی ساتھ

آشنائی کہون تو کسکے کہون
پارسائی کہون تو کسکے کہون
کج ادائی کہون تو کسکی کہون
خود نمائی کہون تو کسکی کہون
بیوفائی کہون تو کسکی کہون
مین صفائی کہون تو کسکے کہون
پہر خدائی کہون تو کسکے کہون

اے ظفر بخت نارسا کے سوا
نارسائی کہون تو کسکے کہون

ولہ

کہوں مین ایک بوسہ پر قناعت کیونکر کرجاؤن
اور اس کی تابل دو عنایت کیونکر کرجاؤن

جدا ... ہوا وہ ... مدت سی ... کیونکر کرجاؤن
... ساتھ بیٹھی بیٹھی ... کیونکر کرجاؤن
... کیونکر کرجاؤن
... کیونکر کرجاؤن

چھڑی ہی وہ تو بعرض ربط اوٹہاکر کیونکر لون
میری حالت ... محفل مین ... بیتے
گیا گیا مجہ پر ظلم کئی ہین چرخ نی ہی یہ فکر مجہی
جب تک میرے زخمون پر چہرنہ وہ قاتل ...
محبت کی تو یہ دم کشتن دم تو بی بیتاب ہی کیون
مین کہون دل وون ترخ ... لیکن ...

مال و زر دی لیوین تو چھپا کر سکو دکہا کر کیون کر لون
ساقی تجہسی ساغر مین انکہ بچا کر کیونکر لون
بدلا اس سے لون جو کبہو مین قابو پا کر کیونکر لون
مہر و وفا کی اپنی ... غم جو کہا کر کیونکر لون
دم مین زیر تیغ محبت سر کو جہکا کر کیونکر لون
وہ کبھی اون مین ... گھٹا کر کیونکر لون

میرا شوق پابوسی مدت سی ظفر ہی مجنون کو
لیکن ہی یہ شوخ قدم جو لون مین جا کر کیونکر لون

ولہ

... کیونکر جا کر ... لیکن ...
... الفت ... مین ...
... پر ... کر جاؤن

۶۵

درست کہو کی گر دل بی کینہ بجاؤن
صفائی سینہ سی میں نی اک آئینہ بجاؤن

ری منشق خدنگ ناز تو کیا ای کمان ابرو
تو میں تو وہ مقابل کر کی اپنا سینہ بجاؤن

برابر آشنائی تو کی بھی سمجھی نہ وہ مجکو
اگر میں عمر کہو کر عاشق دیرینہ بجاؤن

مایہ دار سے منصور سی گر قصد ہو تیرا
تو بام عشق کا تیری لئی میں زینہ بجاؤن

نہیں جائی تعجب ای ظفر گر عشق کر دو لت
ہجوم داغ سی میں اپنی اک گنجینہ بجاؤن

وہ بیٹھی ہی یوہین جو او داس بیجا ہون
تہ پر بجا ہی مری گر جو اس بیجا ہون

وہی کہونگا جو ہوگا بجا سنو نہ سنو
نہیں وہ میں کہ میری التماس بیجا ہون

سب اپنی جگہ پر ہیں ہمنشین تیرے
جو ایک ہون تو ہمیں تیری پاس بیجا ہون

امید وصل کے ٹہری ہی نا امیدی سے
اگرچہ رکہتی یہ ہم دل میں آس بیجا ہون

بناو ہو تو بہا ہو نہیں تو کیا حاصل
بناو ہین اگر ای خوش لباس بیجا ہون

یہ خط میں حرف شکایت کا اونکی ہی عنوان
گر ایک ہوی بجا تو بجا اس بیجا ہون

ظفر تو قدرت حق میں کبھی نہ عقل کو دخل
تمام وہم و گمان و قیاس بیجا ہون

تہا فضای قدس میں تب ابّ دم بہ ہو
چہٹ گیا مجہسی وہ عالم اور ہی عالم میں ہون

زیر گردون سیہ پوش ای دل غفلت شعار
خوش نہو تو یہ سمجہ میں خانہ ماتم میں ہون

دیکہنا معجز نمائی عشق کی میری کہ میں
رکہتا اک دریا حباب دیدہ پر نم میں ہون

مجہسی کیون اولجہتی ہی تو ناصح کہ میں
آگہی ہی اوس کی خیال گیسوئی پرخم میں ہون
رہتا ہون مثل گل خندان گریبان چاک میں
یہ نہیں معلوم شادی میں ہون یا ماتم میں ہون
تر بہتی تر بہتی دل تنگ ہو گیا ظفر زخم جگر
اور میں ابتک تلاش نسخہ مرہم میں ہون
میں ہون عاصی کہ پر خطا کہ ہون +
تر ابندہ ہون ای خدا کہ ہون +
جزو و کل کو نہیں سمجہتا میں +
دل میں تہو ڑا سا جانتا کہ ہون
مُنشی الفت بنا بنا ہون میں
باوفا ہون کہ بی وفا کہ ہون
جلوہ ناآشنا ہون میں ... بے
معنی آشنا کہ ہون
بت کہیں وہی اور ای ... شیخ
نسخہ عشق کی اور ... کیا کہ ہون
اب مرض میں اور ... کیا کہ ہون
جواب میرا ہی عین ہوا ...
میں تو سمجہ ہو دیکہنا کہ ہون

گرچہ کچھ بھی نہین ہون مین لیکن
سمجھے وہ اپنا خاکسار مجھے

اسپہ بھی کچھ نہ پوچھو کیا کچھ ہون
خاک رہ ہون کہ خاک پا کچھ ہون

چشم الطاف فخرالدین سے مین
ای ظفر کچھ سے ہوگیا کچھ ہون

ردیف نون ٦٦

تجھی آغوش مین اپنے اسیمبر یون کسطرحسے یون
نہین ہے طاقت جنبش مجھے تو ناتوانی سے
میر انجت سیہ دیتا نہین یہ دسترس مجکو
وہ دل لیکر ندے تو کیا کرون اے ہمنشین بتلا
خبر اپنی بھی جب مجکو نہو رنج و مصیبت سے
طریق وصل مین مین چھوڑکر خفر تصور کو
وہ دل آفت جان ہے دل اوسکو دون تو کیونکر دون
ہوا مین قتل لیکن تو نہو بدنام ڈرتا ہون

تری مین پیار سے بوسے اگر لون کسطرح سے لون
جو کروٹ بستر اندوہ پر لون کسطرحسے لون
بلائین زلف کی جو سر پر لون کسطرحسے لون
بمنت لون کہ اوس سے چھین کر لون کسطرحسے لون
دل آفت زدہ کی مین خبر لون کسطرحسے لون
اگر ساتھ اور اپنی راہبر لون کسطرحسے لون
اک آفت مین جو اپنی جان پر لون کسطرحسے لون
ترا جو نام ای بیداد گر لون کسطرحسے لون

سنا تا ہی مجھی یہ دل نکل کر میری قابو سے
اگر مین اس سے بدلہ ای ظفر لون کسطرحسے لون

کان سے سنین ہم تو جیت یون کی وون
یون کھین کہ دون لیکن ایکبات کھتی ہین
ہمنی دل مین جب بہانی بات اونسی یون کہیجے

پر کھین تمنہ سے ہم بات چیت یونکی وون
کھتی ہم کھین ہر دم بات چیت یونکی وون
کی اونھون نی دلکر دم بات چیت یونکی وون

ہمیشہ رہتی ہین اونکی مصاحبت مین وے
ظفر ملاتی ہین جو ہان سی نہین ہانسی نہین

نقاب اوسکی رخ پر عتاب پر رنگین
سرشک خون سی ہی مانند شاخ مرجان دیکھ
اگر خضاب سی رنگین کیا ہی ریش کو شیخ
اگرچہ کچہ تری نالی مین ہی اثر بلبل
عبث ہی زشتی باطن پہ ظاہر آرائے
لہو سی رہتی ہی پی ہمیشہ ای جراح

شفق کا پردہ سا ہی آفتاب پر رنگین
ہر اک قطرہ مری چشم پر آب پر رنگین
تو کچہ مزاج بہی ہوا اس خضاب پر رنگین
گلون کی خون سی کری شباب پر رنگین
ورق لگاتی ہین بدخط کتاب پر رنگین
جراحت دل پر اضطراب پر رنگین

ظفر جو اوس لب رنگین سی ہون جواب طلب
تو دی جواب وہ کیا کیا جواب پر رنگین

آیا خط مدعی دقت سی میری ہاتہ مین
چاہتا ہون صورت تسکین دل بیتاب کے
دل غنی کیونکر نہو میرا کہ اکسیر آگئے
سینہ کوبی سی ہوا کیا جانی کیا سینی کا حال
یاد دلواتا ہی ساقی مجکو چشم مست یار
طوق گردن کی گئی ٹکری گریبان کیطرح
نسخہ بیماری دل ہی یہ نامہ یار کا

آگیا یہ مدعا قسمت سے میرے ہاتہ مین
آئی تصویر اوسکی کس صورت سی میرے ہاتہ مین
خاک پای یار کی دولت سی میرے ہاتہ مین
اتبلک ک درد ہی شدت سی میرے ہاتہ مین
دیکی جام بادہ کیفیت سی میری ہاتہ مین
دیکھو تو کیا زور ہی وحشت سی میرے ہاتہ مین
آگیا کیا جانی کس حکمت سی میرے ہاتہ مین

ہم کو دامن گیر ہو اون قاتل سفاک کا
بوے داغ عشق سا ہی جو محبت ہی کا ہنگامہ نہین
دی گئی وہ نشان مجھکو ابھی یار نہ ہی
بو جو چلا ہی لطف ہی [illegible] سر پر ہی نہین
دولت عشق ہو [illegible] محبت مین تمہاری لب
[illegible] ادا [illegible] سر پر ہی نہین
بن [illegible] لطف و کرم [illegible] شفقت بے نگاہ
[illegible] عجب [illegible] سر پر ہی نہین
واہ جو دیکھی اوو ہری ہی اوس پر ہی نام
جو دی کلام [illegible] سر پر ہی نہین
ایک سودا ہی محبت مین کیا کیا ہاتہ
ایک دن وہ تماشا ہی اہ مین [illegible] سر پر ہی نہین
ایک دن پری بالون مین [illegible] اردو ان پری
سر دی بی پردہ بین وہ پین [illegible] نظر بہی نہین
کام [illegible] غفلت مین [illegible] سر پر ہی نہین
واہ ری قفس [illegible]

ردیف نون

جن جنیون کی دہن ورد کچہ بہی نہین
کتنا ہون [illegible] شرارت دیکھو
گرچہ ہستی مری مانند [illegible] کچہ بہی نہین
جب تلک چشم بہی [illegible] نظر بہی نہین
ہوگئی منزہ جہان [illegible] بہی بے نہین
رنگ بای خانہ دل [illegible] بہی نہین
نہ ملا دو جہان مین [illegible] ایک گوشہ مین
کہون کیا جوش گریہ چشم طوفان [illegible] ایک گوشہ مین
بہری مین [illegible] ایک گوشہ مین
[illegible] میخانہ مین [illegible]
[illegible]

ظفر میخانۂ دنیا کی کیفیت وہ کیا جانے
برا زاہد تو ہی مسجد کی اندر ایک گوشہ

یون بہم پیوستہ بدخو یار دو رہتی نہین
آنکہ کس کس کے بچاون کونسی شب بی گمان
لیلی مجنون کو موت آئی کہ بیدا ہم ہوئے
دونون ون آنکہو نمین دیکہو تیر دل نی گہر کیا
تیری مجنون کی گریبان مین بخیہ یکتار اشک
چشم مین دو قطرہ انسو کی نہ ٹہہری ورنہ کیا

اک میان مین جسطرح ہتھیار دو رہتی نہین
در پہ دربان چار چوکیدار دو رہتی نہین
ملک وحشت مین بہم سردار دو رہتی نہین
ایک گہر مین بنتی نہی بیمار دو رہتی نہین
پنجۂ وحشت سی ثابت تار دو رہتی نہین
ایک ڈبیا مین در شہوار دو رہتی نہین

کنج تنہائی مین کسدم پاس ہی ای ظفر
رنج و غم یہ مونس و غمخوار دو رہتی نہین

جو سر سی تا قدم اوس میر مہ جبین کو تکین
غرور حسن سے یہان تک وہ نہین کہ کیا امکان
تری ہین ناز و ادا بہی عجب طرح کی ذرہ
جو تیری تاکنی والی ہین تجکو تاکتی ہین
نصیب ہو نہ اون آنکہون کو نور بینائی
تکین نہ راہ اجل کی وہ خون گرفتہ کبہی
پہر آفتاب کو دیکہین نہ افتاب پرست

کبہی فلک کو تکین اور کبہی زمین کو تکین
اوٹہا کی آنکہ کبہی وہ نہ مہ جبین کو تکین
تکین نہ مال نہ دولت دل حزین کو تکین
نہ وہ پری کو تکین اور نہ حور عین کو تکین
تری سوا جو کسی اور مہ جبین کو تکین
جو تیری ناوک بیداد و تیغ کین کو تکین
ظفر جو یار کی رخسار آتشین کو تکین

[illegible] گل سی رقیب [illegible] کل ہین آج ہین
[illegible] کہیں کیا ہو [illegible] کل ہین آج ہین
جا ئیگی تو نہین غم گزر کل ہین آج ہین
گل اشک گرم چشم مین نہی آج ہین
کہتا ہی سوز جگر کل ہین آج ہین
[illegible] پہ ہو تو کچہہ بھی فرق ظفر کل ہین آج ہین

(ردیف نون)
۶۸

بعد دو دن کی اوسی دیکھو اگر تیسری دن
جا نو مرہ ہو کی ہمان ابا نظر تیسری دن
بوسہ لب تر لیتی ہی مجھی ہو گی شفا [illegible]
[illegible] تیسری دن
[illegible]

به مستی عشق بھی واقف نہین زاہد
سنتے سمجھے ہی خبردار کو بیخبر دن ہین

طی کرتی ہین سب یاررہ منزل مقصود
بیطاقت اگر ہین تو ہمین ہم سفرونمین

ہوبجا ہین جو وہان نالہ جانسوز کو میرے
ہی اثنا دھم و دود کہان نامہ برونمین

اوس دور ہین جو کرتے ہین کچھ چرب زبانی
جلتی ہین ظفر کہکی چراغ اونکی گہرونمین

جتنی اونکی خدمت مین لوگ آنی جانی والی ہین
ہین بہکانی والی اونہین راہ پرلانی والی ہین

میری دل کی سوزش کو کب نسک بجھانی والی ہین
بلکہ یہ اور زیادہ آگ لگانی والی ہین

مینی ببس دیوار کیا شب نالہ تو اوسنی سنکی کہا
لائی ہین تشریف وہی سو تونکی جگانی والی ہین

یاد کروگی ہمکو جب دکھ پاؤ گی ہم دنیا سے
ملتی کبھی تقدیر سی ایسی ناز اوٹھانی والی ہین

اپنا ہنسا رونا بھی موقوف اونہین کی باتون پر
تو ہی ہنسانی والی ہمکو وہی رولانی والی ہین

کسکا منہ ہی روبرو اوسکی جا کر میرا حال کہی
جانتا ہون مین خوب ہین سب باتین بنانی والی ہین

سینہ سپر ہو تیغ نگہ سی کون تیری آگی عربدہ جو
آنکہ لڑانی والی تیری جان لڑانی والی ہین

بستر گل پر خاک کروگی شب کو ہمارے گرم بغل
آپ ہمیشہ انگارونپر ہمکو لٹانی والی ہین

دلکی کشش مین کچھ بھی اثر تو کھینچ بولاؤ اونکو ظفر
ورنہ تمہاری بولائی سی یون کب وہ آنی والی ہین

دشت جنون کو جائینگی ہم کل ہی آج مین
لبن کی ہماری خار قدم کل ہی آج مین

کرتی تھی یون تو ظلم ہمیشہ پر آپ سی نی
کچھ کچھ گئی تھی تازہ ستم کل ہی آج مین

۶۹

ہوتا کچھ اس آہ بی تاثیر سی چارہ نہین
کرتی دل کو نشانہ ناوک مژگان یار
جز رضا کوئی قضا کی تیر سی چارہ نہین
دی مریض عشق کو کوئی دوا کیا اوسکو
ہوتا اس بیمار کا اکسیر سی چارہ نہین
نشتر لب ہین جو شہادت کی ظفر اونکی لئی
بہتر اس آب دم شمشیر سی چارہ نہین

[illegible]

تتمہ

مزا ہی عجب لطف سے ہی جام میں ...
ہم اڑتی ہی یانی و مین ہو جو ار کی منہ مین
کیا دیکھا مرا حال کہ یا مین تی تی کیا
انگشت ... اری تیغ زنی کی منہ مین
... کی ... دن سی ہین ...
وانت ہی کیا تیغ گرفتار کی منہ مین
اظہار کری حال سب ... جو زبان ہو
عالم مری زخم تو دل افگار کی منہ مین
... ظفر اوسکی وہ کہ بیٹھا ہی ...
... ہی اوس آئینہ رخسار کی منہ مین
محرم کی تیری دی جو گرہ ہار ہیں منہ مین
دون ٹھونک میخین غیر کی مین جار ہیں منہ مین
ہین باغ دلکشا مین ہی غنچہ گرفتہ دل
جون اسطرح کہ جیسی گنہگار ہیں منہ مین
جھگڑی سی کم فزون ہی نکلین گی جب تلک
دونو ہین کی کافر و دیندار ہیں منہ مین
بگڑی کو اپنی ہاتھ سی ای ہوشمند باندہ

ستارون مین ہی خط کہکشان یادگیہ کر مجکو
کریگا کیا رخ روشن سی اوسکی نور کا دعوی
دل بر داغ کب ہی سینہ بر داغ مین مضطر

لکھی ہی چرخ نی انگشت حیرت اپنی دندان مین
مہ ہالہ نشین تو سنہ تو ڈال اپنی گریبان مین
کری ہی رقص طاؤس گلستان گلستان مین

نہین ہی کوئی شعر اسکا ظفر تشبیہ سی خالی
لکھی ہی یہ غزل تصویر تو نی اپنی دیوان مین

مرید قطب دین ہون خاکپای فخر دین ہی مین
انہین کی فیض سی ہی نام روشن میرا عالم مین
نہ کعبی سی غرض مجکو نہ میخانی سی کچہ مطلب
رہون مین رند مسکین پر رہون انکے محبت مین
مجھی تو خانقاہ میکدہ دونو برابر ہین +
یہی عقدہ کشا میری یہی ہین رہنما میری

اگرچہ بادشاہ ہون انکا غلام کمترین ہون مین
وگرنہ یون تو بالکل روسیہ مثل نگین ہون مین
ہمیشہ گستان انکی آستانی پر جبین ہون مین
نہین خواہش مجھی یہ صوفی خلوت گزین ہون مین
ولیکن یہ تمنا ہی کہ انکا ہون کہین ہون مین
سمجھنا انکو اپنا حامی دنیا و دین ہون مین

بہادر شاہ میرا نام ہی مشہور عالم مین
ولیکن ای ظفر انکا گدای رہ نشین ہون مین

کیا دانت مصفا ہین مری یار کی منہ مین
جلد آتھین ای رشک مسیحا کہ یہ ہی حال
کیا جانی پیا کسکا ہی خون تیر نی تیرے
حلقہ ہی ہلال لعل کا ای پنجہ شانہ

دانی سی ہین گویا در شہوار کی منہ مین
پانی ہین جو آتی تری بیمار کی منہ مین +
سرخی ہی کمانداری جو سوفار کی منہ مین
ہو بجو کہین انگلی نہ سمیہ یار کی منہ مین +

(ردیف نون) ۷۰

کیون بند ہی جای ... بند ہی ...
لو ... کیا ... سرکی ... بند ہین
مرد چمن کی ... بند ... ہین
ازادہ ... باعث ... بلبل ...
... ہی ... سو بار بند ہین
... کرہ اگر ... وہ ... بند ہین
... سکے ... بند ہین
جب ... عیسی ... دو وہ ... بند ہین
لطف ... سما ... کی ... بند ہین
... آسمان کی ... بند ہین
... بند ہین
... بند ہین

کیا ہو جسی کہ بازار عشق مین سودا — اوسی سہی پوچھیی سود و زیان کی باتین
تھی ہی منعت سی کچہ اس طرح نہین آتی — سمجہ مین اپنی تری ناتوان کی باتین
نہین ہے قتل ہی کرنی پہ امتحان وفا — کہ اور بہی ہین بہت امتحان کی باتین

وہ گالیان ہی سناتا ہی ای ظفر لیکن
مجہی خوش آتی ہین اوس بدزبان کی باتین

نہ وہ زمین کی نہ ہی آسمان کی پردی مین — اگرچہ جلوہ نما دو جہان کی پردی مین
بدل رہا ہی وہ باغ جہان مین کیا کیا رنگ — ہمیشہ دیکہو بہار و خزان کی پردی مین
چہپی ہی پردی مین کب وہ نگین پردہ نشین — شگاف سیکڑون ہین ہر مکان کی پردی مین
دوئی کا پردہ اوٹہا دل سی اور آنکہ سی دیکہ — خدا کی نور کو حسن بتان کے پردی مین
کسی ہی یاد سوا اوسکی تاک جہانک ایسی — کہ چاک پردۂ دل سی وہ جہانکی پردی مین
کری ہی چشم کی منظر مین رنگ رنیان وہ — چہپا ہوا مژۂ خون چکان کی پردی مین

ظفر رہے اوسی در پردہ دل مین کیا عاشق
چہپائی ماہ کو کیونکر کتان کی پردی مین

گر کام تیر اوس ہم سے بہٹکاؤ پر نہین — تیری لئی انگ کسی اٹکاؤ پر نہین
جہٹکی ہی جب وہ ہاتہ تو کیا کیا ہمارا دل — جہٹکی اوٹہا تا ہاتہ کی جہٹکاؤ پر نہین
چوری سی دل کی باندہ ہو نہ اولجہاؤ زلف مین — مشکین بلا سی کہنیچ و لٹکاؤ پر نہین
دلسی بلائین لون تیری ہاتہو نسی لوٹ لون — کچہ پیار اونگلیون ہی چٹکاؤ پر نہین

دین کیا ہی بلکہ ہجی ایمان بھی نہین
زاہد بہ بت خدا کی قسم ایسی شخص ہین

آزردہ ہون عدو کی جو کہنی پہ ای ظفر
نی ایسی شخص وہ ہین نہ ہم ایسی شخص ہین

جو تو کہتا ہی پردی مین وہ ہم طناز سنتی ہین
ہمیشہ دیکھنا تیرا کہان آواز سنتی ہین

تری کوچی مین جو ایسی بھی ہین تو انہین سکتا
کہ کھٹکا پاؤن کا تیری خلل انداز سنتی ہین

دم آنکھو نہین وہ ہی ای بت آئی دیکھی کیا ہو
کہ جسکی دم مین ہم آئی اوسی دمساز سنتی ہین

اوسی ہمراز شاید جانگر ہی تو سنا دینا
جو تجھسی کہتی ہین وہ غیر سی ہمراز سنتی ہین

دل مردہ ہمارا ہو اگر زندہ عجب کیا ہے
مسیحا کا سا ہم لب مین تیری اعجاز سنتی ہین

یہی انعام شاید ناز برداری کا ہی اپنے
تری جو گالیان ہم ای سراپا ناز سنتی ہین

خوشی سی ایک ہو جاتی ہی انکو عید قربان کی
نوید قتل اپنی جب تیری جانباز سنتی ہین

تسلی ہمکو ہو جاتی ہی جسدم غیر کی منہ سی
شکایت ہم تری ای دلبر طناز سنتی ہین

کناری بیٹھ کر اونکو سنا تو مدعا اپنا
سر محفل ظفر کہتا ہی کیا غماز سنتی ہین

مری اور غیر کی کیا منہ سی جام لگاتی ہین
وہ اک کاسہ مین پانی شیر و بکری کو پلاتی ہین

لگائی عشق وہ آگ دل مین بجھ نہین سکتی
وفور اشک سی ہر چند ہم دریا بہاتی ہین

دکھاتی ہین دل پر داغ جب ہم چارہ سازونکو
ہماری داغ دل کیا کیا ہمین آنکھین دکھاتی ہین

نہین معلوم ہو گا کیا صبا نی کان مین گل کی
چمن مین جنکی غنچی جیکی چپکی مسکراتی ہین

ہماری اونکی محبت کے کچہ نہ پوچہو ڈہنگ
کہ ہم وفا مین ہین سرگرم وہ جفا مین ہین

جنون کے ہاتہ سے دو چار تار ہی باقی
نہ جیب مین ہین نہ دامن قبا مین ہین

مزا ہی آج اگر اوسکی ہاتہ پاۓ سے ہو
لگا رہی وہ حنا اپنی دست و پا مین ہین

تری ہی کوچہ مین ہون دفن تیری کشتہ ناز
یہ تمہسی چاہتی ہی وہ اپنی خون بہا مین ہین

کرینگی پارہ کو کیا کشتہ یہ ہوس خاک
کہ آپ کشتہ تمنای کیمیا مین ہین

جو اپنی دل مین جگہ دیتی ہین بتون کو ظفر
بناتی بتکدہ وہ خانۂ خدا مین ہین

فدا پروانہ سان جان و سر ہم جا بنا کرتی ہین
اگرچہ پر نہین پر شوق مین پرواز کرتی ہین

ستم ہمپر نہین یہ دلبر طناز کرتی ہین
ستم کا ظاہر اپروا ہی لیکن ناز کرتی ہین

تمہاری گہر مین شب کو کسطرح ہم آئین چوری سے
کہ چوکیدار کہٹکا سنتی ہی آواز کرتی ہین

جو کہتا تہا وہی کہتا رہا منصور سولی پر
کہ کب کر حرف حق انکار کب سر باز کرتی ہین

ہم اوسمین آپ ہو جاتی ہین کم انداز سے باہر
تنظر مین جب کمر کا یار کی انداز کرتی ہین

جو میری درد دل کا چارہ ساز آتا ہی گہبرا کے
تو سازش اوس سے پہلے طالع ناساز کرتی ہین

وہ عالی ظرف ہین جو مستی ای صہبائی الفت مین
نہ پردہ فاش کرتی ہین نہ افشا راز کرتی ہین

الہی خیر کیجو آج اوس کان ملاحت سے
پہر آگرد مبدم سرگوشیان غماز کرتی ہین

ظفر کیا کام ہی مستون کو زاہد کی وظیفہ سی
وہ اپنا ورد شعر حافظ شیراز کرتی ہین

ہر گلی جا رہی تاب و طاقت آزمائی ہین
صنم جو جا کے تو نام خدا ہی دلربائی ہین
ہو گا دلربا ایسا کوئی ساری خدائی ہین

وعدہ خلاف اب تو وعدہ کبھی وفا کر
[illegible]
[illegible]

پھرتی ہین خاک اڑاتی ہوی مانند صبا
کیون نہ قربان ہو کمان دار تیری تیورون کے
دیکھو ای غنچہ نہ اس باغ مین خندان ہو کہ گر
دل پہ جو گذری ہی ہو جای ہی مجکو معلوم
دیکہ تو ہجر کی شب کیونکہ تری سوختہ جان

عمر ہم خاک بسر خاک بسر کرتی ہین +
واہ کیا چھٹی ہی دل مین مری گھر کرتی ہین
ہنستے ہی گلشن ہستی سی سفر کرتی ہین
قاصد اشک مری اگی خبر کرتی ہین
شمع کی طرح سی رو رو کی سحر کرتی ہین

ای ظفر ہمکو ادہر وہ ہی نظر آتا ہی
ہم نظر اوسکی تصور مین جدہر کرتی ہین

پیامون مین کہلی انکار کی تقریرین ہوتی ہین
وہی ہوتا ہی جو ہوتا ہی انسان کے مقدر مین
نہ ہو حیران اگر عالم مین ہر صورت علیحدہ ہی
نہ ڈہونڈ ہو پایداری دیکھو دنیا کی عمارت مین
ہوا کیا گر ہٹا گل کا جگر فریاد بلبل سے
کہان ہی دل مین گنجایش نہ تیغ دو ابرو کے

خطون مین یکقلم اقرار کی تحریرین ہوتے ہین
موافق دو نہو تقدیر کی تدبیرین ہوتے ہین
مرقع مین ہزارون رنگ کی تصویرین ہوتے ہین
کہ بی بنیاد یہان کی غافلو تعمیرین ہوتی ہین
کہ عاشق کی تو باتون مین بڑی تاثیرین ہوتے ہین
میان کب ایک میان مین دو شمشیرین ہوتے ہین

خدا جنکو بزرگی ای ظفر دیتا ہی عالم مین
تو اونکو خود بخود تعظیمین اور توقیرین ہوتے ہین

ناصحا فیو نسے دل کی باتین صاف صاف فیون مین
جنکو ہی مین ابف کی تو رہنی دی میری دلکو
جہنتی ہی ہمسی اونسی کیا برخلافیون مین
ای شتابہ ندتو نسی ہی بہ معافیون مین

کیا کیا سخنورون کی ہر تنگ قافیہ ہون
اک عمر یونہین گذری وعدہ خلافیون مین
لکھین ظفر غزل وہ گر ایسے قافیون مین
وہ تجلی بیٹھی بیٹھی ہی غضب جلتے سی ہین
کچھ چھلکون مین انہی عجب جٹکے سی ہین
کیا گرمی نشاط ہی گلشن مین اے نسیم
سبز قبای گل نظر آتی کہلے سی ہین
مدت تلک کبھی رہے ہر چند اور سے
ہم دیکھتی ہین کہ وہ ادہر کو دہلے سی ہین
ہی ہوتیون نخی کی ڈہیر سی کیا ہجوم اشک

[illegible]

[illegible]

اگر دیتا ہی اپنی تیغ کو وہان آب وہ قاتل
جو تجھسی آشنا ہین وہ تیری چاہ زنخدان ہین

تو جا نباز محبت جانسی یہان ہاتھ دہوبیٹھی
نہین دل کو دہوتی پر نصیب انکو دہو بیٹھی

تمہاری محو صورت صورت تصویر حیران ہین
نہ کہتی ہین نہ سنتی ہین نہ ہنستی ہین نہ روتی ہین

وہ اپنی جنبش مژگان دکھا کر ای ظفر ہمکو
جگر مین اور دل مین سیکڑون نشتر چبھوتی ہین

رہین گی سب ہی عاشق غم و حسرت مین جتنی ہین
پہرینگی دن مصیبت کی بوہین قسمت مین جتنی ہین

ہوئی گلہای نرگس تجھسی کیونکر ہمچشم گلشن مین
کہ ہین آنکھین جہکائی سب اس خجلت مین جتنی ہین

بر بر دیکھنی والی تیری اس روی زیبا کی
مثال آینہ ہین عالم حیرت مین جتنی ہین

بناؤ کون ہی ہشیار میخانہ مین دنیا کی
پڑی بیہوش ہین سب نشۂ غفلت مین جتنی ہین

جتاتی کون ہین کرکی دوستی ای بیوفا تجکو
مری سب دشمن جان ہین تری صحبت مین جتنی ہین

دکھاتی ہین مجھی ای ماہ بی مہری سی سب آنکھین
ستارہ آسمان شب فرقت مین جتنی ہین

ہزارون ہین تری عاشق نہوگا پر کوئی اتنا
ہوئی رسوای عالم ہم تیری الفت مین جتنی ہین

ظفر ہین ایک مدتسی بہر شکوی ترکی دل مین
کرون گا مین کبھی اونسی بیان جلوت مین جتنی ہین

جگر پر زخم یون پہلو مین زخم نو کی لگتی ہین
کہ اک کی جای نو او ر نو برابر سو کی لگتی ہین

لگی ہی جنکو بزم جہان مین شمع رویون کی
تو جلتی مثل پروانہ وہ ساتہ اس لو کی لگتی ہین

لئی دو چار بوسی اوسکی جب ہمنی کہا او
دہی جای کہا تنک کو ہی تمکو ہو کی لگتی ہین

ردیف نون ۷۵

جبکہ وہ جنبش مژگان ہین دکھاتے اپنے	ایک پل مین وہ جہان زیر و زبر کرتے ہین
خاک اوڑاتی ہوئی پھرتے ہین بگولے کیطرح	عمر کیا خاک بسر خاک بسر کرتے ہین

ای ظفر یہ تیری اشعار ہین یا نالۂ زار
کیا بلا ہین کہ جو یون دل مین اثر کرتے ہین

مسی مالیدہ جو دندان پہ نظر کرتے ہین	ہم آئینہ مین وہ شام و سحر کرتے ہین
رو دی کیون تیغ پہ قاتل کی شگفتہ غنچے	موت پہ خندہ مری زخم جگر کرتے ہین
دل مضطر نہین اکسیر گردون سے مرتا	کیا ہوا پارہ کو کشتہ وہ اگر کرتے ہین
وہ یہ کہتے ہین کہ ہم خلد برین سے گذرے	حور وش جو تیری کوچہ سے گذر کرتے ہین
جوش گریہ سے نہین اشک اچھل کر گرتی	یہ گرہ باز کبوتر ہین کہ گر کرتے ہین
روز و شب روے مصفا ہے ترا پیش نظر	شغل آئینہ یہ ہم آٹھ پہر کرتے ہین
سوزش دل کو ہین کیا خاک بجھاتی میرے	مجکو رسوای جہان دیدۂ تر کرتے ہین
آتش عشق سے اوڑ جائین سمندر کے حواس	یہ ہمین ہین کہ جو اس آگ مین گھر کرتے ہین

اسقدر ہمسے خفا ہین کہ بجز خط غبار
وہ رقم خط بھی نہین ہمکو ظفر کرتے ہین

تیری کوچہ مین نہین بے لاگ آئی ہمتو ہین	لاگ پر دشمن کے بہاگا بھاگ آئی ہمتو ہین
ہو سکی گیسو کی ہین ڈسی کہ تو اب بیچ جگا	تیری چھمین نہ کی کالی ناگ آئی ہمتو ہین
وادئ مجنون کی دیتی خاک اوڑا پر اتبلک	توسن وحشت کی کھینچے باگ آئی ہمتو ہین

شمع و پروانہ مین ہر گز [illegible]
فانوس مین اپنی ہمو ربطی وہ آگئی تو ہین
اونکا منہ [illegible] بہی بجا اب پاگئی تو ہین
[illegible] کی مثال سے [illegible]
ہمی سے جو اوتاری ہین [illegible] سمجھا گئی تو ہین
جوہر مثال آئینہ [illegible] اہل صفا
[illegible] اور کیا وہ مری گہر مین [illegible]

ای ظفر دیوانگی سی [illegible]

ردیف نون ۷۶

[illegible]

[illegible] ظفر [illegible]

گیا منزل پہ سارا قافلہ اور راہ غربت مین
ہم آواز جرس کی طرح سی تنہا بھٹکتے ہین

ڈری ہی گرمجوشی غیر سی جسدم وہ آتش خو
تو میری دل مین کیا کیا شعلۂ حسرت بھڑکتے ہین

ہماری دوستونکو دشمنوں سی ڈر ہی پر ہین دھمکانے
ابھی معلوم ہوتی ہی اگر ہم جا دھمکتے ہین

اگر نہ عشق مین سیر ہوئی ہم سو کہ کر کا نٹا
نظر مین ناتوان ہنونکی پر اجگل کھٹکتے ہین

سبب کچھ اس خموشی مین ہی اپنی ای ظفر ورنہ
زبان منہ مین ہمارے بھی ہی ہم بھی بول سکتے ہین

شب کو ہم ہا سے انکے وسرگشت کی چلی جاتی تو ہین
اونکی گھر والونکو کچھ کھٹکے چلی جاتی تو ہین

کوئی ٹھکا یاد کہونکر زلف کی لٹ کو نہین +
خود بخود دل سیکڑون لٹکی چلی جاتی تو ہین

جاتی گو سرپٹ سمند ناز تیز اشہسوار +
ساتہ اوسکی ہم بھی سر پٹکی چلی جاتی تو ہین

کوچہ ہی قاتل کا وہ جسمین کو جی کھٹن +
متصل ہم اوسکی جو کھٹ کی چلی جاتی تو ہین

کون کہتا ہی کہ ہی خوار ونکے تو ہم ہی سی کے
اور گھر ونکی سبری ٹھٹکی چلی جاتی تو ہین

حضرت دل زلف کی کوچہ مین دست شانہ سے
کیا ہوا کہاتی ہین گر جھٹکی چلی جاتی تو ہین

لگ رہیگا کچھ نکچھ لگا کسیدن ای ظفر
طور کچھ اونسی لگاوٹ کی چلی جاتی تو ہین +

نہ ہم کچھ ہنسکی سیکھی ہین نہ ہم کچھ رو کی سیکھی ہین
جو کچھ تھوڑا سا سیکھی ہین کسیکی ہو کے سیکھی ہین

کسیکو کیا اگرچہ کہو کی سیکھی ہم فن الفت
نہین سیکھی کسیکا کہوکی اپنا کہو کی سیکھی ہین

نہ تھی آگاہ ہم اس کشت کاری سی محبت کے
زمین دل مین اپنی تخم الفت بو کی سیکھی ہین

ردیف نون

ہم کسی گل کی عشق مین نالان
روش عندلیب رہتے ہین

سبر ہی اوسکے سگ ملے باہم
کیا کہون کچہ عجیب رہتے ہین

ہون وہ تنہا تو کچہ کہون مین ظفر
سات اوسکے رقیب رہتی ہین

آنکہ اوسکی روزن در سی لگا بیٹہی تو ہین
وہ نظر آوی نہ آوی جی جلا بیٹہی تو ہین

دیکہیے اوٹہتی ہین مر مٹتی ہین کیا کر ہین ہم
جکی اوس کوچہ مین مثل نقش پا بیٹہی تو ہین

دور بہی ہمکو گہڑی ہونی نہ دیتا وہ کبہی
اے تصور تیری دولت پاس جا بیٹہی تو ہین

دیکہیے کیونکر جمال یار کی آتی ہی تاب
ہم دوئی کا بیچ سی پردہ اوٹہا بیٹہی تو ہین

قصہ مضمون کی کیا خواہش کرین دیکہیے اور
ہم تری کوچہ مین گہر اپنا بنا بیٹہی تو ہین

دیکہیے کسدن اوٹہائی وہ ستم سی اپنا ہات
ہم اوٹہائی اسلئی دست دعا بیٹہی تو ہین

ہوتہی تعظیم پر دل مگر ہم مضطرب
بارہا اوٹہی تو ہین اور بارہا بیٹہی تو ہین

دیکہیے صورت صنم کے دیکہنی کب ہو نصیب
ہم صنم خانہ کی در پر ای خدا بیٹہی تو ہین

پوچہتی ہو تم ظفر کو یہان وہ ہی یا نہین
بندہ پرور آپ اونہین کہتی ہین گئے تشریف تو ہین

جو بہی تہی یار اپنی اب وہ ان کو کہان ڈہونڈہین
باقی ہی نشان کسکا ہم کسکا نشان ڈہونڈہین

جب دم کی گہڑی کا دم بہر نہ ٹہکانا ہو
نادان ہین جو رہنے کا یہان اپنا مکان ڈہونڈہین

سمجہین بہ اگر غافل جو بندہ و یا بندہ
تا تہ آئی وہی انکی جس شی کو یہان ڈہونڈہین

تو لوگ جو ان ہیون وہ دلدار تو دو ہین
وہ ابی کو ہی یہ ہر شام و صبح نثر ہین
مجہی یہ در ہی کسکی کہین نگہ نثر ہین
وہ ہمین ہیون محو جمال اوسکی روی تاباں
کرجسکی ہر بیان یہ آفتاب و مہ نثر ہین
کر ینگی اور سوا ظلم نا توانون پر
الہی زور یہ خوبان کجکلہ نثر ہین
شکست دل کی ہی منظور کیا انکہون کو
یہ کیون لڑائی پہ مژگان کی سپہ نثر ہین
غزار ہو دین جہان گرگون کے کشتہ نثر ہین

[illegible]

ہو بر اونکا کہ جو دالین لڑائی آنکر
بی سبب دیتے ہیں اور ظفر کی بیچ میں

تمہاری کچھ مریض غم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
مثال آئینہ کیا جانی کسکی دیکھکر صورت
اوٹھائی ہمیہ ہیں طوفان کیا کیا آشنا او ہم
ہم اپنی کہہ نہیں سکتی کسی کے سن نہیں سکتی
وہ جب ملتی تھی محبسی کچہ مقرر کہتی سنتی تہے
یہان تو کہتی ہیں لائنگی ہم کچھ اپنکو کہہ سن کے

پڑی بستر پہ ہیں بیدانہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
ہوئی یہ محو حیرت ہم نہ کہتی نہ سنتی ہیں
پڑی چپ ہیں بحشیم نم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
ہی اب سکتی کا سا عالم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
برا تو ایسی ہیں بر ہم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں
وہان جاکر مری ہمدم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں

ظفر آنکھون ہی آنکھون میں باتیں اونسی ہوتی
کبھی ظاہر میں کچہ باہم نہ کہتی ہیں نہ سنتی ہیں

جو ہم عشق میں دیکھا جو کامل ہیں تو ایسی ہیں
برنگ شمع تم کرتی ہو میری محفل افروزی
کسیکے عقل پر کرتی نہیں یہ عشق بازی ہم
جہان میں اور بھی ہیں خوبرو سفاک و عاشق کش
کسیکا دل جو لیتا ہی کوئی ہی دل وہی کرتا
کری ہیں صید افگن ذبح پورا صید کو اپنی
یہ رستہ عشق کا طی حضرت دل کیونکہ ہو تم سی

کہ جان پر کھیلتی اے حضرت دل ہیں تو ایسی ہیں
تمہیں سے روشنی ہی زیب محفل ہیں تو ایسی ہیں
جو نادان ہیں تو ایسی ہیں جو عاقل ہیں تو ایسی ہیں
مگر میری گشندہ سے قاتل ہیں تو ایسی ہیں
مرا دل لیکی رکھتی مجکو بیدل ہیں تو ایسی ہیں
مگر اک چھوڑ دیتی نیم بسمل ہیں تو ایسی ہیں
گرانش ل ہیں سے منزل ہیں تو ایسی ہیں

۷۹

بھری دماغ میں کس زلف پر شکن کی بو
کہ خوش نہ آئی ہمیں نافۂ ختن کی بو

مین آپ بہیرتا ہون اپنی حلق پر خنجر
وہ مثل کوہ گران بار تم ہو حضرت عشق

شہید ناز کی ہر زخم سی ہی خون جاری
مراد عشق مین عاشق کی نامرادی ہے

جو پیش آئی وہ مستو کرم ہی ساقی کا
نہ پہیر و جام سی مہنہ اور نہ تم سبو سے ہٹو

چہری اوٹہالو تم اپنی مری گلو سے ہٹو
کہ لی کسو سی ٹلو اور لے کسو سے ہٹو

تمہارا تر ہو نہ دامن کہین لہو سے ہٹو
اوٹہاؤ حضرت دل ہاتہ آرزو سے ہٹو

ظفر یقین ہی اگرچہ زمین ہی ور ٹلجاوے
کبہی نہ عشق کی میدان مین تم عدو سے ہٹو

چشم مین اوسکا تصور اہی ظفر آنی تو دو
نیمچہ مژگان سی آکر پاس ہین شانی تو دو

قاصدا ان اشک کو روکو نہ ای آنکہون ابہی
دیکہ لینا ہوگی جو برپا قیامت سر و بر

میری سمجہانی کو آئی حضرت ناصح ہین آج
ہین بہت وحشت زدہ ایک مین اور ایک قیس

ہمدمو ہر شعلہ بازی دیکہنا اس آہ کے
پوچہتی کیا ہو ابہی دل سی محبت کا مزا

دو ہی نظرون مین ہگا دیہان تم جانی تو دو
پر مجہی تم دونو زلفین اپنی سلجہانی تو دو

دیکہین لاتی ہین خبر کیا دل کی یہ لانی تو دو
جلوۂ قامت چمن مین اوسکو دکہلانی تو دو

دیکہی کیا مجکو سمجہاتی ہین سمجہانی تو دو
ہوگئی ہین شہرۂ آفاق دیوانی تو دو

عشق کو دل مین ہماری آگ بہڑکانی تو دو
زخم شمشیر ستم اسکو ابہی کہانی تو دو

دیکہو اوس ناقدردان کو دو نہ دل اپنا ظفر
قدر وہ دل کی تمہاری کچہ اگر جانی تو دو

ردیف واو

۸۰

زاہدا ہمین گر بانہ ہ لی دستار مین چین دو
عاشق ہین بہت آپ کے لیکن کوئی مجسا
جب جانون کہ تم ایک ہی دو چار مین دو
کرتا ہی ستارون کو جو شرمندہ تو افشان
ماتھی پہ ظفر اوسکی تو شب تار مین چین دو
بار و سفر کا کچھ سر و سامان تو کر دو
جانان کہان ہی تمکو ذرا دیہان تو کر دو
پیر دیکہنا کتنی پریشان ہو ہی مین دل

اور سودا ہوگا افزون باد آئیگی وہ زلف
لا اوٹھیت آہنگرو زنجیر میرے روبرو

میری آنکھون سی تصور تیرا جاتا ہی نہین
رہتی ہی ہردم تری تصویر میری روبرو

ای کمان ابرو نکرتا کیون ہے تونی تو اسے
دلبہ مارا ہی نگہ کا تیر میرے روبرو

کاٹ کر رکھدون سر اپنا آپ مرضی ہی اگر
تونی رکھدی لا کی جو شمشیر میرے روبرو

خاکساری کی بدولت خاک کی جیکی سیم کر
ہی مہوس تو نیہ وہ اکسیر میرے روبرو

گر اثر دل مین ہو اوسکی تو تیر جاسیے
دم نہ مارے آہ بی تاثیر میرے روبرو

بات بہی تجکو نہین آتی اوسکی سامنے
ہم نشین کرتا ہے تو تقریر میرے روبرو

ہی ظفر جب سے مجھی اوس رو کو خط کا خیال
ایک قران سے ہے مع تفسیر میرے روبرو

کسکی ہی تصویر زلف اوسکی شباہت روبرو
روز ہی روز سیاہ و شام غربت روبرو

ٹہوکرو سے ہین اوڑادی وہ خرام ناز سے
اوسکی قامت کی جو آجای قیامت روبرو

جو میرا احوال ہی اپنی زبان سی مین کہون
گر بلا بہیجین مجھے وہ وقت فرصت روبرو

اپنی آنکھو نمین جگہ کیونکر تصور کو نہ دون
رہتی ہی کسکی بدولت اوسکی صورت روبرو

حسن لب شیرین کا ہون یارب شہید تشنہ کام
جو لئی حورین کہڑین ہین جام شربت روبرو

کرتی ہو غائب مین کیون میرا گلہ تم غیر سے
جو نہین کرتی ہو کر لیجی شکایت روبرو

تاب نظارہ کہان ہے دیدہ پر آب کو +
ابہی جای گرچہ وہ خورشید طلعت روبرو

جب سی دل اوس آفت جان کو دیا ای ہمنشین
ہوتی ہی سر پر گہڑی اور روز آفت روبرو

ولہ

ردیف واو ۸۲۰

ولہ

جی دھڑکتا ہی نزاکت سی تمہاری دیکھو
اپنی تم گردن نازک مین نہ ہیکل ڈالو

صندلی اوسکا سنگہا دو عرق چین مجکو
نہ دواون مین طبیبو مری صندل ڈالو

اپنی تم جنبش ابرو نہ دکہاؤ مجکو
کشور دل مین مری دیکھو نہ ہلچل ڈالو

جسطرح غنچہ کو مل ڈالتی ہو چٹکی مین
مجکو ڈر ہی کہ یون ہی دل نہ کہین مل ڈالو

گشتۂ ناز کرین شور قیامت برپا
سایۂ قامت اگر تم سر مقتل ڈالو

عشق کہتا ہی ہمین گر تو فقیرانہ لباس
تم گلی مین کفنی دوش پہ کمبل ڈالو

گردن دل مین مری طوق گرفتاری تم
نہ بجبر حلقۂ گیسوی مسلسل ڈالو

کچہہ ہی ہو جائی قدم پہر نہ ہٹی ہاں ہی ظفر
پاؤن ہر کام مین تم سوچ کی اول ڈالو

سرمی کی اپنی چشم مین تحریر کہینچ لو
میری تو قتل کو بہی شمشیر کہینچ لو

گر مرغ دل کو دام مین ہو کہینچنا تمہین
دکہلا کی اپنی زلف گرہ گیر کہینچلو

تم وہ نہین کہ کہینچلو ظلم و ستم سی ہاتہہ
جبتک نہ روح عاشق دلگیر کہینچلو

تم ای مصورو مری صورت کو دیکہکر
مجنون کی کہینچتی ہو جو تصویر کہینچلو

کہنچتے ہی تیر سینہ سی جائیگا دم نکل
ایسا نہو کہ تم کہین یہ تیر کہینچ لو

ہی صبح کوچ حضرت دل جبتک آہ آہ ہی رات
دو چار اور نالۂ شبگیر کہینچ لو

منظور کہینچنا ہی گر اپنی طرف مجہے
کیون کہینچنی مین کرتی ہو تاخیر کہینچ لو

کہینچتی ہین تمہاری طرف جسکو چاہو تم
گردن مین اوسکی ڈال کی زنجیر کہینچ لو

[illegible]

نہین ہی اعتبار اونکا وہ ہین کہکر مکر جاتے
نوشتے اونکی باتونکی ظفر تم لکہلے لو

جاؤ اوس بن اگر آرام نہین تم جانو
چڑہتی نظر و نہین ہو لگ جائی کسو کی نہ نظر
طلب بوسہ پہ کہتی ہو کہ دینگی گالی
قتل کرتا ہی ترا نازسی کہنا ساقی
دل تو موجود ہی کرتا ہو جو سودا منظور
ابتدا ہی مین یہ ڈہنگ جتاتی ہین ہمین
میکشو جان جلادیگی کہ ساقی کی بغیر
قاصد مین نہ کرون منع نہ تمکو بہیجون

حضرت دل ہمین کچہ کام نہین تم جانو
بیٹہنا خوب لب بام نہین تم جانو
بات تو قابل دشنام نہین تم جانو
کوئی پیتی ہو یہ جام نہین تم جانو
گرہ زلف مین گردام نہین تم جانو
عشق کا جانتی انجام نہین تم جانو
ہی یہ آتش مئی گلفام نہین تم جانو
مجہسی ولنسی خط و پیغام نہین تم جانو

تم مسلمان ہو ظفر خوب نہین عشق بتان
اور اگر یہ ہی تو اسلام نہین تم جانو

کہتا ہی کون سول میکان یہ جبین نہ لو
سودا لگی پڑیکا نہین دل ہین سمجہتی
ڈرہی یہی کہ حضرت دل تم ہو مضطرب
قابل تمہاری نام کی ہی یہ نگین دل
ممکن نہین کہ لو دل و جان سول ای تو

پر جب تلک نہ لو مری گہر کی قرین نلو
خواہش اگر ہی لو تمہین خواہش نہین نلو
کروٹ پڑی پڑی کوئی زیر زمین نلو
افسوس ہی مجہی کہ تم ایسا نگین نلو
رو کس مین جبتلک کہ تم ایمان و دین نلو

۸۳ ردیف الف

گوری گوری ہین وہ اوس شوخ پریزاد کی [illegible]
چشم جادو بہری [illegible] سرمہ کا دنبالہ [illegible]
اور مژگان دراز اوسکی ہین بچہوکی بانو
سنگلاخ الفت ظفر کی ہی زمین پتہری
جو قدم ایسی زمین کو وہ رکہی جہوکی بانو
ابر سون بو عدو دل و جان تو
بر دوست بہی کبہی ای الک آن تو بنو
بچانا بجہی حافظ قرآن غافل
تم بہی ای حافظ ایمان تو بنو

[illegible]

یہان ہو نفس ہے یہان جہان شیطان ہے ہو تن من
زبان طاعت ہو کیونکر اور عبادت ہو تو کیونکر ہو
غرور جاہ ہی ہو نہ کی وہ مغز جہان ہے ہو
کہ زاہل نشہ پیدا رعونت ہو تو کیونکر ہو
گر ہماری گناہ ہو گئے اوٹھالی سر زمین سے
الٰہی کیا کرون یہ رفع خجلت ہو تو کیونکر ہو
ہوس کمتی ہی جل یہان سی [illegible]
تو کمی ہو دل کو نکر ہو قناعت ہو تو کیونکر ہو

ایسا ہو پیدا کی وہ لیجائی اے ظفر
ہنستی ہوئی دل کی نگہبان تو نہو

وہان گنبد ہو جفا ہو یہ ہوا نہ ہی ہو اور کچھ نہو
ہو بہلی قسمت تو نہ کچھ فکر و تدبیر جو چاہا سو ہو
جو تمہاری نرگس بیمار ہو اوسکے لئی
یہ ستم کیا ہی کہ اے قاتل ہمارے قتل کو خنجر کف
ہو کی خاک نا شاد دنیا جیسی غلطی ہو وہ جو
[illegible] جسکی ہو وہ قصا دل کہیان گہ بیزار
اے ترے بیمار کو یا نہیں ہو نہ تا پہر ہی کیون کیا فائدہ
میں ہو ان اور کہہ غم اور اسمین ہلا ہنکو جی تم میتر

یہان محبت ہو وفا یہ ہو وہ بھی ہو اور کچھ نہو
اور نصیبہ گر برا ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہو
اور دارو ہو دعا ہو یہ ہوا اور وہ ہو اور کچھ نہو
تیرا غمزہ ہو ادا ہو یہ ہوا اور وہ ہو اور کچھ نہو
خاک رہ ہو فنا کا یا یہ ہوا اور وہ ہو اور کچھ نہو
پارسائی بی ریا ہو یہ ہوا اور وہ ہو اور کچھ نہو
بی عنایت اوسکی کیا ہو یہ ہوا اور وہ ہو اور کچھ نہو
ہوئی آفت اور بلا ہو یہ ہوا اور وہ ہو اور کچھ نہو

وصل مین کچھ نہ کچھ دہڑکا ہی اے ظفر کچھ ایسا نہو
یار ہو گوشہ جدا ہو یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہو

ہو رہائی یا نہو زلف دوتا سی کچھ بھی ہو
ہو گئی جسوقت اے سفاک ہم سینہ سپر
وہ ترش ابرو ہو یا ہو تیغ گو سر ہمکو آج
ظلم ہو یا ہو جفا اوس بیوفا کی ہاتھ سی
ناصحا لب بک کی تو کیون سر پہرا تا ہی عبث

جا پہنسا دل تو بلا مین اب بلا سی کچھ ہی ہو
منہ نہ موڑینگی تیری تیغ جفا سی کچھ ہی ہو
بوسہ اک لینا لب شیرین آدا سی کچھ ہی ہو
ہاتھ اوٹھالی کی نہین ہم تو وفا سی کچھ تا ہو
دل نہین پہرنی کا یہ اوس دلربا سی کچھ ہو

[illegible]

ردیف و ۸۵

دوستی مجھسی اگر تجکو صنم دل سی ہو
جو ہو قول و قسم اللہ کی قسم دل سی ہو

کم ہو ظاہر کی ملاقات بلا سی لیکن
جو محبت کہ ہی دل مین وہ نہ کم دل سی ہو

پاس گر ہو نہ وہ آرام دل و جان میری
دور کسطرح مری رنج و الم دل سی ہو

نہین اک طرز یہ ظلم آپکی تمتو ہر روز
کرتی پیدا نئی انداز و ستم دل سی ہو

قاصد اشک ادہر ہو نہ روانہ تو نہو
راہ دلکو مگر ای دیدۂ نم دل سی ہو

بندہ الطاف بانی کا نہین ہی قائل
بندہ پرور اگر الطاف و کرم دل سی ہو

دیکھو اس جام جہان بین مین تماشای جہان
پاس تم رکھتی ظفر ساغر جم دل سی ہو

اگر عمر اپنی تجھی یاد کم ہو
تو کیا دخل کچہ اوسکی میعاد کم ہو

وہی چاہی خوش آخر اس غمکدی سے
جو غمگین زیادہ سے ہے شاد کم ہو

کبھی نور مہ بارہا آسمان پر
پر اوسکا نہ حسن خداداد کم ہو

نہین پایدار اپنی تعمیر ہستی
کہ ٹھہری وہ کیا جسکی بنیاد کم ہو

محبت مین فرہاد دل ہی زیادہ
ستم ہی جو تاثیر فریاد کم ہو

نہ کم ہو کبھی جوشش سودا کا میری
ہزار اب لہو میں افصاد کم ہو

زمانی مین اوس شوخ بیدادگر کی
ظفر کسطرح داد بیداد کم ہو

یہ قصہ وہ نہین تم جسکو قصہ خوان سی سنو
مری فسانہ غم کو مری زبان سی سنو

خاک پہونچی تری کوچی مین کسو کی کیا خاک
جب تلک اوسکی لگاوٹ نہ صبا سی کچہ ہو

دستگیر اوسکا نہ جبتک ہو ترا دست ستم
ہاتہ کتواون جو شمشیر قضا سی کچہ ہو

تری غمزونسی یہ پوچھون کہ ہوی ہم سیراب
پایا ابھی اور بھی خون کی مری پیاسی کچہ ہو

کبھی دیتی ہین نگاہین ہی تمہاری سب کچہ
کیا ہوا گر نہین تم کہتی حیا سی کچہ ہو

نہین معلوم ظفر اونسی ہوئین کیا باتین
جسکی بیٹھی ہوی تم آج خفا سی کچہ ہو

نظام خانۂ فخر جہان تمہین تو ہو
قیام سلسلہ و خاندان تمہین تو ہو

نہ کیونکہ تمسے ہون ظاہر صفات قطب الدین
خدا رکھی تمہین اونکا نشان تمہین تو ہو

تمہاری در پہ جہکا کر سر ارادت خلق
کہی ہی کعبۂ امن و امان تمہین تو ہو

نثار تم پہ ہین پروانہ سان ہزارون دل
کہ شمع محفل صاحبدلان تمہین تو ہو

تمہاری قوت باطن سی تقویت ہی مجھی
کہ میرا باعث تاب و توان تمہین تو ہو

مجھی ہی تمسی امید اعانت دو جہان
معین میری یہان اور وہان تمہین تو ہو

بغیر آپکی ہو کیون نہ جان و دل بی چین
کہ راحت دل و آرام جان تمہین تو ہو

صفا ہو دل مین تو بہتر ہی وہ کدورت سی
ثنا تمہین ہی کی کرتی بیان تمہین تو ہو

ظفر کی حامی نصرت تمہین نصیر الدین
کہ اوسکی یار و مددگار ہان تمہین تو ہو

مجھی تم ذبح کرکر اپنا چاقو پونچھتی کیون ہو
نہین بچنی کا ہرگز نیر الو ہو پوچھتی کیون ہو

۸۶

[illegible]

حضرت دل باندھتے ہو گر وہ مضمون کمر
چلنے کو سوے عدم اپنی کمر باندھے رہو

دشت کے کانٹون سے کہتے ہین مژہ اُس کے یار
سر پہ تو دستار اب تم سر بسر باندھے رہو

ہے اگر منظور تمکو طائر دل اُڑنجائے
اپنی تم تار نظر اُسکی پر باندھے رہو

گلشن دنیا نہین جاے قیام اے غافلو
غنچہ سان تم دوش پہ رخت سفر باندھے رہو

فخر دین و فخر دنیا ہے جو چشش فخر دین
تم ادب سے ہاتھ اپنے اے ظفر باندھے رہو

ہمارا کوچہ جانان جانا ہو تو کیونکر ہو
اگر جانا بھی ہو تو پھر کے آنا ہو تو کیونکر ہو

نہ ہوش اپنا ٹھکانا ہے نہ دل اپنا ٹھکانے ہے
محبت مین کہین اپنا ٹھکانا ہو تو کیونکر ہو

بشر کیا وہان فرشتے کا بھی کیا مقدور پر مارے
مرا خط لیکے قاصد گر روانہ ہو تو کیونکر ہو

ہنسا دینا نہین مشکل مرا ہے و لیکن ہو سکتا
مگر منظور جب اونکو رلانا ہو تو کیونکر ہو

اسے رونکو ترے [illegible] محبت مین بجز آنسو
میسر اے ستمگر آب و دانا ہو تو کیونکر ہو

وہ پہلے ہی بتاتے درد سر ہین سامنے اونکے
بیان درد محبت کا فسانا ہو تو کیونکر ہو

ہجوم داغ سینہ مین نہو گر عشق کی دولت
ظفر پھر پاس عاشق کے خزانا ہو تو کیونکر ہو

تم شب وعدہ شام ہی سے مہندی لگانا سیکھے ہو
صدقے اس رنگینی کے کیا خوب بہانا سیکھے ہو

لاکھون کے دل خون ہوتے ہین روز [illegible] [illegible]
پانکا لا کہا تم جو اپنے لب چبانا سیکھے ہو

میرے دل کو کبھی نشانہ اپنے ناوک مژگان کا
مین بھی تو ہان دیکھون کیسا تیر لگانا سیکھے ہو

[illegible]

آئی ہے ... عاشق کی جبیں ...
محفل میں ... اوڑ دو ... ہو
... صف بصف ہو
جنگ کر عشق میں عاشق ... شرف ہو
ہم ہیں ... صدف ہو
... اے ظفر ... طرف نہو

چاک جگر کو میری سئیگا کون سے اوس تار کاگی
واسطی اس بخیی کی سوزن ہو نہو تو یہ ہی ہو

لوگ تو اپنی عقل کو اپنا جانتی ہین یہان راہنما
ہم کہتی ہین اونکا رہزن ہو نہو تو یہ ہی ہو

کیونکہ نہ داغ عشق کو سمجہون اپنا فروغ خانۂ دل
یعنی چراغ اس گہر مین روشن ہو نہو تو یہ ہی ہو

یار بنی وہ اوسکی جسکو میرا ہی منظور نگار
اے ظفر اوسنی میری ان بن ہو نہو تو یہ ہی ہو

بلا سی جاہ و حشم ہو تو ہو نہو تو نہو
نہین ہے ہمکو بہی غم ہو تو ہو نہو تو نہو

تمہاری کہینچین گے تصویر ہم تصور سے
ہماری پاس قلم ہو تو ہو نہو تو نہو

جو تجکو آنا ہے آ اکدم اے مسیحا دم
تری مریض مین دم ہو تو ہو نہو تو نہو

کیا ہے عہد جو پہلی بہر نہ وہ اوس سے
دوبارہ قول و قسم ہو تو ہو نہو تو نہو

کمی نہ گریہ مین تو کیجیو دیکھ دیدۂ تر
یہ سوز دل مرا کم ہو تو ہو نہو تو نہو

فقط ہے چشم عنایت پہ زندگی میری
ترے نگاہ کرم ہو تو ہو نہو تو نہو

تمہاری کہوج سی آگاہ ہی دل پامال
زمین پہ نقش قدم ہو تو ہو نہو تو نہو

تری گلی سی کہان جائی ناتوان تیرا
روانہ سوی عدم ہو تو ہو نہو تو نہو

ہم اوس صنم کی ہین اے ظفر بلا گردان
نصیب طوف حرم ہو تو ہو نہو تو نہو

کہتا ہے کون تمسی کہ خنجر بکف نہو
پر حق جان نثار محبت تلف نہو

خاطر نشان نہ دل کی ہو ناوک فگن کبہی
جب تک کہ تیری تیر نگہ کا ہدف نہو

۸۸

اگر ہو دل میں محبت کا داغ اچھا ہو
... ہو بے چراغ اچھا ہو
... ساقی
... لب ایاغ اچھا ہو
... سوز دل کو یہ منظور
کہ ایک سینہ مین ... داغ اچھا ہو
عدو کو ... سطح نطق مین ...
... داغ اچھا ہو
... داغ اچھا ہو
... اے ظفر ...
... اچھا ہو
[illegible]

نصیحت کرتی ہو کیوں بخیہ سعزران جنون کو تم | یہ کیا ای حضرت ناصح خیال خام کرتی ہو

ظفر اوس تندخو سی بوسہ لب مانگتی کیا ہو
مگر اس پردہ مین کوئی طلب دشنام کرتی ہو

جو دل نی میری کہا ہو نہو تو یو نہیں ہو | یقین مجھی بہی ہوا ہو نہو تو یو نہیں ہو
ہوا اوس ابروی پرخم سی ہمکو یہ معلوم | خمیدہ تیغ قضا ہو نہو تو یو نہیں ہو
بہاون کیونکہ نہ انسو کہ وہ مکدر ہی | دل اوسکا مجھسے صفا ہو نہو تو یو نہیں ہو
خیال زلف تیرا آجا میری سر کے ساتہ | یہ دفع سر سی بلا ہو نہو تو یو نہیں ہو
فنا سی چاہیی ہو جائین ہم فنا پہلے | نصیب ہمکو بقا ہو نہو تو یو نہیں ہو
عدو جو کہدی مری حق مین گو وہ ہو کہ نہو | کہی وہ ہوش ربا ہو نہو تو یو نہیں ہو
گرہ کو دل کی ہی درکار ناخن ابرو | یہ عقدہ وہ ہی کہ وا ہو نہو تو یو نہیں ہو
مریض عشق ترا کسطرح نہ مانگی موت | کہ جانتا ہی شفا ہو نہو تو یو نہیں ہو

ظفر لگائی سینے سے یار کی تصویر
قرار دل کو ذرا ہو نہو تو یو نہیں ہو

میرا شکوہ جب او نہیں پیش عدو جب آ ہی ہو | چپ رہا ہون کیونکہ مجھی بہی گفتگو واجب ہی ہو
جب ہو خلوت کا مکان اور یار بہی ہو مہربان | پہر تو کہنی اپنی دل کی آرزو واجب ہی ہو
ای سراپا ناز خاک کشتگان ناز پر | ہوں نہون گل لیک ہونا نار بو واجب ہی ہو
شرط یاری ہی گر ہی جسجا پینا یار کا | دہان بہانا اپنا یارو نکو لہو واجب ہی ہو

۸۹

واہ قربان تیغ قاتل کے ... صفائی کی ساتھ
دیکھا دل کی جام صفائی کی ساتھ

ردیف ہای مختفی

جانتے ہی اے ہمای ستمکش کیون نہ ہاتھ
الٰہی خدائی سے کی دل اے صنم برداشتہ [illegible]
اے ستمگر تو جو تیغ ستم برداشتہ
ہو گیا مضمون کو بھی مری تاثیر سے
یک قلم کاغذ مری نامہ کا قلم برداشتہ
کیا جو برداشتہ ای کسکا عشق مین حوصلہ
ہو ظفر کی طرح ورنج والم برداشتہ
[illegible]

تو نے کیا جانے نکالا ہے کہ دم کا رستہ
بیتری گذرے کی سیدہا مری گھر کا رستہ
رکھ قدم راہ محبت مین سنبہل کر ایسا
[illegible]

تو غنیمت سمجہ جو کوئے دم
گذری مثل سحر صفائی کی ساتہ

کفن اوسکا کبہی نہو میلا
جان دے جو لشبر صفائی کی ساتہ

دیکہلو آبروے اہل صفا
ہے مثال گہر صفائی کی ساتہ

ٹہہرتی اوس رخ مصفا پر
نہین ہرگز نظر صفائی کی ساتہ

اوسکا تیر نگاہ سینے سے
جاے ہی کیا گذر صفائی کی ساتہ

کیا مقابل ہو خاک آئینہ
اوسکی رخ کی ظفر صفائیکی ساتہ

کیا ملایا قول پر اوس رونق محفل سے ہاتہ
اوسکی جہوٹہی قول پر دہوبیٹہی آخر دل سے ہاتہ

چڑہ بہی جاتی ہین جن پر سو نہین کبہی مشکل سے ہاتہ
بہاگ جاتی ہین جہوڑ کر اپنا وہ مائل سے ہاتہ

کون کہتا ہی نکر تو ذبح پر اسطرح سے
ہون نہ آلودہ تری خنجر ان بسمل سے ہاتہ

چاہتا ہی جی کہ ہو جا مسنح وہ پرے
کوئی آجا ہی عمل ایسا کسی عامل سے ہاتہ

غوطہ کہا ہی پیچ ہی مین آشنای بحر عشق
مار کر پونہچے نہ اوس ساحل کی ساحل سے ہاتہ

ہو نہین سکتی کا بیمار محبت کا علاج
اے طبیب اپنا اوٹہا تدبیر لاحاصل سے ہاتہ

ہوگا خون مجنون کا دل غیرت سے مانند حنا
گر نکالا تو نے لیلی پردہ محمل سے ہاتہ

حسرت اوس بسمل پہ دامنگیر ہو جسکی قضا
اور اوسکا دور ہووے دامن قاتل سے ہاتہ

پونچہی آنسو خاکساروں کی وہ کیا جو اے ظفر
دہوی سو سو بار گر بہر جائین عطر گل سے ہاتہ

دیکہ ابلق [illegible]
[illegible]

[illegible]

شمع سی پروانہ ملکر دیکھلو جلجای ہی
جسکا دل آتشکدہ ہو اونکو آتش کی لگی

سوختہ ہونا ہو جسکو جای سوی سوختہ
کیون ہو تحقیق کی تلاش اور جستجوی سوختہ

عاشق دل سوختہ چپ ہی کہ ہی تو خوب ہی
کون سنتا ہی ظفر وہان ہاوہوی سوختہ

خجل ہی دیکھکی ابرو ہلال کیسا کچھ
فلک کی ہمنی ستاری تو کرلیی معلوم
جو دوست تھی وہ ہین دشمن عجب تماشا ہی
مری زوال سی جانو کمال کو میری
نہوی کیونکہ گرفتار تار رہین دل
نہ آی بہر عیادت جو وہ مسیحا دم

اسیسی جانو کہ ہوگا جمال کیسا کچھ
کہلا نہ یہ کہ ہی اوس رخ کا خال کیسا کچھ
ہوا ہی دیکھو زمانی کا حال کیسا کچھ
زوال ہی تو ہوگا کمال کیسا کچھ
بچھایا زلف نی ہی اوسکی جال کیسا کچھ
تو ہو مریض کو اوسکی ملال کیسا کچھ

ظفر نکالی فلک نی جو کجروی کی ڈہنگ
تو اک زمانہ ہوا پایمال کیسا کچھ

ہی جہان مین جو اہش نام ونشان بیفائدہ
مسکن اس بحر فنا مین کر نہ مانند حباب
جینی ہی کسکو فلک وہ آپ ہی چکر مین ہی
دیکھ غنچی کو ہی آخر مثل گل پژمردگی
مثل مہر وہ گردش مین ہین جنکو ہی فروغ

سینہ کاوی ہی نگین کیطرح یہان بیفائدہ
ڈال پانی پر نہ بنیاد مکان بیفائدہ
ہی ہوس راحت کی زیر آسمان بیفائدہ
پیر ہنستا ہی تو کیا اے جوان بیفائدہ
ہی فلک سی آرزوی عز وشان بیفائدہ

[illegible]

۹۱

[illegible]
اوسکی عادت کا اور ہی نقشہ
اوسکی قدرت کا اور ہی نقشہ
شام غربت کا اور ہی نقشہ
صبح عشرت کا اور ہی نقشہ
اب نقاہت کا اور ہی نقشہ
[illegible] طاقت کا اور ہے نقشہ
اونکی صحبت کا اور ہے نقشہ
[illegible] حرارت کا اور ہی نقشہ
بڑی قامت کا اور ہی نقشہ

ظفر عجب سر گردہ گلشن کا ہی نقشہ
عیان ہی خرم اسی جہان پی وقت بیداری
یہ ضعف سی جان حزین کا ہی نقشہ
ہون تنک آئی ہی یہان دم ہم از جانا
مری خیال مین غیرین کا ہی نقشہ
کہی ہو دیکہی اوس مہ وش کی جانا
کہ شمع حجرہ انجم زمین کا ہی نقشہ
پہری مین خاک پر ای ہماری غم انکا
اوتار لیا وہ اوس نازنین کا ہی نقشہ
ہم اپنی من کی قلم کا صاف

سید ہی باتون پہ تیری ہو جانا	اوسکی خصلت کا اور ہی نقشہ
تیری ان سرد مہریون پر بہی	سوز الفت کا اور ہے نقشہ
جانی کیا بو الہوس حقیقت عشق	اس حقیقت کا اور ہے نقشہ
کیونکہ جان بر ہو درد مند ترا	درد فرقت کا اور ہے نقشہ
تہا جو مجنون کو بہی ہو آئینہ	میری وحشت کا اور ہی نقشہ
نقش جب لکہتی ہین عبث احباب	کہ محبت کا اور ہے نقشہ
جیسی دیکہا ہی تجہکو آئینہ رو	اپنی حیرت کا اور ہے نقشہ
کہینچ صورت نہ اوسکی صورتگر	اوسکی صورت کا اور ہے نقشہ
کری جراح چارہ کس کس کا	ہر جراحت کا اور ہی نقشہ

ای ظفر ہی جہان مین خلق کہان
ابتو خلقت کا اور ہے نقشہ

کہینچا عجب تری روی حسین کا ہی نقشہ	وہ مہر کا ہی یہ ماہ مبین کا ہی نقشہ
بدلتا غم جو اوس اندوہگین کا ہی نقشہ	تو لحظہ لحظہ جہان اور حسین کا ہی نقشہ
ہزار دور مین وہمی پرہین شش نظر	تصور اپنی مین اک دوربین کا ہی نقشہ
بنی فلک پہ شفق اوڑکی کس شہید کا خون	کہ اور رنگ یہ چرخ برین کا ہی نقشہ
سنوارتا ہی جو تو زلف اپنی او کافر	بگڑتا خلق کی ایمان و دین کا ہی نقشہ
کوئی حلاوت دنیا مین دیکہی کیا نکلی	کہ یہ تو بس مگس و انگبین کا ہی نقشہ

ولہ

یار و اغیار ہین کیا آج بہم ایک جگہ
دونون ہین میری لیی شادی و غم ایک جگہ
کعبہ و دیر مین کیا مسجد و بتخانہ مین کیا
سب جگہ ہی نہین میرا وہ صنم ایک جگہ
ہمکو پہنچا تصور نی ہماری ہی ہاتہ تک
ورنہ تہی بیٹہ رہی ضعف سی ہم ایک جگہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

لکہی ہی کون کہ خط اوسکو تو نہ لکہہ اپنی دل
طبیب میری لئی ہی کتاب مین سی تو

پر اپنا حد سی باہر قدم نکال کی لکہہ
کوئی تو نسخۂ آزار غم نکال کی لکہہ

پڑہی وہ دلبر تو خط ظفر خوشی سی خط
کچہ ایسی تو نئی طرز رقم نکال کی لکہہ

اوسکی کوچی مین کہان ایسی ٹہکانی کی جگہہ
کہ جہان ہمکو ملی انکہہ ملانی کی جگہہ

آئینی کو تم اگر منہہ نہ چڑہاؤ اپنی
تو نہو اوسکو کہین منہہ بہی دکہانی کی جگہہ

نقش بر آب ہی ہستی کی نہین کچہہ بنیاد
ای حباب آپ کہان گہر کی بنانی کی جگہہ

دل پہ گر زخم نہو کوئی تو کیا ہو معلوم
کہ یہ ہی ناوک جانان کی نشانی کی جگہہ

کیا کرین جائین اگر آپ ہم یار کی گہر
گہر مین جب اپنی نہو اوسکی بلانی کی جگہہ

تجہی ای شمع ہوا سر کی کٹانی مین فروغ
جای شادی ہی نہین اشک بہانی کی جگہہ

قطرۂ خون جگر پر ہی مری آب و خورش
وہی پانی کی جگہہ ہی وہی دانی کی جگہہ

ای کماندار نہ ہاتیر نگہہ کو دل مین
کہ نہین اور کوئی اوسکی ٹہکانی کی جگہہ

ہی یہ انبوہ و غم و رنج و ہجوم حسرت
نہین سینی مین ظفر دم کی سمانی کی جگہہ

ڈالی نہ محبت کا خدا جان پہ صدمہ
اس سی نہین افزون کوئی انسان پہ صدمہ

کہلجائی اگر زلف تو اللہ ری نزاکت
پہونچی تری رخسار و زنخدان پہ صدمہ

منظور نظر جب سی ہوا آئینہ تیرا
کیا کیا ہی ہماری دل حیران پہ صدمہ

۹۳

دیکہا کر تو مری تصویر سٹا تا کیون ہے
فال کیا دیکہتا ہی تو کہ تری فال نکو

زال دنیا تجہی سو جلوی عروسانہ دکہای
تجکو بیزاری اگر ہی صورت سی ندیکہ

نہین دنیی کی زیادہ تجہی قسمت سی ندیکہ
ہی حج انمرد اگر تو اوسی رغبت سی ندیکہ

سن ظفر قافیہ مصرع طرحی مین غزل
میری جانب کو ذرا چشم حقارت سی ندیکہ

کون کہتا ہی کہ شوخی و شرارت سی ندیکہ
دل کو لیکن نظر وزدی غارت سی ندیکہ

دیکہ تو ہمت عالی سی بشر کا رتبہ
مرتبہ اسکا بلندی عمارت سی ندیکہ

نبض کیا دیکہی ہی بیمار محبت کی طبیب
نہین آگاہ تو اس تپ کی حرارت سی ندیکہ

دلکو دیکہ اپنی کہ کعبی کی زیارت ہو نصیب
بی نصیب اسکی اگر تو ہی زیارت سی ندیکہ

وہ مہ نو کو نہ پہر آنکہ اوٹہا کر دیکہی
ابروی یار جسی کہدی اشارت سی ندیکہ

لیکی قاصد سی جو نامی کو کیا دیکہتا ہی
تو ہی اقف مری مضمون عبارت سی ندیکہ

قدردانی کی نگاہو نسی جو دیکہی ہی تو دیکہ
جنس دل کو نظر نفع تجارت سی ندیکہ

گرچہ ہم ضعف سی ہین مثل ہلال باریک
اب بہی ہین ہم بفلک ہمکو حقارت سی ندیکہ

دیکہ تو روشنی دیدہ باطن سی ظفر
چشم ظاہر کی اوسی نور بصارت سی ندیکہ

سینی پہ ہر کی دیکہ ذرا اکبار ہاتہ
یہ حال ہی کہ اوچہلی ہی دل جار چار ہاتہ

ہو جای دسترس جو تری زلف تک مجہی
ہین جانون آگیا مری ملک تتار ہاتہ

اگر وہ نام ہمارا نہ دمبدم لیتے
تو اونکا کیا یہ ہیں مطلب سمجھ نہ ہم لیتے

یہ ناتوان ہیں کہ جو رہتا ہی اونکا ضعف سے دم
جو سانس بھی ہیں تمہاری مریض غم لیتے

کہاں تھی شانہ صفت اتنی دسترس ہمکو
کہ ہم بلائیں تری زلف خم بخم لیتے

جو روکا انکھوں نے اشکونکو ہمنی اپنی تو کیا
کہ آہ و نالہ تو دل میں نہیں ہیں دم لیتے

وہ دیکھی ساغر دل اپنی ہمنی کیفیت
نہ دیکھتی جو عوض اسکی جام جم لیتے

نہیں ہیں اپنی ہیں کیا جانی اونکو کیا لکہ دیں
اس سی ڈرتی ہیں ہم ہاتہ میں قلم لیتے

جو دلکو بیچتی ہیں اپنی جاکی اونکی ہاتہ
وہ مول اپنی لیی ہیں غم والم لیتے

لے سینے کچہ تو لگایا مری طرف سے ظفر
جو بات بات میں ہیں مجھسی وہ قسم لیتے

شکر لب اس تری شیریں ادائی میں گرمی
جو ہو تو کیا ہی عجب ہی مٹھائی میں گرمی

خدا ہی جانی کہ عشق بتان ہی کیسی آگ
کہ جسکی پونہچی ہی ساری خدائی میں گرمی

بنا ہی حسن کی گرمی سی وہ سراپا گرم
سوا ہی شمع سی گوری کلائی میں گرمی

یہ سرد مہر وفا میں تو ہیں نہایت سرد
الہی کرتی ہیں کیوں بیوفائی میں گرمی

لگی ہی پنجہ مرجان کو اوسکی رشک سی آگ
بلا ہی شوخ کی دست حنائی میں گرمی

نہیں ہی حاجت منقل ہمیں شبستان میں
ہی اسقدر تری داغ جدائی میں گرمی

ظفر جلاتی ہیں دل اوسکا شوخ آتش خو
یہ جس سی کرتی ہیں کچہ آشنائی میں گرمی

۹۵

ہیں وہ بھائی والی اس بار الم کی آدمی
شوخ چشمی عشق بازی بیوفائی بدگمانی
دلفریبی دلنوازی دلربائی دلستانی
مست نازی فتنہ سازی تند خوئی حیلہ سازی
ظلم کیشی ظلم کوشی ظلم خواہی ظلم رانی
کج کلاہی کج ادائی پرفریبی پردغائی
بدطینتی بدشعاری بدمزاجی بدزبانی
چشم میگون غرور شی پرنگاہی بادہ نوشی
خط عارض سبزہ زاری وہ گلگون گلستانی

دل نی کیا جانی کہ طی کی کسطرح راہ وفا
کیا بنی رستی مین اور سر کیا سر منزل بنی

کسکی نور حسن کی تابش سی پایا فروغ
شمع جو محفل مین ایسی رونق محفل بنی

کھینچی شمشیر اوسنی جسدم ہنر کی تحریر سی
مینی جانا چشم جانان ہی مری قاتل بنی

تھی ہوس خاکساری سی ترے حق مین کیمیا
گر بنی اکسیر تو کیا خاک ای قابل بنی

تیر اکیا بگڑا دلا تیغ نگاہ یار سے
جو بنی وہ دم پہ اپنی ہی مرے بسمل بنی

بات بن آئی نہ کوئی ای ظفر تدبیر سی
پر بنی وہی کہ جو تقدیر کی شامل بنی

ہی جو مدت مین کبھی وصل کی صورت بنتی
تو گھڑی بھر مرے اونکی نہین صحبت بنتی

دوست اوس جان جہان کا نہ اگر مین بنتا
تو مری دشمن جان کا ہیکو خلقت بنتی

ڈھب ہی ملنی کا اوس یار کی تدبیر سی کیا
نہین تدبیر بھی بی یاری قسمت بنتی

ہوتا گر معرکہ عشق مین سینہ کا نہ داغ
دل کی کسطرح سپر بہر حفاظت بنتی

دن قیامت کا مری واسطی بنتا ہر روز
پر نہ ای ماہ جبین یہ شب فرقت بنتی

عشق کی زیب ہی بیعزتی و رسوائی
اسمین عزت کی نکرنی سی ہی عزت بنتی

کان لگ کر تری غیرون نی بگاڑا مجکو
اب کوئی بات ہی ای کان ملاحت بنتی

گر بنی قصر مری واسطی جنت مین تو کیا
جو روش تیری گلی مین مری تربت بنتی

کام دنیا کی ظفر بگڑی ہی رہتی ساری
اہل دنیا کی لئی گر نہ یہ غفلت بنتی

ای ظلم کش کیا وہ کبھی جسکی واسطے
بر نگاہ ہمسر تیر قضا بنی
درد و علم سی مری ای آہ کیا عجب
زیر فلک جو اور فلک دوسرا بنی
خاموش جب تلک تھی کہتی تھی یون ظفر
للکارتی ہین اب تو کہ ہم با نوا بنی
کرتی خانہ بدوشی خدا خود خانہ ساماں بنی
ملی ہر شب نئی منزل نیا دانہ نیا پانی
پھبولی کی تازہ تازہ طرز اشک افشانی

[illegible]

لعل ہی یا منی ہونٹھونکی تری رشک سی حمن
روبرو دانتونکی ہی شرم سی گوہر پانی

تشنہ کامونکو شہادت کی نہ سیر اب کری
ای ستمگر تجز آب دم خنجر پانی

گر ہو آتشکدی مین یک شرر آتش دل
چہوڑ کر آگ تو پہر ڈہونڈی سمندر پانی

تیری رخسار عرقناک سی ای رشک چمن
پہر نجای گل سیراب کو نگر پانی

سنگدل حیف پسیجا نہ کبہی دل ترا
گرچہ نالو نسی مری ہو گئی پتہر پانی

دیکہہ تو آئنہ مین گرمی رخسار کا عکس
کیا تماشا ہی تلی آگ ہی اوپر پانی

زلف تیری ہی وہ افعی کہ جسی ڈسنی سی
اوسنی مانگا نہ پہر ای شوخ ستمگر پانی

نہ بجہی تو بہی دل سوختہ عشق کی آگ
صرف ہووین کبہی دریا کی ظفر گر پانی

جب سنی بات تری رشک قمر اور سنی
شام کو اور سنی وقت سحر اور سنی

نہ سنا ہم نی کبہی بات نہ حرف تحسین
منہ سی گالی تری ہان کوئی مگر اور سنی

نہین تحقیق کہ ہی کیا تری بیمار کا حال
کل خبر اور سنی آج خبر اور سنی

دیکہتی جا ح ہو تا مگر اوس ظالم نی
اک ذرا میری نہ فریاد جگر اور سنی

ہم یہان سنتی تہی لوگو نسی حقیقت کچہ اور
جا کی جسوقت سنی یار کی گہر اور سنی

ہوش اوڑتی تہی شب وصل مین دیکہہ آخر صبح
لتسیہ آواز تری مرغ سحر اور سنی

قصۂ غم سی مری جوش یہ ہوا وہ بی رحم
پہر کہانی نہ کوئی اوسنی ظفر اور سنی

97

[illegible]

کہہ تیری یا منی وہ اپنا سارا ماجرا کہوی
نگاہین ہین وہ کہ دیتی ہین جو کچہ دل کا مطلب ہی
نہین حاجت یہ عاشق کو کہ منہ سی مدعا کہوی
تری تیغ نگہ کی گرد کہاوین زخم کاری مین
زبان الحفظ ای شوخ شمشیر قضا کہوی
تری مفتون کی کیا مطلب بہلائی اور برائی سی
کوئی چاہی بہلا کہوی کوئی چاہی برا کہوی
صبا سی کوئی کہدی گرد وہ دشت مجنون کو جا کہوی
کہ اس جا دیوانی کی جانب سی مجنون کو دعا کہوی
کیون بیمار دل کو مین اگر پانی کہا ہم
ہاں بی نہین تو ہر کہو کسی بلا کہوی
زخمی تیغ عشق کا یہ دل سو وا جہری
زخم سی قاتل کو ای مرحبا کہوی
ستارونکی طرح سی ہی نہ کہ بات ہاتہون ہم
ظفر ای کیا نہ کہی گزری تماشا کہوی
زیادہ عمر سی جسم تری تار بہوی
ہم اتش تپ ہجر سی جلی خاک ہوی
تہاری

ردیف یا ۹۸

تمہاری موج تبسم کی ایک خنجر سے
ہزاروں غنچے گلستان میں سینہ چاک ہوے

خدا ہی جانے کہ ہے دل تو نے کیا پتھر
کہ تجھسے موم نہ اے آہ دردناک ہوے

لگی رہے مے انگور سے جو اپنی تاک
تو بعد مرگ بھی ہم دفن زیر تاک ہوے

عجب طرحکا طبیب مرض ہے جہلک
کہ جو مریض محبت ہوے ہلاک ہوے

جنہوں کا دل رہا آلودگی میں دنیا کی
ہوئے طہارت ظاہر تو کیا وہ پاک ہوے

بڑے تھے عشق میں فرہاد و قیس مرد نبرد
گریزپا وہ ظفر سنکے میری دہاک ہوے

عقدۂ مقصود اپنے آجکل کہلجائینگے
وہ جو بل کرتے ہیں ہمسے اونکے بل کہلجائینگے

لائے دل کی محل میں شوق سے تشریف آپ
کیا ہوا گر بند ہیں باب محل کہلجائینگے

اونکی باتوں پر نجا یا سچے بچتا یگا دل
تجھسے وہ باتوں میں کوچہلے ہیں کہلجائینگے

بند ہے جبتک زبان کہلتے نہیں اسرار دل
جائیگا جسدم تم بالنسے کچہ بغل کہلجائینگے

چین ابرو سے تمہارے عاشق سرباز پر
دم میں سارے جوہر تیغ اجل کہلجائینگے

غافلو کرتے ہو جو پوشیدہ تم اعمال بد
ہوگی رسوا سب میں جسدن وہ عمل کہلجائینگے

ہے کسیکا شعر نخوت سے نہیں سنتے ظفر
کان اون لوگونکے سنکر یہ غزل کہلجائینگے

ملائے خاک میں گروہ ستم شعار مجھے
بلا سے سمجھے مگر اپنا خاکسار مجھے

وہ گرچہ دشمن صبر و قرار ہے لیکن
نہ دیکھوں جبتلک اوسکو نہیں قرار مجھے

اگر دل اسکی خون ہو جائیگا مثل حنا میرا
رہی درد دل و درد جگر دونون پہلو مین
خدا کا نام لی ہم دیکہہ لینگی تری صورت
کسی دن دیکہنا آنکہو نسی اپنی زہر دیدینگی
خبر تہی کسکو سینی مین کرینگی یہ ہجوم اتنا
دکہائینگی جو دل کا لعل ہم اونکو تو پہر اپنے
رہینگی حضرت دل بعد مردن گر یونہین مضطر

ولیکن وہ کبہی اپنی قدم لینی ندیوینگی
تو کروٹ شب مجہی تا صبحدم لینی ندیوینگی
کسیکو نام تیرا ای صنم لینی ندیوینگی
مجہی بازار مین وہ مول سہم لینی ندیوینگی
کہ مجکو سانس بہی درد و الم لینی ندیوینگی
وہ لب پر کی کسیکو یہ رقم لینی ندیوینگی
تو زیر خاک بہی چین ایکدم لینی ندیوینگی

ظفر جب لکہی بیٹہین گی غزل اہل سخن مین ہم
کسیکو ہاتہ مین ہرگز قلم لینی ندیوین گے

فلک پر ماہ گرچہ اپکو چمکاتا پہرتا ہی
خبر ہی یا نہین تجکو کہ ہر شب تیری کوچی مین
بہانی سی صبا گلگشت کے وہ غیرت گلشن
نہین یہ بی خبر ہی مجکو اور وہ سب سے کہتا ہی
قیامت قتل گہ مین کیونکہ ای قاتل نہ برپا ہو
تری کوچی کو ای رشک چمن گلزار کر دیگا
تسلی دی ہی کیا مجکو ابہی ہی وہ جو اتا ہے
لگایا عطر تو نی غیر کو ہان ہمنی بو پائی

مگر اوس مہ جبین کی گرد چکر کہاتا پہرتا ہے
کوئی دیوار و در سی اپنا سر ٹکراتا پہرتا ہی
بہار اپنی گلونکو باغ مین کہلاتا پہرتا ہی
خبر یہ ہانکی ہی تو جا بجا پہنچاتا پہرتا ہے
کہ لاشین اپنی مقتولون کی ٹہکراتا پہرتا ہے
کہ عاشق چشم تر اپنی سی غم برساتا پہرتا ہی
تو میری طرح تو بہی ہمنشین گہبراتا پہرتا ہے
وہ تیری اس لگاوٹ پر بہت اتراتا پہرتا ہے

ردیف ی

ای کمان ابرو ہوا لیا جانی دل کہان
تیر کتنی متصل تیری نظر سی ہی چلے
دیکہا اسوقت کوئی حال میرا ای ظفر
جب وہ رخصت ہو کی مجہی سی گہری اپنی چلی

وله

بوسہ ابرو جو مانگا اک خفا او ہنس پڑی [illegible]

[illegible]

ہم پیالہ زہر کا سن پیچ و تاب پی گئی

تری ابروی تیغ سی عشاق کو آب حیات

[illegible]

ردیف الیا ١٠٠

[illegible]

بھلا ہوا اگر اوس بت کی در پہ بیٹھہ رہی
بلا سی دل کو وہ لیجای پر کچہ ایسا نہو

گئی نہ کعبی ہم رنج سی سفر کی بچی
کہ جان ہاتہ سی اوس شوخ فتنہ گر کی بچی

ظفر ہون ہات مین جسکی ہزار طرح کی شر
بشر کو چاہیی ہاتہ سی اوس بشر کی بچی

ڈرتا ہون اس زلف گرہ گیر مین پہنسی
دیوانہ اس بلا کی نہ زنجیر مین پہنسی

لکھوائین جسنی حال گرفتاری اپنا ہم
وہ عمر بہر رہین اوسی تحریر مین پہنسی

زاہد پہری ہی کوئی تسبیح اسلیے
تا کوئی دام رشتہ تزویر مین پہنسی

دانا ہی وہ جو سمجھی کہ قسمت ہی کیمیا
احمق ہی وہ جو خواہش اکسیر مین پہنسی

قاتل اگر پہنسی ہی عاشق کا مرغ جان
تیری ہی دام جوہر شمشیر مین پہنسی

دنیا کی چاٹ چہٹتی نہین کیا کرین حریص
مثل مگس ہین یہ شکر و شیر مین پہنسی

رہتی ہو خواب فکر و تردد سی اپنی تنگ
تم ای ظفر ہو کونسی تدبیر مین پہنسی

یہ جلوہ کسکا مثل آفتاب آنکھون کی آگی ہی
وفور اشک سی جو اک حجاب آنکھون کی آگی ہی

تصور مین تری ای شاخ گل رو کی کتابی کی
ہمیشہ اک گلستان کی کتاب آنکھون کی آگی ہی

خجل گر برق دل کی سامنی ہی وقت بیتابی
تو شرمندہ دم گریہ سحاب آنکھون کی آگی ہی

نہین ہی چاندنی مین پاس جو بالی یہ وہ مہوش
اندھیرا اپنی نور آفتاب آنکھون کی آگی ہی

کبہی گردش جو یاد آتی ہی اوسکی چشم میگون کی
تو پہر جاتا مری جام شراب آنکھون کی آگی ہی

[illegible]

[illegible]

ولہ

[illegible]

ہوئی سینہ بسینہ اوس سے ہم جو شب کو حور سی
نکالی صبح تک ارمان دل کی سینہ زوری سے

کٹورا سے سے انکھوں کی جو مشتاق ہیں ساقی
ہوس اون بادہ نوشوں کی بجھی کب کٹوری سے

کہاں راحت ہے اس گلشن میں ہے طفل غنچہ کو
نہیں کم عندلیب زار کی فریاد لوری سے

مشابہ قد سے کیا ہووے کہ ہر انگشت سے تیرے
کٹی جب شب مگر اتنا جدا پوری پوری سے

تمنا جسکو ہے اوس بوسہ سیب زنخدان کی
غرض کیا باغ جنت میں ہے اوسکو میوہ خوری سے

لگی کی دیکھ لو ڈوری ظفر تو اوسکی انکھوں میں
بندھے ہیں دیکھیے ہونگے مست آہو اسی ڈوری سے

گر تیری طرف شاخ گل انگشت اوٹھاوے
تو غنچہ گل اوسپہ وہیں مشت اوٹھائے

ہاتھ اوس پہ وہ بھی ز دو کشت اوٹھائے
جوڑا ہی ترا دلپہ نگہ مشت اوٹھائے

چولی کو اوٹھا پشت سے نازک بدن ایسے
اس بوجھ سے صدمہ نہ کہیں پشت اوٹھائے

جب کہتا ہوں کچھ تم سے تو کہتی ہو کہ چل ہشت
ہر بات پہ کون آپکی چل ہشت اوٹھائے

آتشکدہ دل کو اگر دیکھے ہمارے
شرمندگی آتش زردشت اوٹھائے

ہاتھ آئے جو عاشق کی تری دولت کونین
ایک مشت لٹائے اوسے یک مشت اوٹھائے

اوس قاتل سفاک نے آفاق میں کیا کیا
ہنگامے ہنگام زد و کشت اوٹھائے

انگشت نما ضعف سے ہوں مثل مہ نو
اک خلق ہے میری طرف انگشت اوٹھائے

اے لاغری بس دیکھی طاقت کہ ابھی سے
تو نے تو قدم آتے ہی چل ہشت اوٹھائے

تہا ہاتھ تو نکا ڈہیر جو اسکو سی ہماری
نیسان نے اوسین سے گئی نشت اوٹھائے

[illegible]

کہدیا میں تیغ یار نے اے ظفر [illegible]

آفریں [illegible] دل [illegible]

ولہ

[illegible]

لگا ہی منہ جو تو آئینہ کو ای خسرو خوباں
زہی بخت آئینہ کی اور زہی طالع سکندر کی

ظفر اور وامق و فرہاد و مجنوں عشق میں تہو
عجب یک جان یکدل ہا رچاروں میں برابر کی

جو زندہ ای بت مہر تیری رسی پہرے
ترا مریض محبت خدا کی گہر سی پہرے

نظر تو پہیری جو مجہسی تو پہر گلی یہ مرے
نہ کیوں کہ خنجر بران تیری نظر سی پہرے

مسافران عدم کا کہلا نہ حال افسوس
کہ جو ادہر سی گئی پہر نہ وہ ادہر سی پہرے

چڑہی جو منہ پہ دم گریہ ابر دریا بار
بہا بہا وہ مرا اشک چشم تر سی پہرے

حریص صاحب زر ہو ہزار جوں خورشید
مگر تلاش ہی میں شام تک سحر سی پہرے

نہ پہرتی عہد محبت سی وہ کبہی لیکن
ہماری طالع برگشتہ کی اثر سی پہرے

بتاؤ پہیری کوئی عمر رفتہ کو کیونکر
کہ وہ نہ علم و ہنر سی نہ زور و زر سی پہرے

وہ پہیری چشم سی منہ یا غضب سی پہر آئے
نگہ نہ دل کی کہی اوس شوخ عشوہ گر سی پہرے

تمہاری بات کا کیا کوئی اعتبار کرے
کہ قول دیکی کہی یار تم ظفر سی پہرے

قلقل مینا یہ کیا افسانہ میخانیکا ہی
جو بشکل گوش ہر پیمانہ میخانیکا ہی

تیری چشم مست کی گوشی میں دیکہا تو مدام
جمع اک سرمایہ ہی جانانہ میخانیکا ہی

محتسب تو نے کیا کیا ہو ترا خانہ خراب
اب تو نقشہ صورت ویرانہ میخانیکا ہی

مست کہدیتی ہیں دل کی ہو وہ بیجا یا بجا
کیا طریقہ واہ بیباکانہ میخانیکا ہی

مگر پیکان کی مینا بر نگ لاجوردی ہے
عجب ہی بحر خوبی مین نہنگ لاجوردی ہے

چمن مین شاخ نافرمان نہین نقاش قدرت نے
عجب ہی نگ سے نگاخدنگ لاجوردی ہے

ہمین مارا ہے اسکی غمزہ ہای لاجوردی نے
ہماری گور پر درکار سنگ لاجوردی ہے

پہر آخر خاک ہی بستر ہے کوئی زور دنیا مین
پلنگ نقرہ ہی اور پلنگ لاجوردی ہے

ظفر اوس چشم وحشی مین نہین تحریر سرمہ کے
اس آہو کی گلی مین پالہنگ لاجوردی ہے

خط مین بہت سی اونسی خیال اور جنین ہے لکھے
پر بات ایک جسنی ہوئی اتبک نہین لکھی

گر ورخ اوس حسین کی جولی ہے حسن کی
کیا خوب خط خوب سے حصن حصین لکھی

ثابت ہو جب خطا مری اور ہاتہہ ہون قلم
خط مین اگر ہو مینی شکایت کہین لکھی

ہونا اوسیکا صفحہ ہستی پہ ہی ظہور
جو کچہ کہ سرنوشت ہی مثل نگین ہے لکھے

میری دوا تو شربت دیدار یار ہی
نسخی مین کیون طبیب نے سرکا نگبین ہے لکھے

لکہا جو اوسنی خط مین کسو کی مجہی سلام
سو بندگی رقیب کو بہی ہمنشین ہے لکھے

دل دیتی اپنا اوس بت سفاک کو نہ ہم
پر کیا کرین کہ موت تہی اپنی یوہین ہے لکھے

قصہ ہی گر تمام زمین پر تو کیا کہ ہی
آخر نصیب مین وہی دو گز زمین لکھی

صفحہ پہ نہ فلک کے ظفر کلک آہ سی
ہمنی حقیقت دل اندوہگین ہے لکھے

کوئی جو نقشہ کو اوس مہ جمال کی کہینچی
تو اک ستارہ سا دانہ کو خال کی کہینچی

۱۰۳

بوسہ لب دل شکستہ کو | مومیائی نہیں تو پھر کیا ہے

ہنس رونے میں گر ظفر تاثیر
جگ ہنسائی نہیں تو پھر کیا ہے

صورت جسے اوس یار نے دکھلائی نہوگی | چشم اوسکی جو ہوگی بھی تو بینائی نہوگی
گر آہ و فغاں ضبط کریگا دل بیتاب | ہوگا ہمیں بے فایدہ رسوائی نہوگی
ہوگی نہ تری چشم کے بیمار کو صحت | جبتک کہ ترے لب سے مسیحائی نہوگی
افسانۂ غم جسنے سنا ہوگا ہمارا | اک لحظہ اوسے آنکھو نیند آئی نہوگی
ہووینگی بہت باغ میں شمشاد و صنوبر | اے سرو رواں تیری سی رعنائی نہوگی
مٹی تجھے دینی ہے اگر کشتہ کو اپنے | جا جلد پہنچ لاش ابھی دفنائی نہوگی

اوس یار دل آزار کو دل دیکے کسی نے
راحت کبھی دنیا میں ظفر پائی نہوگی

ہم سوا تیرے نہیں کچھ اور حاشا دیکھتے | اس تماشا گاہ میں ہیں ہم تماشا دیکھتے
تو نے مارا کسکو اے ظالم ترے کوچے میں ہم | ہیں پڑا آج ایک خوں آلودہ لاشا دیکھتے
جوش وحشت اپنا دکھلاتے اگر مجنوں کو ہم | بھاگتا صحرا سے وہ کیا بے تحاشا دیکھتے
یار و اوس نوخط کی ہم مشق ستم مثل قلم | سر ہمارا اوسنے تھا جبدم تراشا دیکھتے

اے ظفر جس شے کو بتلاتے ہیں ہم بوالفضول
پاس اوسکے ہم نہیں وہ نیم ماشا دیکھتے

[illegible]

ولہ

رخ روشن کو شاعر جب ترے خورشید باندھین گی
او وہ ہر دم ٹکٹکی اپنی جو وقت دید باندھینگی
گمر اس سگنہ کی قتل پر باندھینگی گر دشمن
نہ پھیرینگی کبھی منہ رہرو راہ فنا ہرگز
ملی ہرگز نہ تم مجھسی گلی کیا جانتا تہا مین
خطا وار ونہین ہی دل اسکی مشکین باندھ لیوین گی
جو کو جہین تری جانینگی قاتل وہ کفن سر سی
تیغ غم کی اثر سی انگلیو نکو اپنی بہونکین گی

جبین کو ماہ رو گوش کو ناہید باندھینگی
عدو کیا جانی کیا کیا دیکھکر تمہید باندھینگی
تو وہ اید وست تیری باعث تاکید باندھینگی
وہ جسدم سنبذ سوی عالم جاوید باندھینگی
کہ مجھسی سقدر ضد ب ذرعید باندھینگی
مگر وہ زلف مشکین کی لی ماند باندھینگی
سقر زندگی سی ہم کی وہ ناامید باندھینگی
اگر عطار سیر النسخہ تبرید باندھین گی

اگر وہ لاکہ پردہ نین بہی ہو گا دیکہ ہی لین گی
تصور ای ظفر جب وسکا اہل دید باندھینگی

ای پری بندش تری جو رنگی گر کہلجائیگی
وصل کی شب بہی ہاں دہر کا جور و زہجر کا
زخم دل پر لاکہ تو باندھیگا کا ہی کھینچکر
اشک خون کا تار مژگان سی نہ ٹوٹیگا گر نہین
چہپ نہین سکتی کا قاصد عاشق رسوا کا حال
منہ ہی کیا آئینہ کا ہوگا مقابل یار سی
اپنی مجنو نکی نہ کہلوا فصد تو فصاد سی

اک بندہی مٹہی لونگی سر بسر کہلجائیگی
دمبدم آنکہ اپنی ای رشک قمر کہلجائیگی
ہوگا جب دل بندہی ہی چارہ گر کہلجائیگی
جو حقیقت دل کی ہی ای چشم تر کہلجائیگی
خط کی بہی کہلنی سی پہلی وہان خبر کہلجائیگی
ساری قلعی اوسکی صورت دیکھکر کہلجائیگی
نوک مژگانسی چہو دی نشتر کہلجائیگی

جتنی ہین بدعہد صنم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے
انسی ملی خدا کی قسم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

ہوتی ہی جنمین مہر و مروت بہتی ہی ایسی سحر محبت
انکا شیوہ ظلم و ستم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

گاہ خوشی ہین گاہ خفا ہین گاہ مکدر گاہ صفا ہین
گاہ جدا ہین گاہ بہم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

کرتی ہین ظاہر لطف و عنایت سنتے ہین یہ نہی بہت ہی
دل مین بہرا ہی انکی ستم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

قول و قسم سب انکی غلط ہین ہین غرض کے یار فقط ہین
جانتی ہین خوب انکو ہم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

کتنی ہین انکی مریض ہجران گئی آہ بغیر از درمان
چارہ ساز عیسی دم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

کس سی انہون نے مہر و وفا کی جس سی لیا دل اوس سی دغا کی
انسی ہو کیا امید کرم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

انکو کسکا پاس محبت یہ کیا جانین طرز مروت
انکی نہ بہری چاہ کا دم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

کشتہ اگر ہو تیغ جفا کوئی انہین کیا انکی بلا سے
انکو ظفر ہی کسکا غم یہ کسکی ہوئی اور کسکی ہونگے

اس میکدے مین کیا خوش پیکر شراب ہوگی
تم ای شراب خوارو دیکھو خراب ہوگی

ایسی ہی عشق مین گر بے صبر و تاب ہوگی
تو اور بہی ظفر تم رسوا شتاب ہوگے

کیا کیا مزے کی باتین ہونگی کہ جب نشے مین
ہم بے حجاب ہونگی تم بے حجاب ہوگے

کرتی نہ گرم جوشی یہ جانتی اگر ہم
تم اور بہی زیادہ گرم عتاب ہوگے

کیا ہوگا ہمنشینون تم سی جواب میرا
گر کچھ وہ پوچھ بیٹھا تم لاجواب ہوگی

دیکھو ہوا نہ باندھو اپنی کہ ایکدم مین
ای غافلو فنا تم مثل حباب ہوگے

گھبرا نہ اسی تمہاری جانا کہ آج تمکو
جانا کہین ہی یہان سی رخصت شتاب ہوگی

ایکسا تو دل کو لگی زلف کی کافر وہ بلا اور [illegible]
کچھ ہوا ای اسی ای باد سحر اور [illegible]
کل ہم اوس گلشن ہستی مین ہی انا مین [illegible]
دل خبردار [illegible] تم اور [illegible]
[illegible] تو ہی ہمان الم ہم اور [illegible]
[illegible] ظفر تو [illegible] سحاب ہی [illegible]
[illegible] خزان بار ہی [illegible] ہو گا
ناتوانی [illegible] عذاب ہو [illegible]
جانی [illegible] ہم [illegible]

اور ہم ہم چشم نقش کی نظر اور [illegible]
ای ستمگر تری مجروح کا ہی کام [illegible]
ابھی اک ایسی پای تو وار اگر اور [illegible]
دست مژگان سی تو اشک و لگا تار ای چشم
کر تری ہاتہ سی تسبیح گہر اور [illegible]
[illegible] پلک [illegible] خونجان کی ہر گز
اوسکی جسم کہ یا خون جگر اور [illegible]
[illegible] دل بہ نبی عشق مین اور [illegible]

[illegible] و لیکن وقت سحر اور [illegible]
[illegible] ای [illegible] اور [illegible]
[illegible] اک سی ای [illegible] اور [illegible]
[illegible] ظفر اور [illegible]

وله

[illegible] الزر [illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب ہوی وحی محبت کام بہی قاصد کا کیا
روح آہی نامہ آہی نامہ بر بنجائیگی

جسکی نظروں میں سما جائیگا تو آئینہ رو
چشم اوسکی صاف آئینہ کا گہر بنجائیگی

ہو نہ کیوں اوس چشم کا مفتوں جو میں یہ جانتا
میری حق میں کافر ایسی فتنہ گر بنجائیگی

ناصحا کیونکر کروں اوس آفت جانسی بگاڑ
تیرا کیا جائیگا میری جان پر بنجائیگی

بنگیا اتنا تصور گر مصور دیکہتا
یار کی تصویر اک پیش نظر بنجائیگی

دیکہو مانو دختر رز کو لگاؤ تم نہ منہ
یہ پڑی گی جب گلی تشکل ظفر بنجائیگی

تنہا کبہی جو اونسی ملاقات ہوئی گی
باتیں بہی ہونگی اور بہی کچہ بات ہوئی گی

مہمان بلا کی غم کو کیا دل نی گہر تباہ
ایسی ہی کم کسی بہی مدارات ہوئی گی

انکا خاک ہو کی بہی جو امن نہ اوسکا ہاتہ
قسمت تو اپنی سا ہی ہیہات ہوئی گی

برسینگی اشک یونہیں جو آنکہوں سی متصل
بارہ مہینی ملک میں برسات ہوئی گی

خط غیر کا چہپایا جو اونسی تو کہل گیا
کچہ خط کی ساتہ اور بہی سوغات ہوئی گی

ہونگی جہان میں یوں تو طرحدار اور بہی
لیکن یہ چہب کہاں کہاں گات ہوئی گی

ہوتی نصیب سی ہی میسر شب وصال
جب تک نہ دن پہرینگی نہ وہ رات ہوئی گی

نکلینگی خانقاہ سی جسوقت پہر وہ ہے
ہم ہونگی رند ہونگی خرابات ہوئی گی

چہپ چہپ کی رات کا نہیں جانا یہ بے سبب
تمنی ظفر لگائی کہیں گہات ہوئی گی

۱۰۷

یکدی کا قصد بہی پار رسائی ہو جسکی
جو مست سرکشی کی بسکہ شراب ہوں گی
مستی میں پہی وہ اپنی خراب ہوں گی
گرم فغاں جو ہم بچشم پر آب ہوں گی
ہو ویرانی دشت دریا دریا پایاب ہوں گی
گرمی سی اں تمہاری خار آتشیں ہوں گی
گلشن میں گل بہ زاویوں گلی کی کباب ہوں گی
غفلت سی آنکہ تیری جسم ... خواب ہوں گی

[illegible]

گر گئی قاتل کی افسوس تری تیغ پر [illegible] رہ گئی

تری زخمی کی تمنای شہادت رہ گئی

[illegible] چمن میں [illegible] تری ای عمروت رہ گئی

دیکہ [illegible] کا [illegible] جب [illegible]

اوس رخ روشن سی عالم ہو گیا روشن مگر

خال مشکیں کی سبب تہوڑی سی ظلمت رہ گئی

[illegible] ہی [illegible] حسرت رہ گئی

عقل حیران [illegible] صورت رہ گئی

پہول [illegible] غفلت رہ گئی

[illegible] حسرت رہ گئی

ظفر [illegible]

غزل

غم فرقت میں ترے ہمکو کب فرصت ہی ہنسنی کی — فقط یہاں شغل گریہ کا کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

کبہی جو بوسہ لی لیتی ہیں اوس کان ملاحت کا — زباں پر اک مزا آتا کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

بلاسی گر نہیں ہی سایۂ بال ہما سر پر — تری دیوار کا سایہ کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

وہی پیش نظر اور پہر نظر آتا نہیں ہرگز — پڑا غفلت کا اک پردہ کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

ہمیں کیا کام جو ناحق سہارا اور کا ڈہونڈیں ہیں — سہارا یہاں خدا ہی کا کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

تری بالونکا جوڑی نی لگایا دلپہ چہو نسا — ہوا اک درد دل پیدا کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

خیال اوس خال لب کا دلسی جاتا ہی نہیں اپنے — غرض یہ دلنشین نکتہ کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

سر ہر گام خار دشت کو ہی اینکہ دکہلاتا — ہماری پاؤں کا چہالا کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

مزا جو کچہ کہ اس درد محبت مین ہی بیدرد — وہ ہمسی پوچہتی ہو کیا کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

ظفر دنیای فانی خواب کا سا اک عالم ہی — مگر اس خواب مین دیکہا کچہ ایسا ہی کہ کیا کہی

اوس نگاہ مست سے کچہ ایسی مستی لگ گئی — چہٹ گئی پرہیزگاری مے پرستی لگ گئی

گر پڑی فوارہ سرکش نہ کیونکر سر کی بل — ہی بلندی کی عزیزو سایۂ پستی لگ گئی

آ گیا اوس ابروی پیوستہ کا جب دم میں خیال — دل پہ میری یک بیک تیغ دو دستی لگ گئی

آگ نگہ پر لی لیا ہی مول تو نی میرا دل — دیکہ تیری ہاتہ یہ کیا جنس سستی لگ گئی

کہول دی دستی عرق افشاں جو وہ زلف دراز — کیا زمیں سی جہوم کر بدلی برستی لگ گئی

بہاگا مجنوں دشت کو طعنہ زنی سی خلق کی — کیا کری وہ بہی اوسکی ہماری بستی لگ گئی

[illegible]

نہ ہانی ہی سخن کی مشکل وہ تو زور طبیعت سی
ہمنی ظفر اس بحر مین مضمون خوب جسٹری بانی کی

دہیان پر جسکی تری لف دوتا چڑہ جائیگی
لہر کالی کیسی اوسکو اک بلا چڑہ جائیگی

ہم سوال بوسہ پر چڑہتی نہ منہ گر جانتی
تیوری یون بری ای کافر ادا چڑہ جائیگی

تو چلی گی دشت وحشت مین ہمارے ساتہ کیا
دو قدم مین سانس تیری ای صبا چڑہ جائیگی

راہگی ای بہ تیری کیا کرون تکرار مین
ضد تجہی تو اور بہی ای بی لقا چڑہ جائیگی

تہوڑی ہی کی نہین ہم دخت رز کو دیکہنا
جب وہ قابو پر ہماری ہا قیا چڑہ جائیگی

زخم دلپر سری پٹی زہر کی ای چارہ گر
چڑہ چکی ہی بار ہا اور بار ہا چڑہ جائیگی

ڈہیر تک اتنی جو آگیا ظفر وہ شہسوار
پاؤں کی گہوڑی یہ خاک اپنی سوا چڑہ جائیگی

ابرو کی تیری بات ذرا چلکی تہم گئے
تلوار آج ہوش ربا چلکی تہم گئے

بحر جہان مین کچہ نہ چلی کشتی حباب
تہوڑی سی دور یہ تو دلا چلکی تہم گئے

قاتل چلی تہی حلق پہ میری ذرا چہری
تونی جو ہاتہ تہام لیا چلکی تہم گئے

تو کیا چلی کی خاک کہ اندہی بہی میرے ساتہ
دشت جنون مین باد صبا چلکی تہم گئے

ہی کچہ سبب کہ ابتلک آئی نہین اجل
یا تو ابہی چلی نہین یا چلکی تہم گئے

تن سی نکل چلی تہی مری جان ناتوان
پر لی عصای آہ رسا چلکی تہم گئے

اوٹہ کر بہو بختی کوچی مین اوسکی ہماری خاک
پر کیا کرین ظفر کہ ہوا چلکی تہم گئے

منہ چڑہی یار کہا
نرگس نی الکو کبہی دیکہا چمن مین
دو دن ہوا ہمانی یہ بیمار کہا
جب سے نگاہون ہوی تری ابرو کی روبرو
خم چرخ پہ ہلال کی تلوار کہا گئی
کیا کافر اوسکی زلف ہی دل لیکی ہم درو
قرآن کی قسم رخسار کہا گئی
غافل نہین ہی یہ ہوش سی

چشم مہر و ماہ میں ہوجائیگا عالم سیاہ
زلف مشکیں جب تری رخسار پر کھل جائیگی

گر یہی رفتار ہا تیرا تو آخر دل کی بات
میری چشموں پہ سب اب چشم تر کھل جائیگی

نامہ بر اوسکو نہ لکھا خط جو میں یہ جانتا
خط کی کھلنی سے خبر وہاں پیشتر کھل جائیگی

دشمنوں کی کچھ نہیں چلنی کی گر ہوگا وہ دوست
قفل پر جو میری باندھیگا کمر کھل جائیگی

فتنہ خوابیدہ جاگیگا جو نالوں سے مری
آنکھ تیری شب کو ای رشک قمر کھل جائیگی

یہ مری مژگاں نہیں ایسی گھٹا برسات کی
جو کہ دو دن میں برس کر ای ظفر کھل جائیگی

بہکانی والی آپکی سب یار بن گئی
سمجھانیوالی مفت گنہگار بن گئے

کیفیت اپنی چشم سیہ مست کی نہ پوچھ
صوفی تمام دیکھکی میخوار بن گئے

میں نی دیا تھا دل اونہیں دلدار جانکر
وہ لیکی میری دلکو دل آزار بن گئے

اوس گل بغیر آنکھوں آئی نہ مجکو نیند
بستر کی تار حق میں مری خار بن گئے

کیسی نہ کی دیکھئی کیونکر چھپی گا راز
غماز میری دیدہ خونبار بن گئی

ہنسا بگڑنا ساتہ بناہی زمانی میں
دو چار گر بگڑ گئی دو چار بن گئے

یہ کیا بلا ہوئی کہ اہی پیش چشم یار
ہم تندرست آئی تہی بیمار بن گئے

بھیجا تھا میں نی اپنی طرف سی جنہیں پیام
جاتی ہی سب وہ اوسکی طرفدار بن گئی

ہشیار رہنا چاہیی یاروں سی ای ظفر
ہیں یار اس زمانی کی عیار بن گئی

دل لی کی ساری خرابی لیگیا مجکو ظفر
وہان کی جانی مین بی توقیر آدمی رہ گئی

ساقی کدہر حریف قدح نوش اوڑ گئی
میخانہ خالی دیکہ مری ہوش اوڑ گئی

گلشن مین صبح شبنم گل کی بہی صبا
اوسان دیکہکر وہ در گوش اوڑ گئی

وہ زلف اک بلا ہی پیچ ہو کی کون اوسنے
دنیا سی تو تمام بلا نوش اوڑ گئے

پونہچا جو سر نالہ پُر دود چرخ پر
تیری ہوئین لبس ار بسبہ پوش اوڑ گئے

نالونکو میری سنتی ہی مرغان نغمہ سنج
یکبارگی باغ مین خاموش اوڑ گئی

یہ ناتوان گلی ہی بجا تار سے مگر
جہونکی ہوا کی لیکی سر دوش اوڑ گئی

ٹکڑی ہماری جیب کے دامن تلک تمام
جسد صم کیا جنون نی ظفر جوش اوڑ گئی

کیا خرد بدخواہ کیا تدبیر دشمن بن گئے
میری حق مین تو مری تقدیر دشمن بن گئے

پرزی پرزی ہوتی کیون اسکی جو لیجاتا خط
میری قاصد کی مری تحریر دشمن بن گئے

زلف مشکین باندہتی ہی وہ لگی مشکین کس لیے
کیا خطا کیا جرم بی تقصیر دشمن بن گئے

مین اگرچہ جانتا تجہسی نکرتا دوستی
خلق میری ای بت بی پیر دشمن بن گئے

جانتا ہون مین یہی گی یہ مقرر میرا خون
میری ای قاتل تری شمشیر دشمن بن گئے

گر نہ کہتا حال اپنا کیون وہ ہوتا خشمناک
میری ای یارو مری تقریر دشمن بن گئے

ای ظفر اسوقت مین عزت ہی ذلت کا سبب
صاحب توقیر کی توقیر دشمن بن گئے

کہیں جا سی ہی شراوہ نکالا سر بازار مین نکالا بن
جو مین سیتی چلا سر راہ پی ار سی ہی مین نکالا بن
بہر جبین بیکسی بدنا ہو ان سوختہ وین مین نکالا بن
یہ در جبین بیکسی اپنی باپ پر زخم سو ستم کہر مین گلستان سی نکالا بن
ورہ ابرو ہی گرفتن اپنی گلستان بی سیو تیبر مین ہی نکالا بن
کوئی جاگہ دل بی مین ہو تو بیکسی تیبر سے مین سیو
نکلا ہی خون لی اور لیبی ہی گلی نکالا بن

یا انداز ہم ان اپنی یارو مین نکالا بن
کہ تصویر ہی تصویر بن دیکہی
یہ مجلس مین ہی تاثیر بن دیکہی کہیچ
کہ جی مین ہی کہ جانی نہ دیکہی مین جا خطا
کہ مجہسے کیا جانین وہ کیون تقصیر بن دیکہی کہیچ
صورت اپنی وجود کہلا دی تہہ پر کیا حال ہو
جیسے یارون مین ہم شمشیر بن دیکہی کہیچ
قصر جنت سا کہین مین ہی اسی جو نگ
تری آنکہ کی نقش تعمیر بن دیکہی کہیچ
دیکہا ہی جو ہو کو چہہ دی جائی دی مین
دیکہی اعصہ دوانی تقدیر بن دیکہی
ہمیشہ ہم اپنی انداز ہی دیکہا ہی مین
مین کی جاوین مزار و مین مین تدبیر بن دیکہی کہیچ
دیکہا ہی جو دیکہا ہو دنیا مین ہی
ای ظفر کہی کی اسکی دم ان جا بن دیکہی کہیچ
ہم اپنی کہین شعر کسی الہ لکہا ہی ہی
ہمیں دیکہی ہم وہ مانگین تی کیا جیب

جہان میں ورد ہی صاحب جمال میں لاکہون
مگر ہین حسن میں سب اوس جمل کی دیکہی
ہمالی بہنی نہیں دیکہی جل کی دیکہی
کری ہر دورش تخم بلند بطینت
کہو بہی بن نکی ایک بہل کی دیکہی
نمی لعل کا عاشق ہی ہی تہا حال
بہمای خار مین اپنی قتل کی دیکہی
ستم کو دیا ہی کہ قاتل نی بہی قتل کی ہی
نہیں تجہی نکلی ہین وہ من عمل کی دیکہی
حصار عشق کی ہین وہ فصل کی دیکہی

دل لطیف مرا اون ہی زیر بار الم
کہ جیسی ہو رکوی ہای بل کی دیکہی
ظفر اوتری نہ کوئی ہی شب کو وہ لیکن
بولا او نہیں پیا ہمنی رفل کی دیکہی
نہ کی ہر چند بری جیخ کہن کی بو دیکہی
پر نہ کانون تلک اس عندلیب کی پو دیکہی
معنی گہان ہو وہ جنت میں بہی لذت و عظ

۱۱۲

زخم دل بسمل کو میری یہ تمنا ہے
گر منہ میں زبان ہو تو قاتل کو دعا دیجے

چڑہ جائین نظر اپنی گر اوسکی در دندان
اشکونکی طرح گوہر آنکہونسی گرا دیجے

جب جانکی ساتہ اپنی جاوی یہ رفیق اپنا
کیونکر غم جانانکو پہر دلمین نہ جا دیجے

نرگس کو بہت مستی ہی دعوی ہمچشمی
یکبار اوسی انکہین گلشن میں دکہا دیجے

صورت کی دکہانی میں اوٹہتا ہی اگر پردہ
تو پردی ہی میں اپنی آواز سنا دیجے

بہڑکانی سی غیرونکی تم آگ نہو ہمپر
گر ہمکو جلانا ہی تو یونہین جلا دیجے

زخمون پہ مری دل کی گہچی نمک افشانی
الفت کا مزا اوسکو ہان کچہ تو چکہا دیجے

تو بہی نہ ہلی ہرگز وہ غیر کے پہلو سے
نالون سی ظفر اپنی گر عرش ہلا دیجے

ہماری پاس اک چٹہی جو وہانکی نامہ بر لوے
ہوا معلوم یہ اوس سی کہ کچہ اون تک خبر پونہچی

اگر جیتی رہی تو پہر نہ ہرگز دل لگائین گے
تری ہاتہونسی اندا دلکو اپنی اسقدر پونہچی

لگی بجنی جہان میں اپنی رسوائی کی نقارے
محبت میں تری نوبت یہ اپنی بیداگر پونہچی

ہماری خاک اوس کوچی میں جو تونی نہ رہنی دی
تجہی تکلیف بہی کیا اس سی اے باد سحر پونہچی

کبہی پونہچا نہ جانا اشکو تسی سر تیری اوس تک
مدد جانب سی غم دل کی اے چشم تر پونہچی

ہوئی اوس مہ وش کو حال سی میری نہ آگہی
اگرچہ آسمان سی میری فریاد جگر پونہچی

غم دوری ہی پاس اپنی نشانی اونکی کافی ہی
نہ چہلا نہ انگوٹہی چاہیی نہ اے ظفر پونہچی

[illegible]

اول ہی سی اوسکی لب شیرین کا بنا خال
آیا نہ وہ مسکش ابہی گلشن مین کہ نرگس
پہونچای ہی اب دیدہ تر اشک سی پانی

نکہی یہ ترنگ شکر پہلی ہی پہونچے
لی ہاتہ مین اک کاسۂ زر پہلی ہی پونچے
ہی آتش دل تا بہ جگر پہلی ہی پونہچی

پونہچی سر منزل جو گئی راہ رو عشق
تقدیر مجہی لیکی ظفر پہلی ہی پونہچی

خیال اور وہم اک عمر ہر کہین پہونچی
پیام بر مرا انسان ہی پر وہین پہونچی
بجای رنگ شفق شعلہ در ہوا کی آتش
کناری گور کی پہونچی پر آہ صد افسوس
برا ہو ضعف کا اتنا بہی ہاتہ اوٹہ لیتا
حلاوت اوس لب شیرین کی ہی وہ بوسہ مین
ہمارا یک تصور پہونچ گیا ہے دور
نہ پہنی پہونکی گجری کہ پہونچی کچہ صدمہ

جہان سی آئی تہی آخر کو پہر وہین پہونچی
جہان کی اوڑکی فرشتی کہین نہین پہونچی
اگر فلک پہ مری آہ آتشین پہونچے
مراد کو نہ تری عاشق حزین پہونچے
کہ وقت گریہ کی تا چشم آستین پہونچے
کہ جسکو قند نہ پہونچی نہ انگبین پہونچے
وہان کہان نظر چشم دوربین پہونچے
مجہی ہی در تری نازک ہین نازنین پہونچے

عدو پہ کیونکہ نہ مجکو ظفر ہو جبکہ ظفر
مدد کو تیری مرا ہیر فخر دین پہونچے

ہزارون عشق مین ایسی آ حضر دل رنج و غم پہونچے
گئی خط وہان جو مضمون وفا کی ایک قلم پہونچی

پر افسوس اپنی مطلب کو نہ تم پہونچی نہ ہم پہونچے
گئی قاصد کی کوچی اور رہی تری قلم پہونچے

کہان پرواز کی طاقت نہین ہین بال پر ثابت
قفس ہی مین تمنا ہی ہائی سو چکے کیجے

گرہ زلفون کی اپنی کہولتی ہین آشنائی سی
مری قسمت کی ہی کچھ عقدہ کشائی سو چکے کیجے

لگایا پانو کو جو ہاتھ تو جھنجھلا کی وہ بولی
کہ ہاتھ اورونکی بہی ہین ہاتھاپائی سو چکے کیجے

نہین ہی بی تامل خوب کوئی کام دنیا مین
ظفر کیجے بہلائی یا برائی سو چکے کیجے

تم نہ سمجھی تیوری اسقدر کیون بل دیے
اور پہر کیون مسکرا کر آپ چپکی چل دیے

زلف کو جس وقت اوس کافر نے اپنی بل دیے
دیکھکر گوری کی صورت حضرت دل چل دیے

آج تک و نگاہ نازبا نیر ہی مزاجا تا نہین
ہمکو بوسی خواب مین تہی آپنی جو کل دیے

حلقہا موی سیحان سی بنا کر بہا سیان
اوس فرنگی زادہ نے کتنے ہی عاشق گل دیے

ہین پس مژگان مری لخت دل سوزان کہان
عشق نے روشن کہی تہی کی آ اوجہل دیے

توڑ کر زنجیر ہمکو جوش وحشت نے کہا
جاؤ اسے ہنسے کو تہا زمین اب جنگل دیے

شعلہ سان دیتی ہین اوسنی ہمکو بہی بیتابیان
جسنی مثل برق ہین اوس شوخ کو چہل بل دیے

کم ہوئی جب آتش دلکی بہڑک اوس شمع نے
جنبش مژگان سی پنکہی برابر جہل دیے

اب وہ مانگے گا تو کیا دوگی اوسی تم ای ظفر
دین و ایمان جان و دل تو اپنی اول دیے

دلپر بلای زلف گرہ گیر ڈال دے
تو نے مصیبت آمری تقدیر ڈال دے

جب روبرو وہ آئے تو پاے نگاہ مین
موج سرشک چشم نے زنجیر ڈال دے

جو تیر و بہم ہوئی دو یار گر دو روز
تو نے جدا ان سے ای فلک تجھ پر ڈال دے
[illegible] مرقع تجھ پر ڈال دے
سب اوس کی سامنے تیرے تصویر ڈال دے
کیونکر ہو اثر دل عالم مین ای ظفر
تیری سخن مین عشق نے تاثیر ڈال دے

جان اپنی تیسی وقت جانفشانی دے تو دی
جس طلب شی کی تجھکو یار جانی دے تو دی
دی نے حسرت مجھے جب بس سی میری گئی
[illegible]

کیا غم کہ دل [illegible] نالہ نے شمشیر ڈال دے
دریا مین [illegible] ڈال دے
تب ہم [illegible] تقدیر ڈال دے
[illegible]

[illegible]

[illegible]

برا بھلا نہ کہی بیٹھے بیٹھے ہم خوش ہیں
وہ گالیاں ہمیں گر بحجاب منہ پر دے

چمن میں بل نکری شاخ سنبل ریحان
وہ اپنی زلف کو گر پیچ و تاب منہ پر دے

یہ زندگی ہی ہی خواب کیا عجب غافل
سفید ریش جو تعبیر خواب منہ پر دے

کھلے نہ راز محبت جو مہر خاموشی
لگا یہ عاشق بر اضطراب منہ پر دے

لگا دی گر نہ مری منہ سی جام می ساقی
بلا سی تھوڑ لیسی ٹپکا شراب منہ پر دے

ظفر ہو دامن شب پر وہ رخ خورشید
جو کھول اپنی وہ مسکین نقاب منہ پر دے

حقیقت دل کی وہاں بی یا نہ بر پہونچا تو یوں ہی دی
مری یا تو کی کچھ اونکو خبر پہونچا تو یوں ہی ہی

ہوئی خاک گر نہ وہاں ہم خاک لیکن تو نی اُس در تک
ہماری خاک ای باد سحر پہونچا تو یوں ہی دی

رہی گو دور پر دیکھا کبھی ہم دل لگی انکھو نسی
وہاں سے دور ہی ہمنے نظر پہونچا تو یوں ہی دی

نہیں گو جگر پر تم بھی لیکن اشک خونیں سی
مدد گریہ کی تو نی چشم تر پہونچا تو یوں ہی دی

نہ لی گو فصد یو الی نی تیری رگ جان تک
تری مژگان نی تو ک نیشتر پہونچا تو یوں ہی دی

اگرچہ دم بھی لینا ضعف سے دشوار تھا لیکن
فلک تک ہمنی فریاد جگر پہونچا تو یوں ہی دے

کبھی آیا بھی تو وہ ساتھ اپنی غیر کو لایا
مجھی اوسنی اذیت اے ظفر پہونچا تو یوں ہی دے

تو نی بعد از صلح پھر ہم سی لڑائی ڈال دی
جلگی شاید کچھ کسی نی جلتو آئی ڈال دی

وہ صنم سیدھا ہو گیا ہم سی خدائی مثل لیف
ہی طبیعت ہی میں اُس کی کج ادائی ڈال دی

١١٥

[illegible]

بلا مین زلف کی کیون جا پہنسا دل
اوسی مین نی نچہوڑا اوسنی مجکو
گرفتاری مین یون مدت سی مجکو

مرے جانی بلا مارے کہ چہوڑے
بہت تیر جفا مارے کہ چہوڑے
کہین وہ بیوفا مارے کہ چہوڑے

ظفر چہوڑونگا مین دامن نہ اوسکا
مجہے قاتل مرا مارے کہ چہوڑے

کیا نگاہ مست مین ساقی کی مستی ہی بہری
ہم تو ہون مین دیکہتی ہین جلوہ حق زاہدو
سیکڑون دل اک نگہ پر لیلی ہین وہ تیغ بہی
وحدت اکدم ہی سرکش ہوا کیا کیا حباب
کسکو مار اکسا سر پہوڑا تا وتو سہی
آدمی کہتی ہین جنکو ہم ہین دنیا مین وہ لوگ

سب کی دلمین آرزو ہی مے پرستی ہی بہری
بت پرستی مین ہماری حق پرستی ہی بہری
ہو نہو کچھ نفع لیکن جنس سستی ہی بہری
اسکی سرمین جو ہوای تکبر ہستی ہی بہری
تمنی لوہو مین کیونکر چوب دستی ہی بہری
یون تو سب اولاد آدم سی بستی ہی بہری

گنبد گردون کو تم خالی نہ سمجہو ای ظفر
اسمین سرتا پا بلندی اور پستی ہی بہری

مشہور بڑی وحشت مین جو ہے سب ہمارے
جاگیر مین وحشت نی دیا ہمکو جو صحرا
گر ہو ہی کبہی رات کوی وصل کی تو کیا
شیرین دہن اب اور ہی ہین پردہ کہانچ

کرتی ہین عداوت وہی مطلب مین ہمارے
جانا کہ ترقی ہوی منصب مین ہمارے
ارمان نکلتی ہین کب اک شب مین ہمارے
جو بات ہی اوس شوخ شکر لب مین ہمارے

من لکہون اک حرف بہی تو ہاتہ ہون سر قلم
کیا ستم ہی غیر او نہین تحریر جو چاہی کری

کچہ نہ بولو میری قاتل سی وہ میری لاش کو
دفن کردی یا کری تشہیر جو چاہی کری

روبرو جب اوسکی جائینگی نہین آئیگی بات
ہمنشین تنہا یہان تقریر جو چاہی کری

دل نہ رنجیدہ کری کوئی بڑا ہی یہ گناہ
اور دنیا مین ظفر تقصیر جو چاہی کری

زلف پر پیچ کی اوس بت نی جو پہندی مارے
دیکہی پہانسی کئی اللہ کی بندی مارے

دیکہ اوسکی تن نازک مین چہبین گی خیاط
کیا کیا تونی ہین تو تنگ مین بگندی مارے

گل جو خندان تہی سدا او دہی ہوی پژمردہ
کنا زمانی بہی چن چن کی ہین خندی مارے

پاک و ناپاک سی شمشیر اجل کو کیا کام
روز اسنی تو ہین ستہری تو ہین گندی مارے

جانی دنیا کو بشر ہیچ تو پہر جان اپنے
جانکو اس سی لگا کر نہ وہ دہندی مارے

آہ و نالہ مین نہ ہونی دی پیدا تاثیر
دل سی کہدو کہ ابہی دم نہ یہ خیدی مارے

اس زمین مین ہی سخنور کا ظفر قافیہ تنگ
کیا کری اپنا سر فکر سخن دی مارے

ہمکو وہ بت ہوش ربا ماری کہ چہوڑے
ہم اوسکو نچہوڑین کی خدا ماری کہ چہوڑے

کیون زلف کو اوس کافر بدکیش کی چہیڑا
بیشک یہ ہوئی تمسی خطا ماری کہ چہوڑے

کب چہوٹتی ہین ہاتہ سی ہم دامن قاتل
وہ کہینچ کی شمشیر جفا ماری کہ چہوڑے

گل تمسی ہو رو کش تو رخ گل پہ طپانچہ
گلشن مین کہو باد صبا ماری کہ چہوڑے

[illegible]

غزل ۱۱۷

خطا ایک بار اودہر ادہر سی دوبار
خفا ہو غیر سے دو چار دن مین تم اک بار
اور اک گہڑی مین ہو برہم ظفر سی دوبار

صبا اگر چہ باغ چمن گل کرے
تو نظارہ کی گل کا بلبل کرے
خودی پہ تکیہ نہ بالکل کرے
خدا پر ہی انسان توکل کرے
وہ ہو بربر وا ورنہ دیکہون اوسے
یہ دل میرا کیون تامل کرے
[illegible]
کہو دل سی خامہ تناول کرے
غم عشق تو خامہ کیا نالہ کوی
کہ بلبل باغ مین شاخ سنبل کرے
ترے زلف کی سامنی تار کی
[illegible]

گرون کم نگاہ ہے کا گر مین گلہ | تو پھر اور بھی وہ تغافل کرے

گرے تو ظفر پر جو لاکھون ستم
کہان تک وہ صبر و تامل کرے

حضرت دل جبکہ قابو ہی شرابی مین پڑے
تشنہ کامی مین کبھی کام آئینگی ای سیکشو
کی سحر ہنی تڑپ کر ہجر کی شب بہ جبین
گر نگہائی یار رسانہ اپنی نہیں کہانیکا لطف
کسکی تو ماتم مین رویا ہی کہ وہ بھی ای فلک
دل پر شوخی کی ٹپری سینہ مین ہین اسطرح داغ

ہم بھی ہو کر اک خراباتی خرابی مین پڑے
رہنی دو دو چار قطری تو گلابی مین پڑے
رات بھر سو یا کئی تم ماہتابی مین پڑے
ہی مزا جب ہاتہ دونون کار کابی مین پڑے
اشک انجم سی ہی یہ شاک آبی مین پڑے
جیسی انگاری ہین دکان کبابی مین پڑے

ای ظفر جاتی رہے کیفیت نگاہ مست کی
آنکہ اوس سکش کی جسپر بی حجابی مین پڑے

دوست تو بدخو نہو دشمن جو بدخوئی کری
ہی تو گویائی کی خاطر منہ مین انسان کی زبان
ہووی تو سر گرم آرائش قناعت سی اگر
تو نکر اوس زلف سی بل ای دل شامت زدہ
کہکشان سی کیا عجب تیری دوپٹی کی لیے
بیچ ڈالی اپکو شوق خریداری مین مشک

تو نکوئی کر اگر تجھسے بدی کوئی کری
پر زبان سے کس کام کی وہ جو بدگوئی کری
جو دوشالہ کام کرتا ہی وہی لوئی کری
لاکہ کج خلقی کری وہ لاکہ خم روئی کری
اک ستارہ دار تیار آسمان توئی کری
بوی زلف یار گر دوکان خوشبوئی کری

ہزار کوس اگر کوئی اک دم دوڑے
مجال کیا رہ الفت مین دو قدم دوڑے

ہوای وصل مین اوس گل کی ہم ہو کیا کیا
ہمیشہ ہم روش باد صبحدم دوڑے

ارادہ کیا ہی خدا جانی پہر ہر اک جانب
تمہاری گہوڑی جو کا خدنگ ای صنم دوڑے

گیا نہ خاک ہوی پر بہی جوش وحشت کا
ہمیشہ اوڑہکی بگولی کی طرح ہم دوڑے

مجہی بتاؤ مرا کیا گناہ کیا تقصیر
جو مجہ پہ کہینچ کی تم خنجر ستم دوڑے

کرون جو نامہ شوق اوسکو مین رقم اپنا
تو خود بخود ہو سیاہی روان قلم دوڑے

سمجہ نہ اشک کو لڑکا کہ یہ وہ آفت ہی
لگا کی اگ جو پانی کو چشم نم دوڑے

کرون ارادہ گلگشت مین اگر تجہ بن
تو کاٹنی کو مجہی گلشن ارم دوڑے

ظفر لگی نہ لگی ہاتہ کچہ نصیبون سے
پر اونکی چہاتی پہ ہاتہ اپنا دمبدم دوڑے

حضرت دل وصل جانان کی شتابی مین پڑے
ہو گئی ہم بیتاب ساتہ اونکی خرابی مین پڑے

محتسب سد راہ میکدہ کیونکر نہ ہو مست
لوٹین انگارونپہ دوکان کبابی مین پڑے

چاہتا ہی جی کہڑے ہم جسکی جسکی سب نشین
غیر سی باتین کرو تم بی حجابی مین پڑے

کون وہ مینوش ہی جسکی گزک کی واسطی
نقل یہ انجم پہ فلک کی ہین کابی مین پڑے

ہوتی ہین سب خدمت عالی مین حاضر بار بار
ہم ہین دروازہ پہ فکر باریابی مین پڑے

خم مین می کش کام کی ساقی کہ خم ہی سر بمہر
سنہ پہری اپنا اگر جام و گلابی مین پڑے

بہگیا چشمونسی دریا ای ظفر مانند نیل
وہ نظر اس رنگ سی مستی شاک آبی مین پڑے

ولہ

ولہ

١١٦

کہایہ چشم تر مین بار ہا ہی دل نی اشکون سے
جہان مین حضرت دل یون تو دیکہی سیکڑون بسمل

کہ ہونگی لعل اور گوہر نہ ہم جیسی تم جیسے
ولی بیتاب اور مضطر نہ ہم جیسی تم جیسے

شرار آہ سی کہتی تہی شعلی شب کو نالون کی
کہ چمکی چرخ پر اختر نہ ہم جیسی تم جیسے

جہان مین عاشق و معشوق یون تو اور بہی ہونگی
مگر ہوونگی ای دلبر نہ ہم جیسی تم جیسے

جلائی عشق کی آتش نی ای پروانو دل آسکی
ہوی پر جلکی خاکستر نہ ہم جیسی تم جیسے

نگاہ و چشم سی کہتی ہین اوسکی عشوہ و غمزہ
کہ ہین دنیا مین جادوگر نہ ہم جیسی تم جیسے

بری ہین یا بہلی ہم تم ظفر لیکن غنیمت ہین
کہ یہان آئینگی پہر پہر کر نہ ہم جیسی تم جیسی

عجب روش سی وہ نہین ہم گلی لگا کی ہنسی
کہ گل تمام گلستان مین کہلکہلا کی ہنسی

ہنسا جو سامنی اوس غیرت چمن کی گل
تو چٹکیون مین اوسی غنچی سب اوڑا کی ہنسی

جنہین ہی شرم و حیا اس ہنسی رو تی ہین
وہ بیحیا ہی جو ہنسی پہ بیحیا کی ہنسے

غم و الم کا مرا اونکی خوشی کا باعث ہے
کہ جب ہنسی وہ مجہی خوب سا رولا کی ہنسے

یہ کہد و غنچہ سی آتی ہی تیری منہ سی بو
چمن مین سامنی اوس گل کی منہ چہپا کی ہنسی

نکالا چارہ گرون نی جو ذکر مرہم کا
تو خوب زخم جگر میری لہلہا کی ہنسی

ظفر فلک پہ ہو کیا کیا ہنسی ستارون کی
وہ مہ جبین دُر دندان اگر دکہا کی ہنسی

ہی تیر عشق اگر ہی چہپا یون جگر مین جین سی
جسطرح بیٹہی ہی کوئی اپنی گہر مین چین سی

١٢٠

ناوون اونکو حکایت کوئی کو اپنی کہی سی
ادہر سی دل کا انداز اک نرالا سے
ہنسی کی طرز آئی ہی ادہر اونکی
ادہر کی جا سی آتا ہی پیرا قاصد آج
کوئی وہ لایا ہی شاید خبر اونکی
نہین ہین ناز ہی تری فقط عجب وغریب
اک ادا ہی ہی ای عشوہ گر اونکی
کہان تم تمام و شفق کہہ رحمی یان
ہر ایک ہی ہی صورت نظر اونکی
دل لایا فکر غزل مین ظفر نہین لگتا
بہی غزل کی ہوودی اگر اونکی سی

[illegible]

گلشن میں جب ادا سے وہ رنگین ادا ہنسی
غنچہ کا منہ ہے کیا کہ جو بہر ادائے صبا ہنسی

یہ کیا ستم ہے ہم تو کہیں اپنا حال دل
رو رو کے تیرے سامنے تو بیوفا ہنسی

ہنستا ہے تیغ یار سے اسطرح میرا زخم
جسطرح آشنا سے کوئی آشنا ہنسی

دیوانہ کو ترے نہیں پروا کہ اے پری
دیوانگی پہ میری کوئی روے یا ہنسی

روے غم فراق میں سو سو ہم اے فلک
گر وصل کی خوشی میں کبھی اک ذرا ہنسی

چارہ کرے اگر ترے بیمار عشق کا
تدبیر چارہ ساز پہ کیا کیا قضا ہنسی

جو دل گرفتہ غنچۂ تصویر ہو ظفر
پھر اوسکو کیا ہنسائے کوئی اور وہ کیا ہنسے

چاہئیں گل ہم شست جنونکو چھوٹیں گھر کی قضیہ سے
ناک میں دم اے ہوش و خرد آتے پہر کی قضیہ سے

زلف ہے اوسکی شام بلا رخ ہے اوسکا صبح صفا
ایدل تجکو مطلب کیا اس شام و سحر کی قضیہ سے

الفت مال و زر نہیں جنکو اونکو غرض کیا قضیہ سے
سارے قضیے دنیا کے ہیں مال و زر کی قضیہ سے

کرتا ہے جب بازار وفا میں سودا جنس محبت کا
کام نہیں اوس سودے اگر کو سود و ضرر کے قضیہ سے

جو قضیہ لال ہیں وہ سب جمع ہیں اونکی محفل میں
بیٹھے رہتے ہیں وہ اونسے الگ ہم یار و در کے قضیہ سے

اے دل ہو مشغول بحق تو فارغ ہو کر دنیا سے
جو ہیں اہل دہر کے اونکو نہیں ہے کام ادہر کے قضیہ سے

ساری باتیں تیری ہیں یارے گر نکرے کچہ قضیہ تو
ہوتی ہے بیزاری یار سے دل کو ظفر کی قضیہ سے

رات جو اوس مہوش کو ہم نے خواب میں دیکھا آنکھ کھلی
صبح تلک آنکھ نہ تھا پھر اپنی اصلا آنکھ لگی

ردیف یا ۱۲۱

ہے پیچ کاکل تصور سے ہے تصویر مشکل سے
رہے ہیں ہجر کی شب ہجوم رنج و غم دل میں
کہ نکلی ہے ہمارا نالۂ شبگیر مشکل سے
ہزاروں طرح کی ہیں پیچ اوسکی زلف پیچاں میں
بنائی ہے یہ کس صانع نے زنجیر مشکل سے
جو دیکھیں خط کا عالم مصحف رخسار پر تیرے
تو پھر ہم کریں قرآن کی تفسیر مشکل سے
بھرا جو حرص میں [illegible] یا دنیا سے وہ آسان
میان بے ننگ آلودہ نکلی شمشیر مشکل سے
ضعیف و ناتوان ہوں میں کوچۂ جانان میں [illegible]
[illegible] نہیں اے گردش تقدیر مشکل سے
نہ نکلا خانۂ دل کو ظفر کی ہو ذرا دیکھو
یہ گھر بعد از خرابی ہو گا پھر تعمیر مشکل سے
[illegible]

ی

ملی خسرو کو شیرین کوہکن کا کام مرجاوے
اوسی ہی اختیار اپنی اجل ہے ہر جا وہ لیجاوے

بعید اے عشق ہی یہ بات انصاف و عدالت سے
نہین ہی کام کچھ ہمکو ہدایت اور ضلالت سے

نظر کر محکمہ مین جاؤگی تو کر وکیل اپنا
کہلا اوس خال عارض سی یہ مضمون اک نکتہ بین

ہی وہ خوب واقف ہی رہ و رسم وکالت سے
کہ جسکا زلف نی طومار باندہا تہا طوالت سے

ظفر ہی آفتاب دین و فخر المرسلین اپنا
ہوا عالم منور جسکی انوار رسالت سی

مرا اوڑتا ہی جی مژگان چشم پر تغافل سی
کیا دل کو گرفتار اوسنی جب دام محبت سی

الٰہی تو بچائے رکہیو اس موذی کی جنگل سی
تو مشکین زلف سی باندہین لگی کوٹہڑی کاکل سی

مری آہ و فغان سی بیمزہ ہو تو نہ ای گلرو
نمک پڑ جاتا ہی اک حسن گل مین شور بلبل سی

خیال زلف مین دل اسکی جلکر آہ کرتا ہی
کہ موج دود پیچان کم نہین ہی شاخ سنبل سی

چمن مین نغمہ بلبل کو سنکر وہ لگی کہنی
لگی آگ اس چمن کو سیر آگہبراتا ہی جی غلغل سی

خبر اوڑتی ہی کچہ سنکر صبا سی بوی گل آئی
رہین سرگوشیان غنچہ کی کیا کیا باغ مین گل سی

ظفر تہوڑے سی ہمنی شعر جہٹ پٹ اس یہی لکہی
نہتی ایسی غزل جسکو لکہتی ہم تامل سی

بنا کر جو قلم کرتی ہو خط تحریر لگڑی سی
کہلا مضمون اسکو دو گی تم تعزیر لگڑی سی

بوڑہا پی مین سہارا چاہتا ہی تو تو کیا تجکو
یہ کم ہی کہکشان ای آسمان پیر لکڑی سی

جلی وہ دو گہڑی اور یہ جلی ربنو کی جلنی مین
زیادہ ہی تمہارا عاشق دلگیر لکڑی سی

۱۲۲

آہ و فغان کی ساتھ جو سیر جاتی ہی نکلی جان حزین
برسوں پھر ایا ہجر مین تو نی ہمکو فلک پھیر ہی سے

گیا جانی کیا دیتی ہین یارب و تو اسکو دم نکلی
بیٹھی اگر اک لحظہ کبھی اوس ماہ لقا ہم ملکی

اب جو کیا ہی ہمنی ارادہ اوس سے ظفر پھر ملنی کا
اگی کیا رسوائی جہان کچہ آپ ہی تو تہی کم ملکی

دیکھکی تیری تو سن ای اشک چمن گل مہندی کے
رو رو لگی ہی پاؤن مہندی آنا جو یہان منظور نہین

ہوتی ہین شرمندہ چمن مین تجہتی سب گل مہندی کے
ہم یہ پہانی جانتی ہین ای سست تغافل مہندی کے

جسکو کیا ہی تو نی کشتہ اپنی دست حنائی سے
گور پر اوسکی پہول مین چاہی سوسن و سنبل مہندی کے

شادی طفل اشک کے ہی منظور تجہی کیا دیدہ تر
خون جگر سی کرتی ہین کان جو تجمل مہندی کے

دست و پا مین لگاکی مہندی تمنی جو ہاتہ اپائی گی
چہالی لگاکی اپنی ہاتہون سر فرغل مہندی کے

خون عاشق رنگ حنا سی ملتا ہی یکرنگی سے
دسترس اوسکی پاؤن تلک ہی تا نتوسل مہندی کے

اسکے چشم تر کو ملا ہی اوس سی پا ہی حنائی سی
آج ظفر جو وہ نہین سرخی رنگ مین بالکل مہندی کے

ذرا چوٹی مین اوسکی دیکھنا موباف گوہر کی
کہ نکلا اک کا شعلہ سا ہی گیا منہ سی اژدر کی

دُر دندان کی اپنی آبداری جو دکہاؤ تم
نہ کیونکر غرق آب شرم مین دانی ہون گوہر کی

محبت کی گواہی کو ہین کافی داغ سینہ کی
اگر مہر ین نہین ہین تو نہون کاغذ یہ محضر کی

ہجوم داغ حسرت سے بڑا لشکر ہی سینہ مین
اگرچہ آبلی بھی ہین تو وہ خیمہ ہین لشکر کی

بھری تجہی ہین گلمہندیکی پائین باغ خوبی مین
لگائی پاؤن مین مہندی نہین اوس شوخ نی بہر کی

تھی کیون آشنائی ہمسے کے
تھا تو تشنہ روئی دل میں غبار
اوسنی کس دن صفائی ہمسے کے
بجا ہے شکوہ ہمنے اور تو نے
دیکہ پایا کبھی لڑائی ہمسے کے
دامن دشت میں جنون تو نے
خوب زور آزمائی ہمسے کے
جیب صد چاک پاؤن میں صد ریش
اسقدر ہاتھا پائی ہمسے کے
ای ظفر بخت میں رسا ... [illegible]
کبریائی تو مجھسی اگلی ہون نے
دل نے کیا اپنی الجھی ... ہمسے کے
دیکھو یہ کہ وہ بہم اور ظفر
بات اگلی ... ہمسے کے
بار نے ... [illegible]
تو منظور ... نہین

مفلس کا جگر کیا کہ نہین آہ جگر پر شیشی پہ ہزار اپنی ہو نازان دل فولاد	قوت کو وہ کیا پہنچی تو نگر کی جگر کے پر کہاں ہی قسم مرد دلاور کی جگر کے

ٹپکا نا ظفر خون نہین آنکھو نسی غم یار
طاقت یہ نچوڑی ہی وہ دہر ہر کی جگر کے

مانی نی روی لف مین ستی تمام کی ناکام ہی مزی سی وہ کس کام کی زبان صیاد تو نی کردیا ازاد پر سے ہے دُر ایما ہی یہ کہ ہی یہ چمن جای می کشے آیا ہی پوچھنی کو وہ ظالم مرا مزاج اتنی قیام پر تو ہین اتنی قیامتین	تصویر کھینچ سکی نہ سحر کی نہ شام کی جو لذت آشنا ہی نہین اوسکی نام کی پھر کھینچ لای ہمکو محبت نہ وام کی ہر گل دکھاتا آنکہ ہی مانند جام کی طاقت ہی جب بانکو نہین ہی کلام کی کیا جانی کیا ہو کر یہ جگہ ہو قیام کی

مشکل ہی کار عشق و جنون لیکن آگئے
مجنون کو عقل ہی ظفر اس انصرام کی

کیا کہون تمنی مجھسے کیسے کی نکرے کوئی دشمن ای ظالم سوزش دل نی ہر بن مو سی تیری موج تبسم لب نے کیا کہین کیا شرر کی قالب مین	جی ہی جانے ہی میرا جیسی کے دوستی تو نی مجھسے ایسے کے ایک پیدا صدا ہی نی سی کے کی نمایش تو موج می سے کے ہمنی معلوم ایک شی سے کے

سنی پیدا رسائی ... [illegible]
اور کو نتی ... [illegible]
میان مجنون ... [illegible]
... [illegible]

مرا کاتب لگا گھبرانی دو باتون کی لکھنی سی
ابھی دفتر پڑی ہین ای ظفر لکھوانی برسون کی

خطا دیکھی مری کیا تو نی کیا تقصیر ثابت کی
جو ٹھہرائی سزا میری لیی تعذیر ثابت کی

کسی سی میرا پیغام زبانی تو نی سن پایا
کہ تو شدہ کہین میری کوئی تحریر ثابت کی

کبھی میں صورت تصویر بولا ہی نہین منہ سی
بتا کیا تو نی بات ای عالم تصویر ثابت کی

اگر پوچھا ہی تو نی کہ کی مین کچھ رہ گیا جب
کبھی اگی تیری مین نی نہین تقریر ثابت کی

نہ یہ مین نی کہا تجھسی کہ تو میرا کشندہ ہی
نہ تیری ہاتھ مین قاتل کبھی شمشیر ثابت کی

جو تو نی چشم کی گردش سی گردش مین کیا مجکو
تو مین نی اپنی ہی وہ گردش تقدیر ثابت کی

ہوئی ذلت بہی گر مجکو تری ہاتھون سی عالم مین
تو مین نی اوسمین اپنی عزت و توقیر ثابت کی

کیا شکوہ نہ بیرحمی کا تیری سنگدل مین نی
مگر آہ و فغان اپنی بہی بی تاثیر ثابت کی

ظفر سا کون ہی عاشق ترا ہان تو ہی منصف ہو
خطا میری وفا جس سی بتا بی پیر ثابت کی

چہوڑ سب کی دوستی کر دوستدار ایک کی
ایک کا ہو یار نہ جائیگی ہاری ایک کی

کوئی تو ہمدم شریک رنج و راحت چاہیی
نی ہنسی ہی ایک کی اچھی نہ زاری ایک کی

اپنا اپنا ہی نصیبہ ایک کو دائم ہی عیش
عمر گذری ہی غم و محنت مین ساری ایک کی

کی ہزارون مجہسی جانبازون نی جان اونپر نثار
پر پسند اوسکو نہ آئی جان نثاری ایک کی

کہتی ہین غمخوار ہون لیکن تری غم کی سوا
خوش نہین آتی مجھی تو غمگساری ایک کی

ردیف یای ۱۲۵

رخ گلگون پہ ہی اوس گل کی نشانی سرخی
جلوۂ صبح بہاران ہی بہار شفق
ای ظفر تجکو ہی منظور اگر رد حسود
تو پڑھا کیجی قل اعوذ برب الفلق

عاشق زار مری طرح کوئی ہو تو سہی

شکل آئینہ نہین آنکہ جھپکتے ہرگز
ہوش ملنی کا ہی تیری مرے بیہوشی ہے

محو دیدار مری طرح کوئی ہو تو سکی
ایسا ہشیار مری طرح کوئی ہو تو سکی

ہین ظفر گرچہ گہربار ہمیشہ یادل
لیک خون بار مری طرح کوئی ہو تو سکی

مرا دل کیا دل اونکی پیچ مین آتی تہی بہتونکی
مژہ تیری خدنگ ناز کا سایہ بنایا تہا
فراد کہلا دیا تہا روی آتشناک جا اوسنی
ہوا پہر اوسکو شوق تیغ بازی دیکہئے کیا ہو
کسیسے حضرت دل کیا نہ اوسنی یہ سنا ہوگا
دکہای ہی تہی اونے خونی چشم کی گردش

دکہا کر زلف دو سر پر بلا لاتی تہی بہتونکی
اگرچہ تیر ہمنی ہاتہ سی کہای تہی بہتونکی
تو شعلہ آگ کی سینونمین بہڑکاتی تہی بہتونکی
انہین کہیلون نی سر پہلی بہی کٹوای تہی بہتونکی
کہ ہم بیتاب ہو کر آگی جلای تہی بہتونکی
کہ اول ہی یہان تو ہوش جکرای تہی بہتونکی

بنایا گرچہ بہی ہمنی جہان گر خاک اوسکی کوچی کی
مگر ہان یار دل ای ظفر پای تہی بہتونکی

کرگئی ویران چمن باد خزان گلزار کی
خوب جہاڑی آج شیخی ابر گوہربار کی
کہدو غنچی سی پہول اینٹھ نہ بیٹھے باغ مین
خاک سی شوخی اونکی ایک غل برپا ہوا
چشم ہو آئینہ گر تیری گردن اک پل مین صاف

بس قفس مین بیٹہ رہ پر اپنی بلبل جہاڑ کی
اوسنی بعد از غسل اپنی زلف کاکل جہاڑ کی
آخرش جانا ہی بہا انسی ہاتہ بالکل جہاڑ کی
آہ وہ محشر خرام اوٹہا جو فرغل جہاڑ کی
اپنا گہر پلکون سی مین ای پر تغافل جہاڑ کی

حیران سی نہ کہتی موقع کی مریض غم کو
یہ رنج ہون تو کیونکر صورت بدل نجاے
دیکہی جو شمع تیری رخسار آتشین کو
محفل مین رشک سی وہ کس طرح جل نجاے
جب صاف صاف ایسی رخسار ہون تمہارے
پانی نگاہ کیونکہ اوپر پہسل نجاے
نی پیچ و تاب نکلی دل سی نہ آہ سوزان
رسی جلی بلا سی پر اوس کا بل نجاے
ان ابروون اوس گلی مین جا ہون جا بجا مین

[illegible]

سنتی ہیں پاؤں میں ہی اوسنی لگائی مہندی
اے ظفر اب وہ نگار آئی تو کیونکر آئے

نظر پھر آج شکل نامہ بر دو دن کی بعد آئی
خدا جانے کہ وہاں کی کیا خبر دو دن کی بعد آئی

تری ہاتھوں سی آفت ایکدن آئی گی عاشق پر
نہ آئی آج گر آئی تو فتنہ گر دو دن کی بعد آئی

کبھی تھی عشق میں جو بات ہم نے جھیلی اول دن
وہی پیش آئی اے دل شوریدہ سر دو دن کی بعد آئی

نہی قسمت کہ میں دو دن بچاؤں [illegible]
کہاں تھی آئی صورت نظر دو دن کی بعد آئی

بہت مشکل تھا میں دو دن سی تجھ بن بارے لو آیا
مجھے کل آج اے رشک قمر دو دن کی بعد آئی

جو دو دن پہلی آئی تھی بلا دل پر محبت میں
وہی آخر ستمگر جان پر دو دن کی بعد آئی

بہار گل ہی دو دن پھر اڑیگی خاک گلشن میں
خزاں جسوقت اے مرغ سحر دو دن کی بعد آئی

اجل جسدن کہ چاہی تو اوسی دن میرے پاس آ تا
کہ ہوگی زندگی مشکل اگر دو دن کی بعد آئی

قیامت ایکدن اوس جلوۂ قامت سی آئی ہی
اگر دو دن نہ آئی اے ظفر دو دن کی بعد آئی

بجای سوز دل گر جان جلے جائے تو یہ جائے
بجای درد دل گر دم نکل جائے تو یہ جائے

کوئی سودا زدہ کا پیچ تاب دل ہی یعنی جانا
مگر اوس کا کہیں پر خم کا بل جائے تو یہ جائے

بدل کر بھیس تو عاشق نہیں جا سکتا گھر اوسکی
اگر صورت ہی کچھ اسکی بدل جائے تو یہ جائے

وہ خوش ہوتا ہی ان روز مرا احوال بد سنکر
الٰہی کچھ خبر وہاں آج کل جائے تو یہ جائے

نہیں جانیکی جیتی جی تو حسرت وصل جانا کی
مگر ہاں بعد مردن اب اجل جائے تو یہ جائے

١٣٧

وصل کا تیری اگر شب کی عنوان بنجائے
تو مری جان تو کیوں ایسی مرجان بنجائے
ہم دونوں مجمع خوبان میں گر اوس زلف کا ذکر
زلف کیطرح سے وہ جمع پریشان بنجائے
جو کری یاد تری مصحف رخسار کو روز
گرچہ ناخواندہ ہو وہ حافظ قران بنجائے
گر خوش آئی تجھی ای یار نوائے بلبل
دل نالان ہی مرغ خوش الحان بنجائے
صورت اوس عالم تصویر کی جو صورت گر

دل برق جہان ہی اپنا گر عشق ہو تو بجھ جائے
ظفر ان مردم دنیا کی محبت میں لگا ان آگ
اگر ہائی کبھی تجھ کو میری آب آگ
نہاری ہی آتش ہی ہوش ہو تو بجھ جائے
جراغ عالم عالم ہی کا ہم کی میں
مقابل شمع رو اور معشوق ہو تو بجھ جائے
دل داغ سی میری شعلہ آگ

گیا کیا خاک حاصل کوچہ گردی سے جو خاک پے	نہ کوچہ تک بھی تیری ہم کو آوارہ نی تو پہنچائی
ہجوم داغ پر بھی آہ اب تک سرد ہی دل میں	ذرا گرمی تو اسکو آتی انگاروں نی تو پہنچائی

ظفر ایک بار بھی کانوں تک اوس کان ملاحت کی
ہماری داستان غم نہ غمخواروں نی تو پہنچائی

بن سکتی ہی تدبیر اگر بنتی بگڑ جائے	کیا بن سکی تقدیر اگر بنتی بگڑ جائے
ہی میری تمنا کہ رہوں خاک در یار	پروا نہیں اکسیر اگر بنتی بگڑ جائے
شمشیر گروں سی تری ابرو کی مقابل	بنوائی شمشیر اگر بنتی بگڑ جائے
ہی شرح محبت کو قلم آہ کی کافی	خامہ دم تحریر اگر بنتی بگڑ جائے
بگڑا ہوا یہ حال ہی میرا کہ مصور	کھینچی مری تصویر اگر بنتی بگڑ جائے
افسوس صد افسوس محبت میں مرا کام	ای آہ کی تاثیر اگر بن کی بگڑ جائے
بکھری ہوی وہ زلف جو دیکھی تو عجب کیا	حدادسی زنجیر اگر بنتی بگڑ جائی
بگڑی ہوی کچھ صید محبت کی ہی قسمت	یہ جان ترا تیر اگر بنتی بگڑ جائی

باتیں تو بناتی ہو ظفر سامنی اوسکی
کیسی بنی تقریر اگر بنتے بگڑ جائے

جو سوزش غیر سوز جان غمکش ہو تو بجھ جائے	یہ آتش عشق کی ہی اور آتش ہو تو بجھ جائے
محبت عاشق شیدا کی تیری کم ہو کیا ممکن	ہوس کچھ بوالہوس کی ای پریوش ہو تو بجھ جائے
بلای ایکقطرہ مے کا ساقی گر عنایت سے	تجھے کیسی پیاس ای بلاکش ہو تو بجھ جائے

دیکھی جو وہ صورت تصویر وہ حیران بنجائے
دیکھی جو وہ صورت تو پری آنکھوں میں
روز جس کیطرح سی ابر آنسو طوفان بنجائے
کیا دیکھی ہی عجب الا مرسلان بنجائے
زلف تیری ای کافر بسلمان بنجائے
دیکھی اس الامر گر وہ شکل احسان ادا
دیکھی آئینہ میں گر عکس گلستان بنجائے
دیکھ لی اور کل گلستان تو بلبل وہ بھی

ای ظفر وہ جوان انسان بنجائے
جو اکیلا دل میں جوان ہی ای انسان بنجائے
ای ظفر فیض سخن سی تری ای اندر جائے
اوسکا دل جو بری نگاہ بنجائے
جس جگہ بن جائی کیا ای بابو اور ای آنکہ
دیکھنا دیکھ وہ سب عدو میں بھی بن
سبحان ہو ظل اللہ وہ سہل ای ابکی
جہان ہو ظل اللہ بیکار
ای سب ابکی ای بنی ہو تو پری
ای

ہی شمشیر ستم کو خوب کر تو امتحان
دم بلا سی گر مرا ای قاتل خونریز جاے

جسکو دل کرتا ہو جانی بزم مین اوسکی ظفر
وہ بچشم تر برنگ ساغر لبریز جای

جو بات ہی بگڑی ہوئی جہن جا ہی تو بنجائی
ڈہب وصل کا اوس بات سی بنجا تو بنجاے

عاشق کا نہین کہیں زر و سیم سی بنتا
پاس اوسکی جو وہ سیم بدن جا تو بنجاے

سو بار بہار آئی نہ دیوانہ بنے گل
یکبار جو تو سوی چمن جاے تو بنجاے

کہتا ہی چمک ایسی مری آہ کا شعلہ
تارا سا سر چرخ کہن جاے تو بنجاے

بگڑا ہوا ہی کام تو ناکام کا تیری
پرتو اگر ای غنچہ دہن جاے تو بنجاے

ہم جانتی ہین تکیہ تری در پہ بنائین
دی تہوڑ ایسی ای عہد شکن جای تو بنجاے

وہ بگڑی ہی جائینگی بلا سی ظفر اونکی
عاشق کی اگر جان پہ بنجاے تو بنجاے

غم ترا جب کہ دلنشین ہو جاے
دل مین پہر کیسے بہ جبین ہو جاے

خواہ مسجد مین خواہ بتکدہ مین
مدعا سجدہ ہی کہین ہو جاے

یا نہو ہو وہ مری نظر سے دور
یا مری آنکہ دوربین ہو جاے

ہی اوس خال رخ کا جو نکتہ
نکتہ والون آپ نکتہ چین ہو جاے

ہو اگر دور بہی تو ہو نزدیک
یار دل سی اگر قرین ہو جاے

شب کو آنا جو ہو تو ہان کر لو
ورنہ نہین تو ابہی نہین ہو جاے

کمال کوئی ڈالی ظفر گری ہی گری
زیادہ کوئی جو زور کمال پہ پڑ جاے
کیا گل و گلبن سر گور غریبان جاے
تیر آتا ہی بس ای تنگ گلستان جاے
کیا شب فرقت یہ مجنون کی سامان جاے
اک ذرا رنگ مستی پہ سرخی پان جاے
حلقہ گرداب ہو مرا گریبان جاے
زخمی تیر ستم ہو نا مرا سر ہی جاے
زخم دل مثل لب سوفار خندان جاے
کہنچی گر ای عالم تصور حیران جاے
جو مصور صورت تصویر حیران جاے
لیکن وہ کی جنبش داماں کا کان جاے
لگی بنانی لی پہ تو ای کافر
جان دل منظور ہی یا دین و ایمان جاے

ہو بلند انح خاکساری گر کبھی اپنا غبار
خاک مین ملجای یہ گردون گردان چاہیے

چارۂ زخمِ دلِ عاشق اگر منظور ہے
چارہ ساز و چاہی مرہم دان نمکدان چاہیے

چاہ کر اوس بیوفا کو چاہ کا دیکھا مزا
چاہیے ای حضرت دل اور اوسی کی مان چاہیے

تکمۂ یاقوت پیراہن مین اپنے ہو نہو
لیکن اشک خون ظفر زیب گریبان چاہیے

بجز جام جہان مین کبھی ہے نہ کو کیا کہیے
سب تختگاہ جم تو میخانہ کو کیا کہیے

سلجھنے سے جو اون زلفونکی اولجھی ہے یاد دل
اولٹ ہے یہ اپنی قسمت کا ہے شانہ کو کیا کہیے

امید دوستی کس سے ہو دشمن دل ہوا اپنا
کہ ہو جب آشنا ایسا تو بیگانہ کو کیا کہیے

بہت ہم کہہ چکے دل کو حذر کر اوس پریرو سے
کہا اوسنے نمانا کبھی دیوانہ کو کیا کہیے

نہین آسان سوز عشق سے یون جلکے مر جانا
کبھی مرحبا تو اور پروانہ کو کیا کہیے

ہوا رنج اوسکی دلکو جس سے حال دل کہا ہمنے
کسیکے سامنے پھر ایسی فسانہ کو کیا کہیے

ظفر وہ حور وش گھر مین ہماری جلوہ فرما ہے
سوای قصر جنت اپنے کاشانہ کو کیا کہیے

عدم سے آگئے ہم یہان وہین ہوتی تو کیا کرتی
ہوئی تو کیا کیا ہمنے نہین ہوتی تو کیا کرتی

بلای عشق مین کھو بیٹھے ہم دنیا و دین دونون
ہماری پاس گر دنیا و دین ہوتی تو کیا کرتی

خطا کی حضرت دل تمنے چھوڑ زلف کو اونکی
جو تم پر وہ ابھی چین بر جبین ہوتی تو کیا کرتی

وہی وہ گرزمین تھی عاقبت گر ہفت کشور تھی
تمہاری عاقلو زیر نگین ہوتی تو کیا کرتی

۱۳۰

[illegible]

ہاتھی تیغ اجل کم تری شمشیر ابرو کی
ہم احسان اسکا ای بیداد گر لیتی تو کیا لیتی

بناتی دست مژگاں کو نہ جبتک ہمسر سایہ
بلائیں اوسکی زلفونکی ظفر لیتی تو کیا لیتی

ہم ایکبار وہاں تک جو بار پا جاتے
کہاں سی باقی بتا کاروان عمر کا ہم

تو جو معاملی تھی سب قرار پا جاتی
جو باقی کچھ ہیں کہیں گرد و غبار پا جاتی

زبان سی حال غم عشق ہیں کہوں کہوں
کہ مجکو دیکھ کی ہیں غمگسار پا جاتی

نہو تا حضرت ناصح کو ناگوار یہ عشق
مزا وہ اسکا اگر ایکبار پا جاتی

کلام کرتی نہ یوں و بدو عدو ہمسے
جواب کوئی اگر ای نگار پا جاتی

زبان سی نام بھی لیتی نہ ہم محبت کا
نجات اس سی اگر ایکبار پا جاتی

کسیکا قتل جو ہوتا ہی اونکو مد نظر
تو ہیں نظر ہی سی ہم جان نثار پا جاتی

جو زندہ رہتی محبت میں ہم تو اور بھی کچھ
اذیتیں تری ہاتھوں سی یار پا جاتی

عوض بدی کا نہیں کرتی ہم کسی سی ظفر
مگر ہیں اپنا کیا بد شعار پا جاتے

پیام اونسی کچھ ای پیغام بر کہتی تو ہم کہتی
کہا جا سکا کیا تجھسی اگر کہتی تو ہم کہتے

کہا سنی تمہاری اگی سب افسانہ اور رونگا
کہانی اپنی ای رشک قمر کہتی تو ہم کہتی

کوئی زلف دراز یار کا کہہ سکتا کیل قصہ
طویل اتنا تھا اوسکو عمر بھر کہتی تو ہم کہتی

سر رہ کسطرح کہدیتی اونسی بات پردی کی
مگر در پردہ جا کر اونکی گھر کہتی تو ہم کہتی

ہم اپنا تو یہ حال پریشان جتاتے
میں راز دل اپنا نہ جتاؤں کبھی اونکو
لیکن ہیں مری دیدۂ گریان جتاتے
ہاں اور وہ نہیں کب آ کے وہی گو لا کی طرح سی
ہم اپنکو ہیں تابع فرمان جتاتے
او دشمن ایمان کو دکھا وا وہ نہیں ایکبار
ہم اپنکو ہیں صاحب ایمان جتاتے
ہم آن اداؤ سکی بلای دل و جان
تم دیکھو ظفر سکو ہیں ہر آن جتاتے

[illegible]

کیا ہو مست جیسی تیری چشم میگون نی
نہ پوچھو مجھسی کہ کسطرح دن مصیبت کے

نشی کو کیا کوئی اوس بادہ خوار کی کاٹی
غم فراق مین اوس بدشعار کی کاٹی

کرے جو یار ظفر تیز خنجر مژگان
تو ایکدم مین گلی وہ ہزار کی کاٹی

چہوڑ کر یار ہین سب ہوکے جلتی پہرتے
دم جنبش تری زلفون سی ٹپکتا ہی عرق
شمع وجیسے ہوا تو مرا زیب محفل
غافلو عالم ہے سیر ہی کوئی دم بیٹہو
شعلہ خوبون کو ہین بہڑکاتی ہوا خواہ وے
اپنی کوچی مین عبث پہرتی ہین تو اس نازسی وہ
تیری مرضی ہو تو لون اونسی ابہی مین بدلے
گر کی اوس کوچی مین ہم ہستی تو سنبہلا نگیا

اپنی تنہائی پہ ہم ہاتہ ہین ملتی پہرتے
یا کہ ہین مار سیہ زہر اوگلتی پہرتے
مثل پروانہ عدو جی مین ہین جلتی پہرتے
دیکہو لڑکون کی طرح کیون ہو اوچہلتی پہرتے
جو کہ بنکہی نہین گرمی مین ہین جلتی پہرتے
پاؤن سی ہین دل عشاق مسلتی پہرتے
تیوری مجہپہ ہین جو لوگ بدلتی پہرتے
کیونکہ ہم پہرتی وہان سی جو سنبہلتی پہرتے

ای ظفر اور تو جاتی ہین وہ گہر غیرون کی
آنکلتی ہین ادہر بہی کبہی جلتی پہرتے

جبکے دلمین کہ ستمگار ترا ڈر بیٹھے
اوس ستم کیش نی مژگانکو جو دی اک جنبش
درد کیونکر نہ اوٹہی آہ مری پہلو سے

وہ تری کوچی مین آرام سی کیونکر بیٹھے
تیر کتنی ہی مری دلمین برابر بیٹھے
جا کی پہلو مین جو غیرونکی وہ دلبر بیٹھے

ردیف یای ۱۳۲

بلا ہین زلف جانان کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتی تو ہم لیتے
اوسی کا کام ہتا وہ جو کیون پوچہتا پہرتا
دل عالم اگر لیتی ای ظفر لیتے تو ہم لیتے
نہ لیتا کوئی سودا مول بازار محبت کا
مگر یہ جان ای جان لیتی تو ہم لیتے
کوئی کی تیر ناز تاثر کی آنکی مرجاتا
جو بیداد کجسی جہج گینہ در لیتے تو ہم لیتے
ہوتا عیسی ہم بستر اگر تو تیر اکسا جاتا

[illegible]

[illegible]

یہ وظیفہ ہی ظفر اپنا کہ ہیں یاد ہمیں
رخ و گیسو سحر و شام کسو کی آئے

کسیکی جب تصور کی نظر بندی لگی ہووے
تو ہو کر چشم بندی گہر کی در بندی لگی ہووے

الٰہی خیر ہو پھر چشم میں تحریر سرمہ سے
سیاہ ناز و غمزہ کی کمر بندی لگی ہووے

یہاں عاشق نے چشم تر سے باندھا تار اشکوں کا
وہاں کانوں کی بالو پر گہر بندی لگی ہووے

جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے طفل اشک نکلا ہے
ہمیں معلوم اب اسکی جگر بندی لگی ہووے

لگینے بھی لگی اب شعر کہنے کیا تماشا ہے
کہ مضمون بندی ان روز و چپہ بندی لگی ہووے

کہاں مرغ نظر اوس گلشن رخسار تک پہنچے
کہ تار اشک سے پہلے ہی بندی لگی ہووے

کسینے کچھ نگہ پنہان باندھا کھل گیا ہے پھر
جو اپنی اونکو چھین ظفر بندی لگی ہووے

نظر سے جب نظر کر کے نظر بندی لگی ہووے
صف مژگان میں اشکوں سے کمر بندی لگی ہووے

بجا تاتہا گہر ہی میں تو وہ مجکو بولاتی تہی
سبب کیا جو مری وو دو پہر بندی لگی ہووے

قفس میں بند ہوں اوڑ کر کہاں جاؤں نگاہیں پہانسے
کہو صیاد سے کیون میرے پر بندی لگی ہووے

جو مانگا بوسہ خال لب کا بولے یہاں نہ آیا کر
ستم دیکھو مری اک نکتہ پر بندی لگی ہووے

نہیں کیا چھاونی چھا جائیگی فوج اشک آنکھوں میں
کہ مژگان سے پہلے ہی چھپر بندی لگی ہووے

ہزو کا درد دوری نے مری اشکوں کو آنسے
مگر یاں خواب کی اے چشم تر بندی لگی ہووے

زبان بند اپنی کر کر کون بیٹھا اوسکی محفل میں
کہ وہاں تو بولنے کی بھی ظفر بندی لگی ہووے

[illegible]

گرون مین کیا نہ اوٹھا پردۂ غفلت
وگرنہ اوس تلک سینی نظر پہنچا تو دی ہوتی

رکہا کیون عشق نے زاہد کو خشک ایسی عالم مین
اسی کچہ گرمی سوز جگر پہنچا تو دی ہوتی

بلا سی خاک عاشق کی اگر برباد ہو جاۓ
پر اوس کوچی مین اے باد سحر پہنچا تو دی ہوتی

بہت کرتا تہا دعوی عشق کا یہ دل اسی تو نے
اذیت خوب سی بیداد گر پہنچا تو دی ہوتی

لکہا تہا مین نی خط مین اوسکو مضمون اپنی گریہ کا
نمی کاغذ کو کچہ اے چشم تر پہنچا تو دی ہوتی

مری احوال سی وہ بیخبر اتبک نہین واقف
کوئی بات اوسکی کانون تک ظفر پہنچا دی ہوتی

ہم تو یہ نہین کہتی کہ غم کہہ نہین سکتے
پر جو سبب غم ہی وہ ہم کہہ نہین سکتی

ہم دیکہتی ہین تم مین خدا جانی تو کیا
اس بہید کو اللہ کی قسم کہہ نہین سکتے

رسوای جہان کرتا ہی رو رو کی ہمین تو
ہم کچہ تجہی اے دیدۂ نم کہہ نہین سکتے

کیا پوچہتا ہی ہمسی تو اے شوخ ستمگر
جو تونی کیی ہم پہ ستم کہہ نہین سکتے

اے صبر جنہین تلخ کلامی کو تمہاری
شربت ہی بتاتی ہین وہ ہم کہہ نہین سکتے

جب کہتی ہین کچہ بات رکاوٹ کی تری ہم
رکجاتا ہی یہ سینہ مین دم کہہ نہین سکتے

طوبا سی بہتی ہی تمہارا قد رعنا
ہم کیونکہ کہین سرو ارم کہہ نہین سکتے

اللہ ری تیرا رعب کہ احوال دل اپنا
دیدیتی ہین ہم کرکی رقم کہہ نہین سکتے

جو ہم پہ شب ہجر مین اوس ماہ لقا کی
گذری ہین ظفر رنج و الم کہہ نہین سکتے

شمع و پروانہ سے ہے او تہا منہ سے نہ تو بزم میں دیکھ
مثل پروانہ جلی جاتی ہیں غیرت والی

عاشقوں کو نہیں کچھ کافر و دیندار سے کام
او نسے ملتی ہیں جو ہیں عشق کی ملت والی

نہ شمشیر ستم رکھ ہے یا سر اپنا
ہم بھی ہیں عاشقونمیں کہ ترے جرأت والی

ہمنے اوس بت میں جو دیکھا ہے نہیں کہ سکتی
کہ مبادا کہیں سن پائیں شریعت والی

وسعت ملک سلیمان کو سمجھے کیا ہیں
ساکنی کنج قناعت کی قناعت والی

اس ستم پر تو ظفر دیتے ہو تم دم اون پر
کیا ستم ہو جو وہ ہوں مہر و مروت والی

دیر کیوں کر رہی ہے وہ تو شتابی والی
اب تلک ہیں اوسی محفل میں خرابی والی

ہیں جو محفل میں ترے جام و گلابی والی
اونکو تو منہ نہ لگا ہیں یہ خرابی والی

نہیں معلوم پڑھا جاتی ہیں کیا کیا آگر
میری دشمن تجھے او رقوی کتابی والی

کو زر و سیم کی رکھتی ہیں طبق شمس و قمر
پر ہیں وہ تو ترے صدق کی رکابی والی

ہے تو ہم صوفیوں کی یار پر اب ہیں مشہور
اے شرابی ترے صحبت میں شرابی والی

دل بریان کو مرے دیکھ کے ہوتی ہیں کباب
آتش رشک سے وہ کان کبابی والی

عاشق غمزدہ کو اور رلاتی ہیں سوا
یہ محرم میں ظفر جامۂ آبی والی

جو کھیلی کھیل ہمنے صاحب تدبیر کیا کھیلے
پر اب بازی ہماری دیکھئے تقدیر کیا کھیلی

نگاہ دوست اپنی تیغ بازی جسکو دکھلائے
وہ پھر ہی دوست لیکر ہاتھ میں شمشیر کیا کھیلی

۱۳۵

[illegible]

کبھی رسائی ہو نہیں سطح پہ بہتر بدلے
چھکار در پہ سر [illegible] بت سجدے
در و دولت [illegible] نہیں بدلے
خدا جانے کہاں جانے کی ٹہلو آج ہی جلد
کبھی پوشاک تھی [illegible] نہیں بدلے
کسی سے [illegible] سادہ دل [illegible] نہیں بدلے
ظفر جاتے ہیں [illegible] نہیں بدلے

کہاں ہیں وہ اگلی ملاقات والے
عنایات والے مدارات والے
خوش اوقات دیکھے خرابات والے
ہمیشہ رہے خوش اس اوقات والے
جو ولیں تمہاری وہ اونکی زبان پر
تمہارے ہیں عاشق کرامات والے
جو دین بلکہ [illegible] سو
ہیں من وہ ہمکو عنایات والے
اے اگر [illegible] بارہ [illegible]
گر [illegible] ہیں بات والے

ہم اک روز دل تحفہ دی آئی اونکو — وہاں چاہیین ور سوغات والے
سنو تم نہ اونکی جو طومار باندہ ہین — کہ ہین ہمسو دو بول اکبات والے
ہم اسکو سمجھتی ہین جو منہ سی کہدو — اشارات جانی اشارات والے

قیامت یہ کرلے تہی برپا قیامت
ظفر نالی وہ ہجر کی رات والے

پہونچ جائین جو وہانتک صبحدم پہلی ہم پہلی — تو جہک کر چوم لین اونکی قدم پہلی سی ہم پہلے
ہوا پہلی یہ ہمسی قتل کوئی اوسکی ہاتہون سے — کہ جا مبہٹی تہ تیغ ستم پہلی سی ہم پہلے
نہین شکوہ پریشانی کا ہمکو تیری زلفو سنی — پریشان تہی تری سر کی قسم پہلی سی ہم پہلے
اگر ہوتی نہ امید اوس مسیحا دم کی آنی کی — تو کیون تو ڑتی یہ کر اپنا دم پہلی سی ہم پہلے
نہین آیا زبان پر اپنی تو اک حرف بہی اتنک — زبان کو تراچکی مثل قلم پہلی سی ہم پہلے
تہا پہلی کوئی چشمہ نہ تہا پہلے کوئی دریا — ہوی پیدا جہان مین چشم نم پہلی سی ہم پہلے
نہ تہا اک قطرہ بہی سوی عشق مین باقی — جو کرتی نوش جان زہراب غم پہلی سی ہم پہلے
جواب خط تو لیکر نامہ بر آیا کہین پیچہے — روانہ ہوگئی سوی عدم پہلی سی ہم پہلے

ظفر گر سب سی پہلی ہم نہ دل دی بیٹہتی اونکو
اوٹہاتی اتنی کیون رنج والم پہلی سی ہم پہلے

ہو جو دہیان اوس لٹ کا تا دیر انکہونکی تلی — تیرہ بختون کی رہی اندہیر انکہونکی تلی
کسکی ابرو کا تصور ہی مجہی جو دمبدم — پہر رہی ہی صورت شمشیر انکہونکی تلے

انگور خسار پر انوار دکھاوی اپنے
کہ فلک پر ہین بہت شمس و قمر جل نکلی

دم ہی چلنی کو ہی ہمراہ یہ قاصد نی کہا
کہ کہین باندہ کی جلدی سی کمر جل نکلی

کیا کہین مثل کے برہم گیٔ وحشت مین نکل
کہ جدہر لی گیٔ تقدیر ادہر جل نکلی

دیکہ روی عرق آلودہ کری جان سفر
چہاون تا روکی یہ بہتر ہی اگر جل نکلی

بوسہ مانگا تو کہا بس چلو بہیا لنسی نکلو
منہ لگایا تجہی کیا تم تو ظفر جل نکلی

ردیف یای ۱۳۷

رخسارہ سرخ زلف سیہ فام کی تلی
پہولی ہی ایک طرفہ شفق شام کی تلی

کس بادہ نوش کی لئی نرگس کی ہاتہ مین
روپی کی تہالی سونیکی ہی جام کی تلی

ای مرغ دل نہ خال سمجہ زیر زلف یار
یہ دانہ فریب ہی اس دام کی تلی

ہر دفتر جنون جو کیا عشق نی مجہی
مجنون کا لکہا نام مری نام کی تلی

پختہ مزاج جن تہی نازان وہ اب گیٔ
پختہ مزاجیان طمع خام کی تلی

مشتاق ہی جمال کا تیری تمام خلق
رہتا ہی اک ہجوم لب بام کی تلی

ایسی کہان نصیب کہ مانند نقش پا
ہو میری چشم یار کی ہر گام کی تلی

ہی سر بلند عشق مین وہ ہی کہ جسنی سر
رکہا ہی تیغ دلبر خود کام کی تلی

ہی تو بشر پر اوسکو فرشتی بہی ای ظفر
گردون سی جہانکتی ہین جگر تہام کی تلی

ہان وہ دن ملنی مین شکایت وہ نی ہوتی ہی
جہان وہ تو کی جانب سی حکایت وہ نی ہوتی ہی

مگر تیری کیوں ہو لکھکر نامہ یہ حاضر تیکھو تو
کہ خط ملتا ہے کسکا اور عبارت کسکی ملتی ہے

مزا ہے جو محبت مین نہین ہے وہ کسی شی مین
کسیکو کیا بتاؤن اسمین لذت کسکی ملتی ہے

نہو رسوا جلاکر مجھکو میری خاک اڑانی سے
یہ سوچو خاک مین ہر روز عزت کسکی ملتی ہے

لہو دل سے نکر فریاد او بے انصاف دشمن سے
کہ وہان داد گرفتار محبت کسکی ملتی ہے

مرے خصلت سے پائے عشق مین مجنون مرا رتبہ
ظفر سچ ہے کسیکو مفت دولت کسکی ملتی ہے

بتونکو کچھ زبان اے دل نہین آسان دینی ہے
جو کہنا ہو تو سچ کہنا خداکو جان دینی ہے

تم آؤ آپ میرے پاس یا خط بھیج دو لکھکر
دل مضطر کو گر تسکین کسی عنوان دینی ہے

شمیم لطف سے اپنے مشک گل سے کیا آتش
جو بیہوشی مجھے اے نکہت ریحان دینی ہے

لبونکا بوسہ تو کیا دوگے لیکن منہ سے تم اپنے
کوئی گالی مجھے بلوا اگر اے جان دینی ہے

ستاتا ہے تجھے وہ کیوں ہوا تھا او تو یہ عاشق
سزا تو تجھکو واجب اے دل نالان دینی ہے

تری آن اداکو دل کا اپنا اے عدو جانے
مری نزرہ یک بیداجانکو ہر آن دینی ہے

ظفر پیکان تیر اوسکا جو پورا سخت جانی ہے
توجان و بدو ساسب قیمت پیکان دینی ہے

دل سے بہر جاک تری چشم تو ہان چاہیے ہے
ہے یہ بیمار اسے نقل مکان چاہیے ہے

ہے کمانداز تری تیر کا پیکان کافی
دہن زخم مین کیا میری زبان چاہیے ہے

ایک دو جام سے کیا ہوگا کہ ہے جوش بہار
اب تو کوئی خم مے بادہ کشان چاہیے ہے

اوسکی موج اشک ہی اوسکی لیی زنجیری
کہل گیا مضمون سارا دیکہکر صورت تری

جو کہ سودای محبت مین تری پابند ہی
کیا ہوا خط گرچہ قاصد اونکو آیا بند ہی

وقت پر جو کام آئی دوست اوسکو جانیی
ورنہ رہتا ای **ظفر** یہان کام کسکا بند ہی

تجہکو بہکا دیا کسینے سے ہے
پہرتی ہین وہ الگ الگ مجہسے
آشنا آشنا ہین سب کہتے
سبب رنجش اونکا دل کی سوا
مر گئے پر ہمارے مرنے پر
ہمنے دیکہا ہے جو ستم تیرا
کیا مزے مین گذرتی تہی لیکن
خوبرویون سے کیا امید وفا

ہاے یہ کیا کیا کسینے سے ہے
دیا کچہ تو لگا کسینے سے ہے
دیکہا بہی آشنا کسینے سے ہے
نہین مجہسے کہا کسینے سے ہے
کب کہا مرحبا کسینے سے ہے
نہین اب تک سنا کسینے سے ہے
کر دیا بے مزہ کسینے سے ہے
کبہی کی ہے وفا کسینے سے ہے

ای **ظفر** رو دیا ہے جب میرا
کچہ سنا ماجرا کسینے سے ہے

تمہاری بیوفائی کا تو ڈر پہلی ہی ہمکو ہی
اگر گاہ پرزی پرزی تری بہی خط کی جسی وہ
اڑانی انکہ تو اون جنگو سی جا کی اب جسی

نہین ہم بیخبر اسکی خبر پہلی سی ہمکو ہی
خطر رہتا ہی اس نامہ بر پہلی سی ہمکو ہی
خدا جانی کہ کیا منظر پہلی سی ہمکو ہی

[illegible]

نظر میں بھی ہماری لالۂ سیراب سی بہتر
کیا ہی قتل جرم دوستی نے جب کسی تو نی

یہ اشک خون جو مژگان سی سر دامن ٹپکتا ہی
تری تلوار سی لوہو جو ای دشمن ٹپکتا ہی

جگر کی آگ نی ای ظفر ہوتی ہی پانی سی
ٹپکتی یہ مری آنسو نہیں روغن ٹپکتا ہی

نہ تو کچھ کفر ہی نہ دین کچھ ہی
ہی اگر کچھ ترا یقین کچھ ہے

ہی محبت جو ہمنشین کچھ ہے
اور اسکے سوا نہیں کچھ ہے

دیر و کعبہ میں ڈھونڈھتا ہی کیا
دیکھہ دل میں کہ بس یہیں کچھ ہے

نہیں پست و بلند یکسان دیکھہ
کہ فلک کچھ ہی اور زمین کچھ ہے

سرفرو ہی جو باغ میں نرگس
تیری آنکھوں سی شرمگین کچھ ہے

برق کانپی نہ کیون کہ تجھمین ابہی
تاب ای آہ آتشین کچھ ہے

واہ دنیا عجب ہی رنگا رنگ
کہ کہیں کچھ ہی اور کہیں کچھ ہے

دل کی جانب سی کان میں اوسکے
کہ رہی زلف عنبرین کچھ ہے

بوسۂ خال لب سی اوسکی ظفر
ہو گیا تو بھی نکتہ چین کچھ ہے

دلکو اون ابروؤن کی پیوستہ پیشانی سی ہی
اور جان وحشت میں اون آنکھوں کی دیوانی سی ہی

چشم ہی پُر نور اپنی دیدۂ خورشید وار
خواب میں دیکھی شب ایسی شکل نورانی سی ہی

اوس سہی بالا کو بھی کیون نہ سرِ باغِ حسن
قد بھی بوٹا سا ہی اور پوشاک بھی دھانی سی ہی

[illegible]

جون آگ پرتو ہی ہون مین گرم آہ سی
خورشید و ماہ بنکر سر پر چڑہی فلک کے

زخم جگر یہ باعث سوز جگر کی ہہای
زخمون سی وہ دہوئی ہین سیری او ترکی ہہای

جو تیغ عشق کی ہین زخمی ظفر جہان مین
ہون سودمند اونکو کیا چارہ گر کی ہہای

سوا ہمارے نہ سن ہمارے حکایت غم سنی سنائے
ہم اپنی وحشت اگر دکہائین تو پہر یقین ہی کہ بہولجائے
وہ دل مین کیفیت اپنی دیکہی سنی تہی جو جام جم مین لیکن
دکہادی گر یکا اپنی عالم جو آنکہ سی یکہ لیں اور سنکر
کری اقرار وصل جبتک نہ اپنی منہ سی آپ آئی یا ور
کہون جو خوبی حسن یوسف کہی وہ برقع اوٹہا کی منہ

جو ہم پہ گذری وہ پوچہ ہمسی کہی ہی عالم سنی سنائے
جو کہتی مجنونکی ہی کہانی ہماری ہمدم سنی سنائے
زیادہ ہم جانتے ہین دیکہی سمجہتی ہین کم سنی سنائے
کہ باندہ طوفان نوح کی تو ہین چشم پرنم سنی سنائے
کوئی سناہی جبر یہ ہمکو ہزار لیکن ہم سنی سنائے
کہ یون دکہادی کہی تو جانین سنی ہین کیا ہم سنی سنائے

جو محرم دل ہی جانتا ہی وہ دل کی حالت کو نی الحقیقت
وگرنہ کہتی ہین اے ظفر سب اسی محرم سنی سنائے

تو حسین جیا ہی کا ہمکو پری آتی ہے
تہی کہان آہ کہان جاتی تہی پہر بہانسی کہان
ہمتو جیا یوں نہین اہی اوڑکی وہان پر ہمکو
نہ تو ہی نالہ شب تا کرے اوسکو اثر
دیکہنی کی نہین جو خورشید جہانتاب کو تاب

حسن گر ہی بہی تو کب عشوہ گری آتی ہی
کچہ خبر ہمکو نہین بیخبری آتی ہے
دیتی رخصت نہین لب بال و پری آتی ہی
اور نہ تاثیر مین آہ سحری آتی ہے
رخ روشن کی تری جلوہ گری آتی ہی

ردیف یای ١٤١

[illegible]

۱۴۲

صبح سی تا شام پھرتا ہی ہی آفتاب
جیسے دیکھا تیر ابروی آتشیں جگر میں ہی

ہی علاج درد دلسی میری کیا حیران طبیب
بلکہ عقل عیسی گردون نشین جگر میں ہی

پھرتا ہی منزل منزل جو ہمیشہ ڈھونڈھتا
کون ہی جسکی لئی ماہ مبین جگر میں ہی

روح مجنون رقص کرتی ہی کی وحشت کو دیکھ
جانب صحرا بگولا یہ نہیں جگر میں ہی

جسکی قسمت میں ہی گردش صوت جام شراب
بزم عشرت میں بھی وہ ای ہمنشین جگر میں ہی

ہی جو یاد حلقہ زلف اوسکی گرداب بلا
ای ظفر میرا دل اندوہگین جگر میں ہی

حقیقت کچھ نکچھ اپنی ادھر ادھر اوڑتی سنی پونہچی ہی
کئی جاسوس کی اونکو خبر اوڑتی سنی پونہچی ہی

نہین یون نہچا اسیران قفس تک گل تو گلشن سی
مگر بوی گل ای باد سحر اوڑتی سنی پونہچی ہی

نہین خال لب شیرین منہ پر کھولکر اپنی
کوئی مکھی سر قند و شکر اوڑتی سنی پونہچی ہی

جہنم میں کہان تھی آگ شاید آتش دل سی
کوئی چنگاری ای باد سحر اوڑتی سنی پونہچی ہی

غبار خط کہان ہی یار کی روی مصفا پر
مگر کچھ گرد یہ آئنہ پر اوڑتی سنی پونہچی ہی

ترے امن تلک اس ناتوان کی خاک پونہچی گی
کہ مدت مین قریب رہگذر اوڑتی سنی پونہچی ہی

کہی ہی غیر سی جو بات اوس کان ملاحت نی
وہ میری کان تک بھی ای ظفر اوڑتی سنی پونہچی ہی

ہمنی بھی ظاہر کچہ اپنی کاردانی کی تو ہی
یعنی پھر تدبیر وصل یار جانی کی تو ہی

غم کی محضر پر جگر کا داغ بھی کر دیگا مہر
کچہ خراش سینہ نی اپنی نشانی کی تو ہی

تو نے دی خوشخبری کب ہمیں پیاری قاصد
ہر خبر میں تجھے بھائی خبر اور ہی تھی

پھول جامہ میں سماتے تھے گلہائے چمن
آج کچھ باد صبا لائی خبر اور ہی تھی

باد و ران کہتی ہی ہم سے کہ جی میں شور اور ہی تھی
ہم نے اڑتی سی جو پائی خبر اور ہی تھی

یوں تو آتی تھی ظفر روز وہاں کی اخبار
جان ستمگر مری گھبرائی خبر اور ہی تھی

ظفر جس دم غم دوری سے دل مغموم ہوتا ہے
مزا دل کی لگی کا ہمیں معلوم ہوتا ہے

نکھوائی کوہکن تو جان شیریں عشق میں اپنی
میسر وصل شیریں کوئی بے مقسوم ہوتا ہے

خیال زلف و روئے یار میں ہوتا ہوں خوش ایسا
مرے قبضے میں گویا ملک شام و روم ہوتا ہے

حباب اپنی نہ باندھا کر ہوا میں تو نمود اپنی
کوئی دم میں نشاں تک بھی ترا معدوم ہوتا ہے

ہمیشہ دوستی تھا تہار کا کیوں آج نئی میں
سخی ہو کر بھلا کس واسطے تو شوم ہوتا ہے

یہی گر جوش وحشت ہے تو کوئی دن کو مجنوں بھی
گریزاں وحشت سے ستمگر ہماری بوم ہوتا ہے

جو دیکھا چاہتا ہے تو اوسے دل صاف کر اپنا
صفا آئینہ کب دیدار سے محروم ہوتا ہے

وہ سچ کہتے ہیں جو یہ کہتے ہیں خدمت سے عظمت ہے
کہ جو ہوتا ہے خادم پھر وہی مخدوم ہوتا ہے

ہیں اپنے دل کی زیر حکم دل ہے حکم میں اوس کے
ہمیشہ ایک کا ایک اے ظفر محکوم ہوتا ہے

عشق نے جو حق میں ہمارے چاہا مجھے منظور ہے
آہ میری جو اثر ہی اور دم مرا منصور ہے

چرخ بھی ہے دیر میں او بت کی شکل برہمن
اور ماتھے پر شفق سے قشقہ سیندور ہے

ہی چمن سی کام کیا اونکو کہ جنکی سینہ مین
رشک صد گلشن ہجوم داغہای عشق ہی

ہر مرض کی واسطی دارو ہی گر ڈہونڈہی کوئی
پر نہین پیدا کہین اک دوائی عشق ہی

کیونکہ عاشق ہو نہ سیراب حیات جاودان
تیغ بران چشمۂ آب بقای عشق ہی

خاک جب اوڑتی ہی میری کوچۂ دلدار سی
کر رہی برباد مجکو یہ ہوای عشق ہی

زلف جسدلسنی ہی کافر تری زنجیروار
دل او سیدلسنی گرفتار بلای عشق ہی

زردی رخسار کی دولت سی ہی زردار وہ
ای مہوس پاس جسکی کیمیای عشق ہی

آدم خاکی ہوا اشرف جو مخلوقات سی
اسکا باعث ہی یہی وہ خاکپای عشق ہی

ہوگیا ہی ابتدا ہی سی ظفر تیرا یہ حال
دیکہیی کیا ہوا ہی دور انتہای عشق ہی

کیا ان نی عداوت سی مری بیسکن بغل مین ہے
مجھی ڈر ہی اسی دشمن کا یہ دشمن بغل مین ہے

کہون کیا زلف کو منہ کہ تیری مصحف رخ سی
ہمیشہ اسکی قرآن ای بت پرفن بغل مین ہے

تصدق اس ادا کی ڈالکر گردن مین ہاتہ اپنا
دبالیتا وہ میری یار سی گردن بغل مین ہے

وہ رند خشک بہتر ہی شیخ پاکدامن سی
لیی جو شیشۂ می زیر تر دامن بغل مین ہے

الہی اگیا کیونکر گل کا تماشا حیران ہون
نہ اک سوراخ سینہ مین اک روزن بغل مین ہے

نہین ہیو بار ار دل موم ای کافر خدا جانی
الجای ال کوئی پتہر ہی یا اہن بغل مین ہے

بہارین کیون نہ لوٹین ای ظفر ہم آج گلشن مین
می گلگون ہی اور وہ غیرت گلشن بغل مین ہے

عدم کی راہرو ہم اکی منزل پر پہونچی ہین
[illegible] ہی اسی ای ہی
سخن کی اک دو زاکر می ہی جہای الہی ہی
ظفر بجای ہو زش الہی اور بجای الہی ہی
[illegible]

غنچہ کی مٹھی مین زر ہی پر نہین بست کرم
جو بلندی چاہتا ہی اپنی مثل گرد باد
ہستی یکدم پر اپنی تو جو ہنستا ہی شرر

تنگی دل اور ہی اور تنگدستی اور ہی
چرخ کی گردش دکھاتی اوسکو پستی اور ہی
تیری اس غفلت پہ ہستی تیری ہستی اور ہی

ای ظفر بستی ہین دل مین رنج و غم درد و الم
اتو کچھ اس خانہ ویران مین بستی اور ہی

بتے ہر گوشے کا فری کجکلاہے
معطر کن مغز جان دو عالم
مسخر بیک غمزہ سازد جہان را
بہر گام در راہ مہر و محبت
نہ در خاکساری چو من بینوائے
برم تحفہ پیش او از کجا من

بحسن آفتابی برخسار ماہے
بعنبر فشانی زلف سیاہے
کند چون ز مژگان صف آرا سپاہے
دو دیدہ بدنبال او داد خواہے
نہ در ناز و تمکین چو او پادشاہے
نہ در دیدہ اشکے نہ در سینہ آہے

فکند از سر لطف آن شاہ خوبان
ظفر بر من بی بضاعت نگاہے

محبت اوس صنم کی صفا ایمانی کا تمغا ہی
پریشان مو ہا سنبل کا ہمیشہ خاک پر سیرے
بتاتی ہین جسے خورشید تابان اوج گردون کے
تری ابرو کو دیکھا جسنے خط صین ابرو کو

نہ سمجھو کفر اسکو یہ مسلمانی کا تمغا ہی
خیال زلف جانان کی پریشانی کا تمغا ہی
وہ آہ آتشین کی شعلہ افشانی کا تمغا ہی
کہا اوسنے یہ اس تیغ صفاہانی کا تمغا ہی

ردیف ی

بسان نقش پا ہم مٹ مٹین گی پر نہ اوٹھین گے
نہ کیونکر درد اوٹھی دمبدم عاشق کی پہلو مین

رہی جب آپ ہی آسمان فرات گردش مین
کرین کیا گریہ اوٹہ جائین کہ ہم کچہ کہ نہین سکتی

مجھی ناصح نہین بھاتی ہین باتین نصیحت کی

جو ہونا ہو سو ہوا ہو تو تیری کوچی مین ہان بیٹھے
رقیبون کی جو تو پہلو مین ای آرام جان بیٹھے

کوئی آرام سی کیا خاک زیر آسمان بیٹھے
تری محفل مین ہین غماز سب ای دلستان بیٹھے

خدا کی واسطی جنکی رہو ای مہربان بیٹھے

کوئی مضمون نہین بندہ سکتا اوسکی خال عارض کا
ظفر اس سطح مین ہین پر بہت سی نکتہ دان بیٹھی

گرائی دلمین دردوری جانانہ واجب ہی
بھری ہی اسقدر بیتابی جگر مین پہلو لوٹنی کی سماتی
اوٹہائی تو جو منہ سی برقعہ فانوس محفل مین
بہت کرتا ہی عوی اپنا اپنی نارسائی کا
خبر لی ہم اسیرونکی کہان صیاد بی پروا
اگرچہ دردسر ہی سر بسر مہربانی سے
مجھی آرائش اون زلفونکی ہی منظور انکھو سی
محبت ہی مجھی ساقی سی باقی بعد مردن بھی

کہ غم تنہائی اس گھر مین کوئی ہمخانہ واجب ہے
تجھی بھی می سی بھر نا شیشہ و پیمانہ واجب ہی
جلی ای شمع غیرت سی اگر پروانہ واجب ہے
تجھی دکھلانا اوسکو جلوہ مستانہ واجب ہے
سمجھا اپنی ارادی کو آب و دانہ واجب ہے
ذرا سن لینا میری درد کا افسانہ واجب ہے
بناون پنجہ مژگان کو گر مین شانہ واجب ہے
بنانا خاک سی میری خم و خمخانہ واجب ہے

ظفر جوش بہار حسن ہی اوس رشک گلشن کا
زیادہ دل کو ہونا اب تو دیوانہ واجب ہے

نی نوازونکی صدای نی مین ہی تاثیر اور
ہمنشینون میٹھی باتین یہ بتاتی ہو نہین
جو تری لفونکی سودائی ہین اونکی اصطلی
ہوگی جنکی یار تم ہونگی نہ مجھسی بدنصیب
منعم اس قصر و محل کی ہی بنانا پا ائدار
چھیڑنی ہی یہ تجھی کیا مارتی کوڑی وہ زلف

نالۂ دلکی مری تاثیر ہوگی اور ہے
جب وہان جاؤگی تم تقریر ہوگی اور ہی
طوق ہوگا اور ہی زنجیر ہوگی اور ہے
مہربان اونکی تو کچھ تقدیر ہوگی اور ہی
بعد تیری کچھ یہان تعمیر ہوگی اور ہی
ای دل شامت زدہ تقصیر ہوگی اور ہی

کشتہ کیا سیماب کو کرتا ہی اپنی دل کو مار
حاصل اس سی ای ظفر اکسیر ہوگی اور ہی

نہین ہو جہ منہ کی زرد رنگت پائی جاتی ہی
اگر تو غور سی دیکھی شبیہ قیس تو اوسمین
طبیب عشق ہو تو صاف کہتا وہ اوس کو
جو دیکھو تو صفا ہی منہ پہ وہ آئینہ رو ہمسی
کرین صورت پرستی کیونہ اوس صورتکدہ مین ہم
صبا کی طرح ہمنی سیر کی خوب اس گلستانکی
کہان گرمیان یہ شوخیان تری سی آتش خو
خزانہ نقد داغ دل کا پانا سہل و آسان ہی
ظفر دیکھا ہی کشش جسنی نگہ کی آنکہ بہر تجکو

مری بیماری دل کی علامت پائی جاتی ہی
تری دیوانہ کی ساری شباہت پائی جاتی ہی
کسی سینہ غم کی کہ حرارت پائی جاتی ہی
ولیکن دل مین صاف اوسکی کدورت پائی جاتی ہی
کہ ہر صورت مین یہان اک ورصورت پائی جاتی ہی
کسی گل مین نہین بوی محبت پائی جاتی ہی
اگرچہ برق مین بھی اک شرارت پائی جاتی ہی
یہ دولت تو محبت کی بدولت پائی جاتی ہی
کہ ان غزون سی صورت پہ وحشت پائی جاتی ہی

توڑتا ہی دل مرا کیا سخت کافر ناز ہی
یہ بتان سنگدل مین نکا پتھر ناز ہی

کیا کہون اوسکی خرام ناز کی مین شوخیان
دو دو وا دو نگل پر ادا بالشت بھر پر ناز ہی

نرگس مخمور تیری کیا بلای مست ناز
جام می ساغر مین بھرتی یہ فسونگر ناز ہی

ایک تو نازک بدن اور دوسرے نازک مزاج
تیسری باتون مین بھی اوسکی سراسر ناز ہے

مر گئی ہین دیکھکر ہم حسن پری کی ناز کو
حور جنت مین کہان اوسکی برابر ناز ہی

آگیا ہی ہر پہول سی بوی نازبو کی پہول کی
بس گیا دل مین جو تیرا ای سمن بر ناز ہی

دل ظفر کیا ناز پرور ہی ولیکن دیکھ تو
وہ تری کیا کیا اوٹھاتا ای ستمگر ناز ہی

تیری بیمار ہجران کی جو حالت کل سے اور رہی ہی
نہین جاتی جاتی اوسکی صورت کل سی اور رہی ہی

نکدر رہتا تو برسون سی مرا آئینہ رو مجھسے
ولیکن دیکھتا ہون کچھ کدورت کل سی اور رہی ہی

الٰہی خیر ہی دیکھا ہی کل کس آفت جان کو
کہ رہتی جان غمگین پر اک آفت کل سی اور رہی ہی

کیا تو نی جو کل کی رات وعدہ کل کی آنیکا
تو دل بیکل مرا ای ماہ طلعت کل سی اور رہی ہی

خدا جانی کہ کس وحشی نگہ نی کل مجھے دیکھا
کہ مین جو دیکھتا ہون مجھکو وحشت کل سی اور رہی ہی

ہمیشہ عشق مین مجھکو نیا اک رنج رہتا ہی
کہ برسون اور تھی مجھپر مصیبت کل سی اور رہی ہی

اگر رونا رہا میرا یہی آجائیگا طوفان
الٰہی خیر ہو گریہ کی شدت کل سی اور رہی ہی

نکر واعظ یہ کل کل مجھسی فردای قیامت کے
جدائی مین کسو کی یہان قیامت کل سی اور رہی ہی

ظفر سنتا ہون مین اونسی نہ اپنی گلی شکوہ
کہ کل تک اور تھی ان کو شکایت کل سی اور رہی ہی

ردیف الیا

ولہ

اہی دل وارستگی کون چمن ہوش بین [illegible]

شعلہ پرستیکا ہی بین سہی عارض بین [illegible]

آرام اوسکو بستر گل پہ بہلا کہان ہے
جسکی جگر مین خار محبت خلیدہ ہے

جس جا گرا وہین یہ رہا پہر نہ اوٹھہ سکا
یا رب یہی دل کہ قطرۂ خون چکیدہ ہے

تیری بہار حسن کا دیوانہ گر نہین
گل کس روش چمن مین گریبان دریدہ ہے

نے فکر آفت اسکو نہ اندیشۂ بلا
کیا جانے کیا بلا دل آفت رسیدہ ہے

جنسی تمہارے چشم کا دہشت عدم مین ہے
ڈہونڈ ہی نہ ڈہونڈی دیکہی صید رمیدہ ہے

مجنون کا اور تیرا ہی احوال ایک سا
پر اے ظفر یہ دیدہ ہی اور وہ شنیدہ ہے

نظر وہ آتا نہین گو نظر کے سامنے ہے
حجاب آنسوؤنکا چشم تر کی سامنے ہے

قمر ہی سامنے یون ہی فروغ اوس مہ کے
کہ جسطرح سے ستارہ قمر کی سامنے ہے

نہین ہے دل ہی مین گہر تو پہر اوس سے کیا حاصل
اگرچہ یار کا گہر اپنے گہر کی سامنے ہے

ہوا ہے شوق بناوٹ کا اندنون ایسا
کہ ہر دم آئینہ اوس عشوہ گر کی سامنے ہے

پری کی جلتی ہین پر جو رکی ہین اوڑتی ہوش
کسے مجال سخن اوس بشر کی سامنے ہے

نکل تو گہر سے زرا اپنے دیکہہ تو کب سے
ٹپک رہا کوئی سر تیرے در کی سامنے ہے

جہان مین شور ہے مجنون کا لیک کیا رتبہ
تمہارے عاشق شوریدہ سر کی سامنے ہے

دیا جواب یہ خط کا کہ جو نہ کہتا تہا
کہا وہ اوسنے مجہے نامہ بر کی سامنے ہے

وہ دیکہتا ہی تجہے دیدۂ تصور سے
ہزار پردہ مین بہی تو ظفر کی سامنے ہے

ولہ

تیرے دل کی اگر [illegible]

آرام [illegible] عشق مین [illegible]

عقل کی گم کی کوچے مین [illegible]

نہین یہ غم [illegible] سے ایک [illegible]

درازی دی [illegible]

تماشائی جہان مانند جام جم ہوا ہے

ہزار پردہ [illegible]

کسی ہوس کا مکین [illegible]

ظفر [illegible]

[illegible]

ولہ

[illegible]

برشورش ہی جیسی تیری مجنون کا جنون
نالۂ زنجیر سی اک شور و غل زندان مین ہے

ہونٹوں تلی بجلی سی ہی ایک ابر گوہر بار مین
تاب اوس رخ کی کہان لعل عرق افشان مین ہے

خیمۂ آسمان کو ایک دم مین دی جلا
وہ بلا آتش ہماری نالۂ سوزان مین ہے

مصحف رخسار پر اوس یار کی زلف سیاه
پڑھ نہ کیونکر سورۂ واللیل بھی قرآن مین ہے

خاک ہو جانا ہمارا عشق مین اچھا ہوا
ڈھیر تو اپنا بلا سی کوچۂ جانان مین ہے

تیری شیدائی کا اے گل باعث دیوانگی
جو گلستان مین ہی عالم وہی خارستان مین ہے

چاہیے کرنی دعا آنکھوں سی ہو کر اشکبار
وقت جوش رحمت باری ظفر باران مین ہے

ہی بغل مین دل ہی دشمن یہ نہین تو کون ہے
یار اک عیار رہزن یہ نہین تو کون ہے

تازگی دی ہی گلونکو جلوۂ دیدار یار
زیب و رونق بخش گلشن یہ نہین تو کون ہے

دل سی نکلی ہی مری ہر دم صدائی آہ آہ
کر رہا سینہ مین شیون یہ نہین تو کون ہے

دشت مین کہتی بگولونکو نہ کیون عار و کشش
پھاڑتا مجنون کا مدفن یہ نہین تو کون ہے

آہ نی پہڑکا دیا میری گلونکو شعلہ وار
کر گئی گلشن کو گلخن یہ نہین تو کون ہے

مجکو لیجاتا ہی سوئی دشت شوق خار دشت
کھینچتا وحشت مین دامن یہ نہین تو کون ہے

ہی نگین اس روسیاہی کو سمجہ اپنا فروغ
دیکہ کرتی نام روشن یہ نہین تو کون ہے

زلف نی کافر مجہی مارا سر راہ وفا
میری حق مین یار رہزن یہ نہین تو کون ہے

بتکدہ مین جب گیا مین کہینچکر قشقہ ظفر
بول اوٹہا وہ بت برہمن یہ نہین تو کون ہے

[illegible]

ولہ

[illegible]

رکھی ہی اور سوا بار غم مری سر پر
ہمیشہ چشم کو مژگان سی زیب ہی دیکھو
بنا ہی در پہ تری تیری خاکسار وہیر

ابھی جو عشق نی اب ناتوان پایا ہے
نہ مکان نی کیا سائبان پایا ہے
تری نصیب کہ ایسا مکان پایا ہے

کیا ہی ہمنی ظفر جاکی جب ترا مذکور
تری طرف سی اونہین بدگمان پایا ہے

انکہ غیرونسی تمہاری جب تلک لرتی نہ تہے
ہمنی اب جانا کہ جو کہتی تہی سچ کہتی تہی خلق
زلف ای کان ملاحت کان لگتی تہی تری
بولتی تہی چہوٹ دشمن اگی ہی ہر گاہ گاہ
عشق کو منظور تہا سب دیکھین اور عبرت کرین
اب خدا جانی تری پلکون نی کیا باندہی

ہم ہی تہی صاف تہی دلمین بری پڑتی نہ تہے
بات تہی تحقیق اپنی دل مین وہ گہڑتی نہ تہے
پر سیہ بختون کی جانب سی بری خبری نہ تہے
منہ مین لو اپنی تہی تہی نا کی اسقدر سڑتی نہ تہے
لاش ای قاتل مری سو اسطے گڑتی نہ تہے
پہلی تو نوک اونکی میری دلمین یون اڑتی نہ تہے

پیار سی جہڑکی کبہی دی تہی تہی وہ ہمین
ای ظفر یہ گالیون کی بار سی جہڑنہ تہے

اس لئی اونسی طبیعت ہوئی بند اپنی ہے
ہی پر و بال بہو تہا ہی جہان میرا خیال
گردن دل مین مری تار نظر سی ڈالی
پردۂ گوش فرشتون کی پہٹی جاتی ہین

کہ پسند اونکی نہین وہ جو پسند اپنی ہے
بہول جاتا وہان پرواز پرند اپنی ہے
غضب اوس چشم منفتن نی کمند اپنی ہے
میرا نالہ جو صدا کرتا بلند اپنی ہے

دیکھہ کیا سرخی خون سے ہین برنگ گل سرخ
خوشنما سینۂ زخمی پہ ظفر کے پہاسے

دل اوسکی زلف مین جو ڈھونڈھے ہی داغ سے ڈھونڈھے ہے
کہ شب کو گم ہو اگرچہ چراغ سے ڈھونڈھے ہے

بتائی کوئی جو اوس رخ پہ خال کاجل کا
نمونہ پہلی وہ اک چشم زاغ سے ڈھونڈھے ہے

اسیری قفس کے بہی رکہنی کو جای ای صیاد
بڑا ستم ہی کہ تو در دباغ سے ڈھونڈھے ہے

پہری ہی ڈھونڈتا در و حرم مین کیا غافل
ہو کہ بیٹہہ کی یکجا فراغ سے ڈھونڈھے ہے

جو کوئی آپ کو پائی تو اوسکو بہی پائی
سراغ یار کا اپنی سراغ سے ڈھونڈھے ہے

ہماری دل کو وہ گم کر کے ہاتہ سے اپنے
اگرچہ ڈھونڈھے ہے بہی تو اک دماغ سے ڈھونڈھے ہے

شراب پائی نہ اوس چشم کیسی کیفیت
ظفر ہزار دہ چشم ایاغ سے ڈھونڈھے ہے

بن تری رشک چمن جی یہ نہی باغ مین ہے
نوک سبزہ مجھی برچھی کی انی باغ مین ہے

وہ کمر یاد دلا کر جگر و دل مین مرے
گڑ گئی کیا رگ گل نیش زنی باغ مین ہے

دہن غنچہ مین رشک در دندان سے ترے
بوند شبنم کی تو ہیرے کی کنی باغ مین ہے

ہو کی دیوانہ نہ کیون جامہ کی کرتا ٹکرے
گل نی دیکھی تیری گل پیرہنی باغ مین ہے

دیکہ اوس قد کو بنا سرو جو آزاد فقیر
پہنی ہر فاختہ نی بہی کفنی باغ مین ہے

گل کو دعوی تہا نزاکت کا کہ جب تک اوسپر
نہ کہلی یہ تیری نازک بدنی باغ مین ہے

جو ہوئی خانہ بدوش اونکو وطن سے کیا کام
تہمت گل کو بجا بیوطنی باغ مین ہے

لوح پیشانی پہ کیا تحریر [illegible] جبیں کی ہے
ہے کہاں پر [illegible] وہ آواز نئی ای نئی آواز
جو صدائے نالہ [illegible] چین جبیں کی ہے
عقل پر تیر اور تیر پر [illegible]
عقل سے [illegible] چین جبیں کی ہے
اور سودائی ہین وہ جو [illegible]
زلف ہی تیری [illegible] چین جبیں کی ہے
گرہ [illegible] ہماری کب ہوا
کام [illegible] چین جبیں کی ہے

کون سی [illegible] حرف [illegible] کی بہی چین جبیں کی ہے
ہو گئی ویران [illegible] چین جبیں کی ہے
[illegible] رسا [illegible] چین جبیں کی ہے

وله

[illegible]

فضل سے [illegible] ظفر [illegible] چین جبیں کی ہے

وله

[illegible]

[illegible]

ولہ

[illegible]

تم اپنی تو کہو تمنی صفائی کس سی کل تک تھے
میان عاشق نی تیری بیوفائی کس سی کل تک تھے
نہین معلوم تو نی ہاتھ پائی کس سی کل تک تھے
شکایت باعث درد جدائی کس سی کل تک تھے
تو انگشت بہت اوسنی حنائی کس سی کل تک تھے
کہ کس سی آج کی تھی کچھ ادائی کس سی کل تک تھے
کہ ظاہر مین اپنی پارسائی کس سی کل تک تھے
برائی کس سی کل کی تھی بھلائی کس سی کل تک تھے

بڑھ ہو ہمسی تازہ آشنائی کس سی کل تک تھے
فا ہی آج کیون وہ بیوفا اوس سی کوئی پوچھے
دکھی ہی کیون کلائی موچ ہی کیون یاد ہمین آئی
روائی وصل دی تو یا نہ دی پر یہ بتا ہمسی
جو اینک خون نہ پوچھی تھی کسیکی اپنی ہاتھون سی
بک ہر روز کرتا ہی گلی لیکن خدا جانی
بت کرتی ہین کیون رنداج اونسی پوچھو تو
ہینو لکا گلہ کیا اوس سی جو یہ بھولی جاتا ہی

ہزار یہ دن کل سی یہ کل آج تک ہین ہاتھ مین
ظفر اوسنی محبت ازمائی کس سی کل تک تھے

صفا ظاہر مکدر دل صفائی یون بھی ہوتی ہے
کوئی قاتل مری عقدہ کشائی یون بھی ہوتی ہے
کہ مین جانون تری قدرت نمائی یون بھی ہوتی ہے
وگرنہ میری اور اونکی لڑائی یون بھی ہوتی ہے
ستمگر کیا محبت آزمائی یون بھی ہوتی ہے
کہ معلوم اونکی طرز کج ادائی یون بھی ہوتی ہے
بھلا اس قید سی کوئی رہائی یون بھی ہوتی ہے

رن کی آشنا ہو آشنائی یون بھی ہوتی ہے
ہو نا امید جب تک ناخن شمشیر کی تیری
خدایا اوس صنم کی میری صورت مجکو دکھلا دے
لڑائین غیر سی انکھین سبب ہی یہ لڑائی کا
ڈراتا ہی جو سر تیغ ستم سی تو مرا ناحق
وہ اپنی زلف پر خم کیون ہمین ہر دم دکھاتی ہین
نکلی جان جب تک کیونکہ نکلون دام الفت سی

[illegible]

ولہ

[illegible]

ردیف ی ۱۵۴

زخم شمشیر تبسم کی جکھاتا ہی مزے
تیرا لعل نمکین ہو کی نمک پاش مجھے

اے دل غم زدہ کیون عیش کری اپنا تلخ
محفل عیش مین بلوا کی وہ عیاش مجھے

خواب مین بھی جو وہ آیا تو دم بیداری
لوگ سب تاڑ گئی دیکہ کی بشاش مجھے

اے ظفر کیون نکرون گریہ کو مین ضبط اپنی
کرنا منظور نہین راز درون فاش مجھے

مجھے جو یار میری آئی ہین سمجھانی کیا سوجھے
نہ مجکو عشق مین سوجھے کوئی کیا جانی کیا سوجھے

تماشا ہی کہ وہ سودا زدون سے اپنی یو جھے
کہ مجکو دیکھکر تم جو ہوئی دیوانی کیا سوجھے

وہ سب دنیا مین ہین جتنی مزے ہین زندگانی کے
خدا جانے کیا کیون ترک اسی دانائی کیا سوجھے

جو توڑے ایکو تو سوجھے صورت کچہ بناؤ کی
اگر مسجد بنا ہی توڑ کر بتخانی کیا سوجھے

لگی ہی جب کسی سی لو تو کچہ ایسی ہی سوجھے
نہ سو جھو ڈھیر کیون جلکر ہوئی پروانی کیا سوجھے

جو اس عینک مین سوجھی ہی تجھے پوچھو جو بیٹون سے
نہ جب تم نے چڑہائی بھر کی دو پیمانی کیا سوجھے

نہین لیتا کبھی وہ بھولکر نام اے ظفر میرا
کیا جو یاد مجکو شوخ بی پروائی کیا سوجھے

شاخ سنبل کیون پریشان حال ہمسے ہو گئے
دیکھکر زلفون کی کسکی پال ہمسے ہو گئے

خاک اوڑاتی کیون نہ عالم مین پھری باد صبا
ہی اوڑا کر ہماری پائمال ہمسے ہو گئے

پای اوس پای نگارین تک جو تونی دسترس
اے حنا تو بھی کہین پامال ہمسے ہو گئے

لیکے گی چھوٹ کر قید قفس سے عندلیب
ہتہ ہی دو ہی شکستہ بال ہمسے ہو گئے

ولہ

[illegible] عشق اگر میری علاج مین [illegible]
[illegible] ہون مین بھی اعلیٰ اور لوگ اگر ہین [illegible]
[illegible] ہین بیان [illegible] منفعل ہین [illegible]
[illegible] سر زلف مین [illegible] اوتار [illegible]
[illegible] اوس کی نظر مین [illegible] چشم [illegible]
[illegible] خجلت مین [illegible] خراش [illegible]

خواب مین اگر جگا جاتی ہین شب کو وہ مجھے
مین تو کچھ کہتا نہین ای تندخو کیون خود بخود

نیند انکھون مین جو کوئی لحظہ بھر آجاتی ہے
تجھکو غصہ میری صورت دیکھکر آجاتی ہے

اوس سی پڑجاتی ہی گل پر چمن مین بلکہ
کیونکہ ہوجاتی نہ لکھتی لکھتی خط انگلون سی تر

اوسکی عارض پر عرق گرمی سی گر آجاتی ہے
آپ رونا مجکو اپنی حال پر آجاتی ہے

اوسکی جب تصویر سینہ سی لگا لیتا ہون مین
چین میری جان مضطر کو ظفر آجاتی ہے

ابلی کی پاس ہین کیا داغ سینہ پر کئی
گرد ایک شیشہ کی ہین رکھی ہوئی ساغر کئی

رخ پہ بالا کان کا بالی پہ ہین گوہر کئی
ماہ پر ہالہ ہی اور ہالی پہ ہین اختر کئی

دل کی داغون کا کھلی حال اوسپہ جبتک ہین
خط مین ہین جیون رگین برگ لالہ احمر کئی

ایک جنبش اپنی مژگان کو اگر دیتی ہین وہ
ڈوب جاتی ہین رگ جان مین مر نشتر کئی

مختصر ہوتا نہین وہ قصہ زلف دراز
روز اس جھگڑی مین ہین تیغہ سینہ فر کئی

حال مرغان چمن کا تو نہین معلوم پر
ہین پڑی اوکھڑی ہوئی گلشن مین بال و پر کئی

محکمہ مین اتی ہی اوس قاتل سفاک کے
ہوگئی صد چاک دم مین خون کی مضطر کئی

ایک جلوہ سی تری رخسار کی ای شمع رو
ہوگئی پروانہ سان دل جلکی خاکستر کئی

ہو برا اس سخت جانی کا کہ اوسکی ہاتہ سے
رہ گئی پہلو مین میری ٹوٹکر خنجر کئی

دل کی دربی ہین یہ زلف و کاکل و چشم و نگاہ
ایک مسلمان کی ہین پیچھی پڑ گئی کافر کئی

جمع سورج کنڈ پر ہندو ہوئی یا ای ظفر
خال یہ اوس مہوش کی ہین زنخدان پر کئی

[illegible] داغ [illegible] مین
تا ہوون [illegible] سر [illegible]
سلطان عشق کا سکہ [illegible] اپنا [illegible]
دل [illegible] مین اون [illegible] حلقہ [illegible] مین
قطع [illegible] کہا [illegible] نہین ہی اور ہم
[illegible] جاتی [illegible] نہین [illegible] سحر مین
صبح [illegible] نیکی [illegible] عرق [illegible]
تا رودن [illegible] کیا عرق [illegible]
[illegible] کرتا [illegible] مین
وہ [illegible] مین [illegible]
وہ خاک مین ملی پر اوٹھی ظفر دنیا کی
مانند نقش پا وہ اوس رہگذر مین بیٹھے

ولہ

جب وصل دلربا کی تدبیر [illegible] بنی بگڑ
ہم بھی اپنی دل مین تقدیر بنی بگڑ
ابرو بنائی اپنی [illegible] تقدیر بنی بگڑ
مسجد مین [illegible] ہوای [illegible]
صورت بگاڑدی ہی [illegible] تصویر بنی بگڑ
اپنی مصور [illegible] تصویر بنی بگڑ
ہم کیا بنا رہی ہین ہوای [illegible] عمارت
دیکھو جہان مین کیا کیا تعمیر بنی بگڑ
[illegible]
[illegible] بنی بگڑ
مجنون [illegible] زنجیر بنی بگڑ

ولہ

یہی ایک غم ہی یہی اک الم ہے
مری چشم نم ہی اسی رنج و غم مین
مجھی دمبدم ہی یہی اک تردد
خفا کیون صنم ہی نہین بھید کھلتا
خدا کی قسم ہی یہ کہتا ہون سچ مین
ستم ہی کرم ہی مجھی اوس صنم کا
کیا کب رقم ہی کوئی شکوہ مین نے
وہ کرتا قلم ہے میری ہاتہ ناحق

یہی اک الم ہی یہی ایک غم ہے
اسی رنج و غم مین مری چشم نم ہے
یہی اک تردد ہے مجھے دمبدم ہے
نہین بھید کھلتا خفا کیون صنم ہے
یہ کہتا ہون سچ مین خدا کی قسم ہے
مجھی اوس صنم کا ستم ہی کرم ہے
کوئی شکوہ مین نی کیا کب رقم ہے
میری ہاتہ ناحق وہ کرتا قلم ہے

ظفر کیا ستم ہی ہوا زیست دشمن
ہوا دوست دشمن ظفر کیا ستم ہے

ولہ

اینکی ہمین یہان تم کیون تہانتی نہ اے
ہوتا حذر نہ تمکو گر خاک سی ہمارے
ہم سامنی تمہاری آئی تہی شادگی سے
کرتی نہ اشکباری گر چشم تر ہمارے
ہوتا اگر نہ آنا تہا خواب کا بہانہ
لاتا نہ تیری در پر گر ہم کو دل ہمارا
افسوس اگئی یون اوسکی فریب مین ہم

کہنچا ہی جذب دل نی جب جانتی نہ آتے
دامن کو تم دہین سی گردانتی نہ آتے
تیور اگر تمہاری پہچانتی نہ آتے
ہاتہ اپنی اتنی موتی من مانتی نہ آتے
منہ پر دہین دوپٹا وہ تانتی نہ آتے
گلیون کی خاک ناحق کیون چہانتی نہ آتے
کہتا ظفر جو اگر مانتی نہ آتے

نباہی تیری صورت دیکھکر بیخود یہ صورت گر
کہ جو صورت بنائیگا وہ رنگ ماہ بگڑی سے گے

نبتی ہم تمہارے آشنا گر یہ خبر ہوتے
کہ لوین ہمسے طبیعت ایکی ناگاہ بگڑی گے

بگڑ جائیگا حال اپنا بگڑ ہی دم مین جیتک دم
کبھی تجھسی نہ اپنی ای غم جان کاہ بگڑی گے

تیری عارض سا قرآن اکھا بنا کر کوئی لکھی گا
بھونکی روبرو پہلی ہی بسم اللہ بگڑی گے

بگڑ نہی بگڑنی کا خیال اصلا کہ دنیا مین
بنی گی آئی ظفر جو خیر اکدن اہ بگڑی گے

شکر اللہ ہمسی یہ کافر صنم اچھی رہے
حق پرستو بت پرستی مین بہی ہم اچھی رہے

وہ برا کہتی رہی ہمکو پر اونکی عشق مین
جیسی ہم اچھی رہی ایسی ہی کم اچھی رہے

مرکی تو ہو جائینگی سب خاک لیکن جیتی جی
جو رہی اوس یار کی خاکِ قدم اچھی رہے

بعد مردن واغ دیتی ہین فقیرونکو درم
گر رہی ایدل یہان وہ بی درم اچھی رہے

ہو نہین سکتا نوشتی سی زیادہ ایک حرف
اسپہ جو راضی رہی وہ یکقلم اچھی رہے

ای بتِ کافر تری شیدا محبت مین مری
مرگئی تو ہی وہ اللہ کی قسم اچھی رہے

ہی یہان کی اشکباری رحمت باری ظفر
ابر آسا جو رہی با چشم نم اچھی رہے

آیا سحاب ساقی تو لا شراب ساقی
تو لا شراب ساقی آیا سحاب ساقی

سامان شتاب ساقی کر آج میکشی کا
کر آج میکشی کا سامان شتاب ساقی

ہی پیچ و تاب ساقی زلفو نسی تیری دلکو
زلفو نسی تیری دلکو ہی پیچ و تاب ساقی

اوڑادی خاک عاشق کی وہ جب دم
عنان توسن چالاک بگڑے

لکھے تھی جو وہ خط غیرون کو تونے
گئے آج ای بت بیباک بگڑے

عجب کیا سحر الفت مین مرا نام
جو سنکر کان ہر ہر اک بگڑے

ٹھہر نی دی ہی تو کسکو جو کوئے
زمین ای گردش افلاک بگڑے

تیری درد جدائی سی یہہ ہی ہے
کلیجا عاشق غمناک بگڑے

ظفر کی منہ سے کب نکلی ہی وہ بات
کہ جسکو صاحب ادراک بگڑے

مری سنو محبت لی ہی یہ مجہسی شرارت کے
تپ غم لی مری جو اسقدر پیدا حرارت کے

بلا غارت گری آتی ہی ظالم تیری غمزہ کو
متاع صبر و طاقت سب مری اک پلمین غارت کے

یہ رکن سلطنت ہین عشق کی دونون دل و دیدہ
اسی عہدہ وزارت کا اوسی منصب نظارت کے

ہمیں خاک پائی یار سی ہووی اگر سرمہ
تو پہر دیکہو مری انکہونمین تم قوت بصارت کے

نہی رتبہ بلند اونکا بہو جو پست ہمت ہین
وہانین گر بلندی لاکہہ وہ اپنی عمارت کے

نہین آگاہ وہ رنگین آدا رنگ محبت سے
اگر ہی سو رنگ سی گو خط مین رنگینی عبارت کے

ظفر جو آپکو سب سی یہان کمتر سمجہتی ہین
کسی کو دیکہتی ہین کب وہ انکہو نسی حقارت کے

حبیب کی جفا کسی ایراتی ہمنشین ہی کے
سب ہی ایی کی اوسنی تہمسی نہین نئی کے

جلا دہی رہا وہ حق مین مری ہمیشہ
روز اوسنی تیر مجہپر شمشیر کین نئی کے

ولہ

تتمہ

دہ دل سوز و بکی دل سے کب چھوٹ سکے [illegible]
ستم ہجر تو یہ انگار ی سے کہ چھوٹ سکے [illegible]
زیر نا تیغ کجب [illegible] پیکان تو نہ بات سے کہ چھوٹ سکے
سرِ مژگان ہیں اور نواری کہ چھوٹ سکے [illegible]
نہ وہ بیچ پیچان ہین اپنی بھی ہاری کہ چھوٹ سکے
تکی ای وار و الفت کسی تیری ہیں
ظفر تم زبان یاری کہ چھوٹ سکے

جو ٹہرا ہی روز اوس سکے آئیکا دن
نہین بھولتا دل سے عاشق ترا
نکر امتحان ہمنے جو کہہ دیا
گئی بھول سب عیش دنیا کے ہم

دلا روز گن یا تگن یاد ہے
تیری ایک پل ایک چین یاد ہے
ہمین تو وہ ای ممتحن یاد ہے
نہین کوئی بہی یار بن یاد ہے

ظفر کو تیری زلف و رخ کے سوا
نہین اور کچھ رات دن یاد ہے

آپ جو تشریف یہا لسے مہربان لیجائینگے
ہم کفن مین ہی جلینگے شعلۂ فانوس وار
جاودان کیونکر اونکی عین در تنگ سگ در یار سے
چاہئی پرچہ خبر کا دلکی کیا اونکی لئے
جبکہ جلکین گے تو خورشید درخشان پر بھی فوق
کرتی ہین فکر عمارت مین بسر جو اپنی عمر

حضرت دل دیکھئی مجکو کہان لیجائینگے
ساتھ اپنی یہ اگر سوز نہان لیجائینگے
جیب و دامن کے اوڑا کر دہجیان لیجائینگے
پارۂ دل قاصد اشک روان لیجائینگے
ای فلک یہ شعلہ آہ و فغان لیجائینگے
لیا اوٹھا کر اپنی سر پر وہ مکان لیجائینگے

ای ظفر بہتر ہی خاموشی خدا جانی کہ تو
کیا کہیگا اور وہ دلمین کیا گمان لیجائینگے

مسلمان چاہئین گر ساری کہ چھوڑے
تری صید محبت ہو سکے ہم
گلی مین او سکے ہمنے اپنی آنسو

سنجھو ڑوان بت خدا ماری کہ چھوڑے
کری تو وہ ہیچ ای پیاری کہ چھوڑے
یہی تہی جیتہ ہر کار سے کہ چھوڑے

ولہ

جو کبھی لعل [illegible] کلام [illegible] زبان اونچی کر
ہستی [illegible] سے کیا کیا [illegible] کان اونچی
عاقبت [illegible] زمین کی [illegible] مکان اونچی
نالہ [illegible] عشق [illegible] اونچی
جب دل [illegible] اپنی [illegible] نشان اونچی
نالہ ہای دل [illegible] تری آن [illegible] اونچی
دیکھیو [illegible] شعلہ [illegible]

صفحہ ۱۵۹

[illegible] ہمارے کبھی
فاتحہ کو بھی نہ آیا ای مہربان اونچی کبھی
تمکو جلنا ہی منظور [illegible] سکا جھانکنا
پردی جو والان سے کی ای مہ جان [illegible] کبھی
ای ظفر خالق [illegible] اسمعر جنات [illegible]
یہ جو کی تھی زمین اور آسمان [illegible] کبھی

ولہ

ہم تو بین روز و غم کو بیکسی مین مارے
اور وہ روتی کو ہماری [illegible] مین مارے
[illegible] اہل وطن [illegible]
اور ہین [illegible] اپنی [illegible] مین مارے
[illegible] زلف [illegible] دل [illegible]
[illegible] مین مارے
[illegible] مین مارے
[illegible] مین مارے
وہ [illegible] لباس [illegible] مین مارے

ولہ

کچہ عدو رعب سی ہنگامۂ بزم گرم جو تنہا ہے
در نہین بات سی کرتا ہون تو مد جو تنہا ہے
جیسی اوس گلشن رخسار کی دیکھی ہی بہار
اوسکی نظرون مین کہان باغ ارم جو تنہا
عشق جب شور دل پر جو تنہا ہے کرتا
لیلی ساتہ اپنی پری فوج الم جو تنہا ہے
میرا رونا کوئی طوفان ہی کہ اشکونسی مرے
روز دریا ہی کا آئی دیدۂ نم جو تنہا ہے

وہ شب وعدہ بہی آتی کر دیتی ہین صبح	رات ساری تو یونہین کاجل مسی مین کتے

ٹالنی کی اونکو آتی ہین بہت باتین ظفر
گہ کسی مین ٹالتی ہین گہ کسی مین ٹالتے

ہم در تلک نہ آئی تیری رات وہم سے	اور آئی بہی تو کی نہ ملاقات وہم سے
بیٹہی لگا کی تاک تری در پہ ہم تو کیا	ملنی کی کچہ لگا نسکی کہات وہم سے
انکہین دوچار تجہسی جو ہوتی تہی ہین نہین	کر سکتی ہم نہین ہین اشارات وہم سے
باتین بہت بناتی ہین پر تیری روبرو	ہمسی نہین بن آتی کوئی بات وہم سے
لکہتی ہین تجکو خط تو یہ لکہا نصیب کا	لکہہ سکتی دل کی ہم نہین حالات وہم سے
نی بہیج سکتی ہین کوئی پیغام خوف سے	نی بہیج سکتی ہین کوئی سوغات وہم سے

کرتا ہی پاس اونکا تیری ظفر جو قصد
آتی ہین سو طرح کی خیالات وہم سے

بہار اوس گل کی روئی ارغوانی کا نمونہ ہے	خزان عاشق کی رنگ زعفرانی کا نمونہ ہے

مطلع ثانی

وہ چشم قہر قہر آسمانے کا نمونہ ہے	نگہ اوسکی بلائی ناگہانی کا نمونہ ہے
بنا شمشیر گر تلوار اوسکی دیکہکر ابرو	نہین گر پاس تیغ اصفہانی کا نمونہ ہے
نہین وحشت ہو کسطرح سنکر قصۂ مجنون	کہ وہ افسانہ بہی میری کہانی کا نمونہ ہے
حیات افزا ہو وہی کسطرح حق مین شہید و نگہے	وہ آب تیغ آب زندگانی کا نمونہ ہے

خدا محفوظ رکھی آدمی کو حرص دنیا سے
غرض ہی یار کی یاری سے کیا کام اوسکا ہی دلی کے
کری تجھسی شکایت کون تیری نازبرداری
کہ جو رہتا ہی اسمین ذلت و خواری مین رہتا ہے
کہ ہی وہ یار گو مصروف عیاری مین رہتا ہے
یہ کسکو ہوش تیری نازبرداری مین رہتا ہے

بتایا طالب انسان جو ترکیب عناصر سے
ظفر کاہی کو کون اجل دیواری مین رہتا ہے

دل کی جہان سراسے خالی ہے
نالہ وہ ہی کہ جسمین ہو تاثیر
دین بجز نقد جان تمہین کیا ہم
ہی نہ تھی تیرے جام مین ساقی
چاہتی کیا ہو تم فقیرون سے
سماں مین ہین دانۂ انجم
بوالہوس خالی درد عشق کو کیا
درد آتا ہی خانۂ دل مین

تم اگر آو جاتے خالی ہے
بی اثر اک صدا سے خالی ہے
کیسہ اپنا تو ہاتھ سے خالی ہے
کون اوسی منہ لگاتے خالی ہے
یہان فقط یک دعاسے خالی ہے
نہین یہ آسیا تی خالی ہے
گر رہا ہاتھ سے واسے خالی ہے
اوسے کہدو کہ آتے خالی ہے

دین و دنیا کی فائدہ سے ظفر
نہین دانا کے رائے خالی ہے

جو یہ دنیا پرستی می پرستی ہی ہے
بھلا ابرو تیری کیونکر نہ مین مانگون شاہ
گرتی ہی عقبی سی غافل اسکی ہستی ہی ہے
قتل کیا نی کو مری تیغ دو دستی ہی ہے

ولہ

بتانا زبان پہ جو دل مین ہی اوسکا نام ہے
گرتا ہی بیٹھی کی عیب اوسکا نام ہے
گردش روز و فلک جو دون تیر آفتاب
دیکھا زمین سی [illegible] کسکا نام ہے

تتمہ

جو لیکر گل چمن مین دیکھتی ہین ہم رگ گل کو
تو ہمکو یاد اوس گل کی کمر بہتیری آتی ہے

تری عارض پہ دیکھا زلف کا گچھا اوہی عالم
کہ ہاں یون ہی چمن مین چشم تر بہتیری آتی ہے

ہم اس چشم تصور ہی کو اپنی جام جم سمجھین
اسی مین ہمکو کیفیت نظر بہتیری آتی ہے

عنایت نامہ آتی ہین جو اونکی پاس اوروں کے
تو حسرت ہمکو بہی ای نامہ بر بہتیری آتی ہے

ہوا تہوڑی سی رنج و غم مین کیون مضطرب اتنا
کہ آفت عشق مین تو ای ظفر بہتیری آتی ہے

بندھا جس روز سے مجکو خیال زلف تیرا ہے
پریشان حال ہون ایسا کہ سب کہتی ہین آ ہے

ہنو جیو ہمنشینو تم مری آنسو کہ یہ دریا
امنڈ آتا ہی جسدم پہر کوئی روکی سی رکتا ہے

مری آئینہ دل مین ہی عکس خال رخ اوسکا
یہ سمجہو نکتہ فہم اوسکو جو کہتا ہی سویدا ہے

تصور مین ترے جو ڑیکی اوڑ رنگوں کی یہان دلبر
کبہی بکی پہ ہمکا ہی کبہی گوری پہ کوڑا ہے

خبر کسکو نہین چہپ گیا ہے جا بہ جا خانوں مین
کہ مارا فوج مژگان نے تری پہر دل پہ چہاپا ہے

سبو توڑا کہ توڑا محتسب نے دل سبو کش کا
ہوا ساقی جو یہ کیا میکدہ مین اک تراقا ہے

غم و شادی ہین یکجا دونوں گلشن مے زمانہ کے
نظر کر شبنم و گل پر یہ روتی ہی وہ ہنستا ہے

بجز خون دل مخزون بجز چشم و دل پر خون
نہ پاس اپنی مے گلگون نہ ساغر ہی نہ مینا ہے

ظفر میخانۂ عالم مین ہمکو ایک مدت سے
نہ مستی کی ہوس نے می پرستی کی تمنا ہے

ہی انظارہ جہان وہ آئینہ وار ایسا تو ہے
ہمنشین دل مین صفا اب ہی غبار ایسا تو ہے

گی اگر روئی باغ مین جا کر یہین ہی لالہ وار
ہو گیا میرا ہی سینہ داغ دار ایسا ہی ہے
آج ہی گر ہی سیر کیا ہوا طوفان بنا
ہو چکا سو بار چشم اشکبار ایسا ہی ہے
مر مٹی گا تیری خاک رہ پہ مثل نقش پا
کچھ نہین پر اب ہی تیرا خاکسار ایسا تو ہے
خواب مین ہی کر دئی ہم بین سلطان ہی کی
ای ظفر ہمکو خیال نقش یار ایسا تو ہے

ولہ

تتمہ

[illegible]

جہاں چٹیل ہے میدان سراسر ریگ و خارستان
کبھی یہاں قصر ایوان تھے چمن تھے اور شہر یہاں تھے

جہاں تھے بگولے ہیں اوڑاتی خاک صحرا میں
کبھی اوڑتی تھی دولت رقص کرتی [illegible] یہاں تھے

جہاں ہیں سنگریزے تھے یہاں یاقوت کی تودے
جہاں کنکر پڑے ہیں اب کبھی رولے گہر یہاں تھے

جہاں سنسان اب جنگل ہے اور ہے شہر خاموشان
کبھی کیا کیا تھی ہنگامے یہاں اور شور برپا تھے

جہاں اب خاک پر ہیں نقش پائے آہوی صحرا
کبھی محو تماشا دیدۂ اہل نظر یہاں تھے

ظفر احوال عالم کا کبھی کچھ ہے کبھی کچھ ہے
کہ کیا کیا رنگ اب ہیں اور کیا کیا پیشتر یہاں تھے

زبونی حال کی میری تیری الفت کی خوبی ہے
اور الفت تجھ سی ہو جانی مری قسمت کی خوبی ہے

دکھاتا تو ہی ہر رنگ میں جلوہ ہمیں اپنا
نہیں جو دیکھتے ہم اسکو یہ غفلت کی خوبی ہے

کریں سجدہ بتاں خوبصورت دیکھکر تجھکو
تری صورت میں وہ اللہ کی قدرت کی خوبی ہے

نہ پوچھو تم سبب اس آہ آتشبار کا میرے
کہ یہ اے ہمدمو سوز غم فرقت کی خوبی ہے

ہمیں اوس غیرت گلشن کا کوچہ یاد آتا ہے
بیاں کرتا جو واعظ گلشن جنت کی خوبی ہے

مری سر پر جو برپا اک قیامت روز ہوتی ہے
یہ سب اوس فتنہ گر کی جلوۂ قامت کی خوبی ہے

ظفر جو اتنی پر گوئی یہ ہے تو خوب گو اتنا
یہ خوبی ذہن کی اور طبع کی جودت کی خوبی ہے

اشارہ چشم قاتل کا وہ کافر تیز چلتا ہے
نہ خنجر کوئی ایسا اور نہ خنجر تیز چلتا ہے

رواں گر ہوں ذرا اس چشم دریا بار سے آنسو
تو پھر دریا کو دیکھیں ہم یہ کیونکر تیز چلتا ہے

ولہ

مجکو اپنی دلربا کا [illegible] جو ہی سو ہے
اور ہیں وصل [illegible] کیا [illegible]
الفت [illegible] تیری [illegible] جو ہی سو ہے
[illegible] ایمان [illegible] عاشق [illegible]
[illegible] عالم [illegible]
منزل ہستی [illegible] جو ہی سو ہے
اور [illegible] سامان [illegible]
[illegible] گل [illegible] چمن [illegible]
اور غنچہ [illegible] پیکان [illegible] جو ہی سو ہے
ناز و غمزہ [illegible] ظالم [illegible]
[illegible] مراد [illegible] جو ہی سو ہے
کیا تماشا ہے [illegible] مری آئینہ
اور صورت دیکھکر حیران [illegible] جو ہی سو ہے
اے صنم قدرت خدا کی [illegible] حسن و جمال
اور پھر [illegible] شان [illegible]
دل کی [illegible] جان [illegible]

ولہ

[illegible]

عیان سرمہ کا دنبالہ ہے تری چشم وحشی میں — کہ برگ نیلوفر آہو کی منہ میں اے ستمگر ہے
جدائی میں تری اے رشک گل ہر حین مجلس — گل بستر ہے آ میرے حق میں مثل خار نشتر ہے
لیا اوس چشم نے یوں پنجۂ مژگاں میں دل میرا — کہ جیسے چنگل شاہین میں گہٹ جاتا کبوتر ہے
لب نازک سے تیری کیونکہ دوں میں لعل کو نسبت — کہ یہ برگ گل احمر ہے وہ ایک لال پتھر ہے
کیا ہے قتل اک عالم کو تیری چین ابرو نے — ستمگر اس تیری تلوار میں کیا خوب جوہر ہے
سمجھ اے دل تو مو بات سرخ اوس جعد مشکیں میں — نکالی یہ زبان مار نے منہ سے باہر ہے
صفائی کیا ہوئی خاک اے ظفر اوس آئینہ رو سے — کہ ظاہر صاف ہے وہ اور باطن میں مکدر ہے

ولہ

دل لگا میرا بت ہوس باسی یوں ہے — نہیں چھٹینگا امید خدا سے یوں ہے
جانتا ہی نہیں آزار محبت کا علاج — تیری بیمار کو انکار دوا سے یوں ہے
وہ ہے پابوس ترا ملتا ہوں میں ہاتھ اپنے — دل مرا خون ہے اگر رنگ حنا سے یوں ہے
جیسے ڈرتا ہوں خدنگ نگہ یار سے میں — سہمتا کوئی نہیں تیر قضا سے یوں ہے
بھاگے زندان سے نہ کیوں مثل صدائے زنجیر — تیرا وحشت زدہ آوارہ سدا سے یوں ہے
ہاتھ کیا آئیگا تیرے کہ جو تو اے ظالم — توڑتا شیشۂ دل سنگ جفا سے یوں ہے
کس سے تو حق محبت ہوا ادا میرے سوا — کون سینہ سپر اوس تیغ ادا سے یوں ہے
ایسی تسکین کہ سوا ہوتی ہے بیتابی دل — ہمنشیں میرا مجھے دیتا دلاسے یوں ہے
اوس سے کہہ سکتا نہیں میں کہ ہے میرا یوں حال — اے ظفر شکوی وہ کہہ دیگا بلا سے یوں ہے

مصحف رخ پر [illegible]
[illegible] بیٹھا ہی یکتا ہی محبت ناصح بیہودہ گو
کون اوسکی منہ لگی جاتی ہے وہ [illegible]
کل کی آنی کا ابھی کہتی ہے وعدہ کیں [illegible]
دل جو شوق وصل میں [illegible]
آخر سوزاں ہیں وہ داغ محبت اے ظفر
دل پر آتش [illegible]

ولہ

غم ہجر جاناں سے اگر صورت بدل جائے عجب کیا ہے
[illegible]

تتمہ

[illegible]

تیری دستِ ظلم و ستم سے قاتل غیر از ناحق تہ تیغ
دستِ دعا ہیں وہ تو تمہاری خوب خانی باندہ دیے
شکل بتان ہی جو تیر رہا ہیں فقط کیا شیفتہ یوں

مجھسے گرفتہ خاطر کی کب عقدہ کشائی ہوتی ہے
آج ہمارا قابو بھی لو ہاتھا پائی ہوتی ہے
دیکھ کر اونکی صورت مفتون سارے خدائی ہوتی ہے

بھیجی ہیں وہ غیر کی ہاتھوں ہمکو دستہ نرگس کا
دیکھو ظفر ہم چشموں میں یوں چشم نمائی ہوتی ہے

تم وہاں مشغول شب کو محفل آرائی میں تھے
ہم یہاں بیتاب گیا کیا کنج تنہائی میں تھے
فائدہ کیا گر نہ کام آئی دلِ بیمار کے
گو کہ دو نو لب تری یکتا مسیحائی میں تھے
جب تلک عاشق نہ تھی اوس شوخ ہرجائی کے ہم
شہرۂ آفاق یوں کاہیکو رسوائی میں تھے
پی رہی تھی اشکِ خون آنکھوں میں ہم سر بسر یہاں
چلتی وہاں ساغر پہ ساغر بادہ پیمائی میں تھے
مسجدوں میں اسطرح کاہیکو ٹکراتی تھی سر
اوس صنم کی در پہ جب تک ہم جبیں سائی میں تھے
دیکھ کر اوس قدِ رعنا کو چمن میں کٹ گئے
سرو جو مغرور سرکش اپنی رعنائی میں تھے
عمر نی فرصت نہ دی ورنہ تماشے دیکھتا
ڈھونڈک ساری قفس کے بھی تیری سودائی میں تھے
عشق کی باعث گنی جاتی ہیں نادانوں میں ہم
ورنہ گنتی اپنی آگے کسکو دانائی میں تھے
کر دیا اک آن میں اوس دلربائی ناشکیب
ہمکو دعوی ای ظفر کیا کیا شکیبائی میں تھے

کرلی عیاری میں وہ یاں رسم یاری یوں ہی ہے
بیر گرین کیا ہمکو واجب جان نثاری یوں ہی ہے
رہتی ہو بیچین تم کیا دلِ بیمار کو
واہ واہ گر تا کوئی بیمار داری یوں ہی ہے

ولہ

۱۶۵

مجھسی تو کچھ اور کہتی ہی تمنائی وصال
اور اوس سی کچھ دم تقریر کہتی اور ہے
ہو گیا معلوم [illegible]
آج قاتل کچھ تری شمشیر کہتی اور ہے
بولی وہ تصویر [illegible] دیکھ کے
صورت حال ای یہ تصویر کہتی اور ہے
کام ہی کیوں زبان شمع کیا سوز دل
یہ زبان سی اپنی [illegible] کہتی اور ہے
[illegible]

ولہ

[illegible]

تتمہ

حال تیری عاشق زار کا ...

ہو چکی ہین یار دل کی ... کا اور ہے

ولہ

جیسی کہ باغ مین نہین وہ رشک باغ ہے
دیتا فروغ دل کو محبت کا داغ ہے
تجھ بن کہان ہی بادہ گلگون ہمین نصیب
جب تک ہنود ہی کم کوئی عنقا کی طرح
غنچہ ہی دل گرفتہ تو گل ہی جگر فگار
کیا قدر ہو سخن کی اونہین جنکی سامنے
تو ہی نشاء شراب کا اور صحن باغ ہے
دل کہو لکر نہ کر سکی ہم نالہ و فغان

لالہ کی جای باغ کی سینہ مین داغ ہے
رہتا بغیر داغ یہ گہر بے چراغ ہے
خون جگر سی اپنا لبالب ایاغ ہے
تیری کمر کا ہاتہ کب آتا سراغ ہے
کسکو چمن مین دہر کی غم سی فراغ ہے
یکسان صدای طوطی و فریاد زاغ ہے
ہم مین جنون کا جوش ہی دامان راغ ہے
دہڑکا رہا ہی کہ وہ نازک دماغ ہے

تونی لگایا سینہ سی کس رشک گل کو آج
دل تیرا اسقدر جو ظفر باغ باغ ہے

می کی لئی خمار ہی ای بادہ خوار ہے
ای آب گریہ تیری ہو گیا خاک آبرو
رخسار زرد پر ہین کہان اشک لالہ گون
آرام زیر خاک ہی معلوم گر سیہ ہے
تو پیاس تشنگان شہادت کی وہ بجھا
اسکو شفق نسمجھو پڑی منہ پہ چرخ کے
پیدا ہوئی ہین شادی و غم باہم ای ظفر

پر وہ شراب اور ہی جو بی خمار ہے
دل مین تو یار کی دہی ابتک غبار ہے
دکہلا رہا یہ عشق خزان مین بہار ہے
پہلو مین آہ اپنی دل بیقرار ہے
تا جانی وہ کہ تیغ تری آبدار ہے
اوڑ کر کسی شہید کی خاک مزار ہے
خندان اگر ہی برق تو ابر اشکبار ہے

۱۶۶

ولہ

جانتا تہا مین کہ پہلو مین نہین ہی میرے دل
پر چہری سی آج مین نے چیر کر دیکھا تو ہے

گر بگڑ کر او کبھی وہ کافر تو بہر تسبیح سب نبے
تو لی زلف کج ادا کو ای ظفر جہیڑا تو ہے

یہ نہین تنگی میان ہر دو ابرو تنگ ہے
قبضہ و شمشیر مین ایک ای جفا جو تنگ ہے

کیونکہ ہون دل کہول کر باتین کہ قسمت سے مری
جا ہی بی قابو کشادہ جا ہی قابو تنگ ہے

آبلہ مین پانون کی کیونکر سمائین خار دشت
ای جنون اپنے اتنا اندر تنبو تنگ ہے

دیکہکر تحریر سرمہ چشم وحشی مین تری
ہوتا ہے سی گلی کی اپنی آہو تنگ ہے

ای دل دیوانہ ہی داماں صحرا تو وسیع
توسن وحشت کا لیتا کیون نہین تو تنگ ہے

منہ ہی کیا تیری دہن سے ہو مقابل باغ مین
قافیہ غنچہ کا پہلی ہی سی گلرو تنگ ہے

زشت خصلت کو ہمیشہ رنج مین دیکہا ظفر
اپنی خوئی بد سی رہتا آپ بد خو تنگ ہے

روی روشن پر تری کب زلف کا سایا سا ہے
رات کی او ٹہی سیاہی دن رہا تہوڑا سا ہے

دیدۂ تر جوش گریہ سی جو اک دریا سا ہی
دامن مژگان سراسر پاٹ دریا کا سا ہے

زلف سنبل خط ریحان چشم نرگس ہے تری
رخ برنگ گل دہن غنچہ سا قد بوٹا سا ہے

وصل کی شب ہر گہڑی گہڑیال کی سنکر صدا
ہو رہا تھا اک دل کو صبح ہجر کا دہڑکا سا ہے

جو ہی اون انکہون کا مفتون او سنواک وحشت سے ہی
جسکا اون زلفون مین دل اوجہا او سی سودا سا ہے

حال مجنون کا نہ اپنی پوچھ ای لیلی منش
ہو گیا دشت جنون مین سر کہ گرکا نا سا ہے

مخمس

دیکھنا ای زلف ... لب پر بہار ... کیا کیا بہار
واہ کیا یاقوت احمر ... کیا بنایا ہے ... اوہی
ہیچ کیا ... ... گلکو ... سی آن
حال ... تا ... کیا ... ای
جا ... ای ... ای ظفر ...

ولہ

... کیا دل ... طیار ہے
... اپنی ... سب ... بہار ... دیکہ ...
اپنی ... سب ... باغ جلتا ہے
جگنو ... گل ہوں ... باغ جلتا ہے
... باغ سی ... سودا
... باغ جلتا ہے
... الف سی ... باغ جلتا ہے
... داغ
... باغ جلتا ہے
... بلبل ہے
کہان ہی لالہ ... داغ جلتا ہے
صبا ... دامان ...

ہم اس سی جلتی ہین ای شمع رو کہ پروانہ
شب انجمن مین تری با فراغ جلتا ہے
سخن سی میری جلتی ہی عدوی بد گفتار
ظفر مقال سی طوطی کی زاغ جلتا ہے

ولہ

کہان ہی اپنا وہ عالم کہین ...
ہوئی ہی اپنی حالت جہان ...
... ہی ... کا جل کا ...
... ہی ... معلوم ...
... اپنا حال ...
... دردہ ...
... دل ...
... ہی ...

ولہ

ہم قدر [illegible] قاصد [illegible] اور ہے

[illegible] معشوق [illegible] اور ہے

[illegible] ہی مرا افسانہ غم [illegible]

[illegible] عاشق [illegible] اور ہے

ای تغافل کیش [illegible]

[illegible] عاشق [illegible] اور ہے

[illegible] ابرو [illegible]

بہ مری مژگان تری کی خون فشانی اور ہے

[illegible] مرو دل [illegible]

[illegible] منظور [illegible] اور ہے

مہربانی ہی تو ہم پر بھی تمہاری مہربان

[illegible] ہین پہ وہ کچھ مہربانی اور ہے

ساقیا گردش مین لا ساغر کو جلدی ورنہ [?]

لاتا چرخ کوئی دور آسمانی اور ہے

[illegible] ہوتا مرا سوز جگر

بلکہ اس آتش کو بھڑکا دیتا پانی اور ہے

ہمارا نام تو ہی ای ظفر مشہور عالم مین	اگرچہ ہم ہین اپنی گہر مین مانند نگین بیٹھے

وہ خط کی لکھنی پہ مجھسی جو بر خلاف رہے	تو جون قلم مری دل مین نہ کیون شگاف رہے
کوئی ہو خوب کوئی زشت چاہئی تجکو	مثال آئینہ تو سب سے سینہ صاف رہے
پہرا ہے جو تری کوچہ مین ای صنم یکبار	پہر اوسکو کعبہ کی کیا خواہش طواف رہے
رہی نہ کیونکہ وہ گرداب فکر مین ڈوبا	جسی ہمیشہ تمہارا خیال ناف رہے
نہین درنگ مری قتل مین اوسی منظور	کمر مین اوسکی نہ کیون تیغ خونفشان غلاف رہے
ہم اوس پری کی ہین دیوانی اپنی عشق کی دہوم	ہمیشہ کیونکہ نہ از قاف تا بہ قاف رہے

جو در پہ بیٹہ رہی یار کی ظفر اوسکو	نہ فکر مسجد و پروای اعتکاف رہے

خط نورستہ سی تیری دل بیتاب مرتا ہے	سہی بوئی ہی وہ جسسی کہ یہ سیماب مرتا ہے
خبر لی جلد ای دریای خوبی اپنی مضطر کی	کہ تجبن وہ مثال ماہی بی آب مرتا ہے
اوگی ہی سنبل اوسکی خاک سی جو تیرا آشفتہ	خیال زلف مین کہا کہا کی پیچ و تاب مرتا ہے
پلا اک جام ای ساقی کہ صورت زندگی کی ہو	کوئی مینوش پیاسا بی شراب ناب مرتا ہے
پڑی ہی حلقہ گیسو مین دل اور بحر خوبی	یہ نادان ڈوب کر ناحق تہ گرداب مرتا ہے
چمن مین غنچہ پژمردہ ہوا ہی دیکھکر اوسکو	مگر تجبن یہانی ای گل شاداب مرتا ہے
کہی کون ای ظفر اوس سے ہنوز مے نوش غرور مین	وگرنہ رشک سے پیکر کوئی زہراب مرتا ہے

[illegible] ای ظفر [illegible]

ولہ

[illegible]

[illegible]

تتمہ

فصل گل میں جو [illegible] پلکین تر و دامن [illegible]
[illegible] سو [illegible] سیتی [illegible] نہین [illegible]
ای ظفر [illegible] [illegible]

ولہ

[illegible]

بنائین یار اونہین کیا بناو ہو تو سہی
لگائین کیونکہ یوہین کچھ لگاو ہو تو سہی

جو میری رونی پہ ہستی ہین یار اونکو ہو غم
نصیب اگر ہہو سب اوہا یاد ہو تو سہی

وٹھاون کیونکہ تجھی مین کہ ہی وہ پردہ نشین
اٹھین کچھ ای دل مضطر دکہاو ہو تو سہی

اونہین مین دیکھو تو دریا ای دل مین ٹہا نہ ہر
تم آشنا ہی دل ای آشنا و ہو تو سہی

برنگ نقش قدم جھکی ہم نہ اوٹھین گے
پر اوسکی جبین کچھ اپنا جا و ہو تو سہی

تم اپنی بوسہ کی قیمت میں ہمسی کیا لوگے
بتاو کچھ ہمین معلوم بہاو ہو تو سہی

دبا کی بیٹھی ہم اسواسطی ترا زانو
اٹھ کچھ عدو یہ ہمارا دباو ہو تو سہی

جہان مین کون ہی ہمدرد تیری زخمی کا
کسیکی ایسا کلیجی پہ گھاو ہو تو سہی

جو اپنا نقد دل و جان ظفر لگا دین ہم
قمار عشق مین ایک آدہ داو ہو تو سہی

اوس عداوت کیش کو مجہسی عداوت ہو گئی
اس عداوت سے جو مجکو محبت ہی سو ہے

بھولتا ہرگز نہین مین اوسکی قامت کا خیال
روز بر پا میری سر پر اک قیامت ہی سو ہے

کرچکی ساری اطبا بلکہ عیسی سے علاج
پر تری بیمار ہجران کی جو حالت ہی سو ہے

گیا بتا دون مین کہ ہی مجہسی کیا بیوفا
عشقمین اچھی نہین منہ سی شکایت ہی سو ہے

اگیا انکھوں مین دم ظالم تری مشتاق کا
پر تری دیدار کی انکھون کو حسرت ہی سو ہے

حب دنیا کی نشی نی جنکو غافل کر دیا
تا بوقت مرگ اونکو وہی غفلت ہی سو ہے

میری گریہ نی نہ ہونیا یار کی دل سی غبار
اوسکی دل مین میری جانب سی کدورت ہی سو ہے

[illegible]

ولہ

[illegible]

کہتی ہین ملک صل علی دیکھ کی اوسکو | اللہ وہ کس شکل و شمایل کا بشر ہے

دکھلادی کبھی جلوۂ دیدار تو اپنا
مشتاق تری دید کا مدت سے ظفر ہے

عشق مین ظالم تری کیا خاک ہم اچھی رہی | برسون ایذا مین ہی گر ایکدم اچھی رہی
گر دل و دین دیکی اپنا ہم تمہین کافر ہوئے | تمکو کیا نقصان ہوا تم تو صنم اچھی رہی
کہتی اس ہستی مین رہ کر یہ اوٹھائی رنج و غم | جو روانہ ہو گئی سوئی عدم اچھی رہی
بندہ گیا دلکو جو تیری زلف پیچان کا خیال | موج دود آہ مین بھی پیچ و خم اچھی رہی
عشق کا آزار صحت سے ہی بہتر ای طبیب | جو رہی اوس شوخ کی بیمار غم اچھی رہی
اب خدا جانی کہ دل مین کیا برائی آ گئی | پہلی تو ہمپر تری لطف و کرم اچھی رہی
وہ ہوئی کہل کر پریشان انکو جمعی رہا | گل سے غنچی ای نسیم صبحدم اچھی رہی
خاک آخر ہونگی سب پر پہلی ہی جو خاکسار | ہو گئی اوس یار کی خاک قدم اچھی رہی

ہر کسی سی راز دل کہ بیٹھنا اچھا نہین
ای ظفر دنیا مین اب لوگ کم اچھی رہی

غیر کر سکتا ہی کو مجھسی عداوت کیا ہے | مہربان دوست ہی دشمن کی حقیقت کیا ہے
جو ندیکھا تھا سو وہ عشق مین تری دیکھا | دیکھیی اور دکھاتی ہمین قسمت کیا ہے
زلف اگر جو تری کان لگی رہتی ہے | کہتی یہ کان مین ای کان ملاحت کیا ہے
سب جگہ ہی وہی اور سب کی نظر سے ہی نہان | پڑ گیا انکھون پہ یہ پردہ غفلت کیا ہے

ی ابرو کا سا خم ہو یہ تو ممکن ہی نہیں
نہ بس مین کسی کی ہو یہ ہو سکتا نہیں
پسند قاتل سفاک خون بی گناہ
ہمت عیار سی یاری نہیں امر محال

گرچہ خمدار اور بھی شمشیر ہو سکتی تو ہے
گر پری بھی ہی تو کیا تسخیر ہو سکتی تو ہے
ورنہ ثابت مجھ پہ تجھ پہ تقصیر ہو سکتی تو ہے
تجھ پہ اگر یاری کری تقدیر ہو سکتی تو ہے

دل جو ہوتا ہی شکستہ پھر وہ بیتابی نہیں
ٹوٹ کر مسجد ظفر تعمیر ہو سکتی تو ہے

ہم اسطرح اوسکی گرد کاشانہ رہے
سینہ واجب مثل گل وہ بی حجابانہ رہے
ہمین ساقی رہی اور دور پیمانہ رہے
آرائش جو اپنا اور جانانہ رہے
زنا و اپنی گوری منہ پہ اک کاجل کا تل
وی محتاج نمکدان زخم دل بلبل کا کیون
سطرح سی شمع پر پروانہ ہوتا ہی فدا
ہین وہ مجنون ہون کہ صحرا مین زبان خار پر
محراب خم ابروی چشم مست یار
ح جوہر سی نہ کیونکر پای در زنجیر ہی
دیکھ خال اوسکی رخ پر کیونکہ حیران نہ ہون

جیسی سرگردان سر فانوس پروانہ رہے
بوی گل سی کیون نہ مہکا اپنا کاشانہ رہے
حشر تک یارب یونہین آباد میخانہ رہے
کیون نہ دست مہر مین آئینہ و شانہ رہے
پاس تا کافور کی قلفل کا بھی دانہ رہے
جبکہ شبنم سی بھرا ہر گل کا پیمانہ رہے
اسطرح سی شمع اوسکی رخ پہ پروانہ رہے
تا قیامت اس مری وحشت کا افسانہ رہے
دیکھنا کیا دور ہی مسجد مین تبخانہ رہے
جبکہ آئینہ تری صورت کا دیوانہ رہے
یعنی قایم شعلہ پر کسو جہ پروانہ رہے

ردیف ی
۱۷۱

مثل نرگس تیری کس کا سایہ پیمانہ ہے
تیغ قاتل کا اوا کرتا شکر ہوتا ہی ظفر
گو لب ہر زخم پر بسمل کی شکرانہ ہے
در کار اجل کی دست درازی ذرا سی ہے
او ظفر مین عمر کی ابھی بازی ذرا سی ہے
سجدہ بتون کو کوئی ناز ذرا سی ہے

[illegible]

تمہارے عاشق کو کیا ہوا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے
وہ مست مجذوب بنگیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ہزار کوئی ستائے لاکھ کوئی بلائے کوئی کہلائے
جسے کہ آسیب لگ گیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کیا جسے تو نے محو حیرت دکھا کے آئینہ وار صورت
وہ تیری صورت کو تک رہا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

تمہارے وہ بات ہے دہن میں ہزار انداز ہے سخن میں
چمن میں غنچہ یہ کیا بلا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ملا ہے غنچہ سو کوئی منہ ہو بارہے چلیں ہزار اوسکے آگے سر پر
جو اوس لب لعل پر فدا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کھلی ہے جسپر کہ کچھ حقیقت وہ کھول کر دیدۂ بصیرت
تماشے قدرت کے دیکھتا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

جو درد ہوتا تو غل مچاتا جو سایہ ہوتا تو سر ہلاتا
الہی دل کو مرض یہ کیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

کریں نکیرین قبر میں گر سوال سو سو طرح سے اگر
جو کشتۂ چشم سرمہ سا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

ظفر جسے اوس پری نے اپنا جمال دکھلا کے حیرت افزا
وہ نقش دیوار بنگیا ہے نہ منہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

گالیوں کا ہمپہ چلتا روز تیرا صاف ہے
کیا زبان ہے اپکی کیا روز مرا صاف ہے

کیا غضب ہے جو محبت کا تیری بھرتا ہے دم
اوسپہ ہوتا تیری محفل میں تبرا صاف ہے

دھو دیا روئے زمین کو آب گریہ نے مرے
پر نہیں ہوتا دل اوسکا ایک ذرا صاف ہے

حاشیہ کیا کیا چڑھاتی ہے محبت دیکھئے
ابتلک تو یہ کتاب دل مبرا صاف ہے

جانے تو باتوں پہ زاہد رندیِ آشام کی
منہ سے بر آتا ہے پر دل میں مبرا صاف ہے

آج مرغان قفس کی کیا کہیں کترے گا پر
کر رہا مقراض کا صیاد پیرا صاف ہے

حرص دنیا ہے اللہ کی واسطے آلودگی
ہو گیا جسوقت یہ اس سے تبرا صاف ہے

ولہ

[illegible]

تتمہ

آتی ہے بہ فصل بہار جو اسی ہو ان [illegible]
رنج گلشن سی نسیم صبح [illegible]
[illegible]

عجب اشک انکہ سی کچہ زیر مژگان تیر بہتا ہے
تری زخمی کو یاد آئی ہی جب شمشیر کی تیری
سخن مین اوسکی جان بخش کی ایسی روانی ہی
کبھی دل مین جو ہی دریا دلی سی جوش آجاتا
عرق افشان تیری زلفین جو رخسارون پہ ہوتی ہین
کوئی کم آشنا ایسا ہی جسکی یاد مین اٹھ ہین

تو ہرا ہی کہیت خشک اور آب دہقان تیر بہتا ہے
تو کیا کیا خون زخم تیغ بران تیر بہتا ہے
کوئی جانی کہ گویا آب حیوان تیز بہتا ہے
تو کیا کیا لہر مین تنکا سا انسان تیر بہتا ہے
چمن مین حسن کی کیا آب باران تیز بہتا ہے
کہ دریائی محبت ای مری جان تیر بہتا ہے

ظفر بہتا ہی ناسور دل کا روز پر اسکو
کوئی گر چھیڑتا ہی اور بھی ہان تیر بہتا ہے

نظر کسی سی تو اپنی او قاتل چورا تا ہے
کبھی جا بیٹھتا ہون پاس میں او سکی جو محفل مین
متاع دل کی چوری یون نہین کرتا تیرا غمزہ
مجھی دل کھول کر رونی دو تم اور رونکو چھپنی مو
لگا تیغ ستم تو شوق سی ظالم کہ مرنی سے
یہ لیا اندہیری جو دل کی خاصی او جانی تیز

تہ خنجر تری کب دم ترا بسمل چورا تا ہے
تو پہر کیا کیا بدن وہ رونق محفل چورا تا ہے
مگر جسوقت پاتا ہی مجہی غافل چورا تا ہے
کہ پانی انسو ونسی میرا زخم دل چورا تا ہے
بہلا کب جان اپنی یہ ترا مایل چورا تا ہے
مری دلکو رخ روشن کا تیری تل چورا تا ہے

ظفر سبکو برابر دیکہتی ہین جو ہین روشن دل
کسی سی انکہ اپنی کب مہ کامل چورا تا ہے

کبھی لب پر جو ہنسی اپنی ذری آئی ہے
ساتھ ہی انکھون مین گریہ سی تری آئی ہے

ولہ

ہوتا ہی جس کام کا موقوف اپنی وقت پر
ہوتا جلوہ سی تری وہ کب سوا اپنی وقت پر
وہ ستم [illegible] پہ عاشق کی تیغ و کفن
[illegible] وقت پر [illegible]
ای ظفر راہ وفا مین ہی ہا ثابت قدم
رفتہ رفتہ ہو گیا وہ رہنمای [illegible]

ولہ

[illegible]

ہم کہان اور منزل جانان کہان لیکن ظفر
تجہہ تصور نی ہماری رہنمائی کی تو ہے

دوا میری ہی وصل یار کیون نسخہ حکیمون لے
کہان ہی خط جبین اوس ابروئی خمدار پر دیکھو
کہون کیا ماجرائی بی ثباتی نقش ہستی کا

طریق حکمت ہندی و یونانی یہ لکہا ہے
یہ نام تیغ گر تیغ صفاہانی یہ لکہا ہے
مٹا جاتا ہی یون گویا کہ یہ پانی یہ لکہا ہے

متانت دیکہتا ہی کیا ظفر کی طبع عالی مین
کہ جو لکہا ہی مضمون طرز خاقانی یہ لکہا ہے

وہ دل کیا ہی کہ جو تیری غم الفت سی خالی ہے
عجب انداز سی ہمکو خط اوس حراف نے لکہا
بہرا گو جام می ساقی نی لیکن ہمکو کیا حاصل
ذرا صورت بتون کی دیدہ تحقیق سی دیکہو
گیا یہان سی نکل کیا جانی دیوانہ کہان تیرا
رہیگا داغہائی عشق سی سینہ بہرا ہو یہین

وہ دیدہ کیا جو تیری دید کی حسرت سی خالی ہے
نہین اک حرف جسمین نامہ پر حرف سی خالی ہے
کہ اپنا ساغر دل بادہ عشرت سی خالی ہے
کوئی صورت نہین اللہ کی قدرت سی خالی ہے
پڑا پہر خانہ زنجیر اک مدت سی خالی ہے
کوئی ہوتا خزانہ اپنا اس دولت سی خالی ہے

ظفر ہم باندہتی ہین جیسی مضمون کم اوسکا
ہمارا شعر کوئی بہی نہین وقت سی خالی ہے

تو خطوط سی ہمنی یارب آشنائی کی تو ہے
یہ خدا جانی کہ دل مین ہی کدورت یا نہین
قد رعنا سی بہی اپنی سیکہی طرز راستی
دست و پا مین ہی لگی مہندی اگر لگ جائی تب

دیکہئی لکہا ہو کیا بخت آزمائی کی تو ہے
ظاہر اوس آئینہ رو نی کچہ صفائی کی تو ہے
سیکہی جو زلفون سی تو نی کج ادائی کی تو ہے
آج کیفیت کچہ اوسنی ہاتہا پائی کی تو ہے

ولہ

پہرتی انکہون مین جو اوس زلف دوتا کی شکل ہے
خواب مین آئی نظر مجکو بلا کی شکل ہے
شوق مین اوس قد رعنا کی مثل ازار ہو
بنگیا لیکر چہری جو ہینوا کی شکل ہے
ناتوان ہی تو بہی ای دل ہمارا جانئی
آہ تیری واسطی تیری عصا کی شکل ہے

ولہ

[illegible]

آیا ہی پھر کسیکی محبت کا دل میں جوش
پھر آئی ہین جو دیدۂ تر کچھ نہ کچھ تو ہے

بلبل سی بعد مرگ گئی کب ہوای گل
اوڑتی پھری ہین باغ مین پر کچھ نہ کچھ تو ہے

اٹھ گیا کیا چمن مین کوئی رونق چمن
گل ہنس رہین ہین باد سحر کچھ نہ کچھ تو ہے

وحشت ہی یا جنون مجھی پر تیری عشق مین
پھرتا ہون مین جو خاک بسر کچھ نہ کچھ تو ہے

جلجاتی ہی جو گھاس سدا میری خاک پر
باقی ہنوز سوز جگر کچھ نہ کچھ تو ہے

اتنی کشیدہ مجھسی ہو تم کہ آخرش
دل کی میری کشش مین اثر کچھ نہ کچھ تو ہے

شاید کسی سی ہوگی بغل گیر آج تم
بغلین بجا رہی ہو ظفر کچھ نہ کچھ تو ہے

گرچہ بے طاقت ہون مین پر دل مین طاقت اور ہے
قوت ظاہر سی ہان باطن مین قوت اور ہے

ہو دل بریان سی آئی کسطرح ہمسی کباب
اسکی لذت اور ہی اور اوسکی لذت اور ہے

ناز ہی ویسی نہین دل کو فقط غمزہ ہے
بچ سکی کیونکر کہ اک آفت پہ آفت اور ہے

میری رسوائی سی تو ہوتا ہی ناخوش کسلیئے
اتنی تو ہوتی زیادہ تیری شہرت اور ہے

جلد لے آکر مریض عشق کی اپنی خبر
آج اے رشک مسیحا اوسکی حالت اور ہے

میکدہ میری لیئی تیری لیئی ہی خانقاہ
تیرا مذہب اور زاہد میری ملت اور ہے

کیون انا الحق کہکی سر منصور نے اپنا دیا
کون جانی سر حق یہ تو حقیقت اور ہے

اے ظفر جتنی جتاتی ہین ہم اپنی دوستی
ہوتی اوتنی ہی اونہین یہان ہمسی نفرت اور ہے

۱۷۵

ولہ

[illegible]

[illegible]

نہ دل اس شعلہ رخسارون پہ لوٹے
بلا سے گرچہ انگارون پہ لوٹے

تم انید و ستر گل پر تہین کیب
گوئی حسرت سی گر خارون پہ کوٹے

کہان پایا یہ منہ جو ہستی ہنستے
گل اوس گل کی دل افگارون پہ لوٹے

سنین زلفون کی سودائی کو کچہ ڈر
پر اشب کو سیہ مارون پہ کوٹے

دوہی جو دیکہکر ہو برق بیتاب
زمین پر لوٹی دیوارون پہ لوٹے

گیا دل لوٹ میرا اون بہوون پر
وگرنہ کون تروارون پہ لوٹے

ہمیشہ لوٹی بسمل کے طرح وہ
ظفر جو ان طرح دارون پہ کوٹے

ہی جبکہ خلق سو چکے تدبیر بوستے
گچہ اور ہی جواب مین تقدیر بوستے

ہنستا وہ گل چمن مین اگر کہل کہلا کی صبح
حیرت ہتی کیا جو بلبل تصویر بوستے

برپا ہی ہی خانۂ زندان مین ایک غل
مجنون کی ہی جو پاؤن مین زنجیر بوستے

بلبل ہی ہوای شوق کہ اندہی کی شور مین
گیا کیا ہی خاک عاشق دلگیر بوستے

گرچہ نہین ہی میری نئی استخوان مین دم
پر عشق کی ہی باعث تاثیر بوستے

افسون عشق سی دل عاشق کی پر پرونز
ہی وہ بلای زلف گرہ گیر بوستے

تیری کلام مین ہی وہ انداز ای ظفر
محفل ہی افسرین دم تقریر بوستے

بلا ہی یار کی شمشیر کہنچکر جہوڑے
بہو ونکی ہمنی ہی تصویر کہنچکر جہوڑے

[illegible] ظفر قائل
[illegible] تصویر کہنچا ہو

وله

دیا چکر وہ چشم نیم غنچہ سر ملعت کی گردش نے
کہ ایک گردش پہ گردش دی مجھے قسمت کی گردش نے
نہ افلاک کا نون جنالی کی طرح مجکو
نئی صورت دکھائی اک نئی صورت کی گردش نے
کیا زاہد کو مستون سی زیادہ بر سر محفل
خراب انجام مین جام مئی گلرنگ کی گردش نے

ردیف ی ۱۷۶

[illegible] ظفر [illegible]

وله

[illegible]

تتمہ

بلا سے وصل کا ان کے نہ وہ دن تو وہ گا عید کا یہ چاند

سر کو رکھتا ہوں تو وہ رکھتا ہے پیالہ سر کے پیچ ادھر میری پیرہن تار

ظفر جب نہ جواب ہے یہ پیچ و تاب ولال ترا وہ

ولہ

لی بال ہی بلی زبی نہ بدتر ہی چلے

ھپی اگر اقبال تو تقدیر سے چلے

قصد مجنوں کی تیرے ہی کوچے کیونکر قضا ؎ کام نشتر کا وہ ہر خار سے گر لے نکلے

ناتوان تیرا وہی بستر غم سے کیا خاک ؎ جبکہ کروٹ بھی ادھر سے وہ ادھر لے نکلے

تا نہ صد چاک ہو شانہ کی طرح دل اپنا
اوسکی زلفونکی بلائیں نہ ظفر لے نکلے

تری کوچے میں جاتا کون گر جاتی تو ہم جاتے ؎ نجاتی ہم ہیں پر جانسے گذر جاتی تو ہم جاتے

نہ تہا ہمسے سوا آئینہ مشتاق اونکی صورتکا ؎ گیا کیوں اونکی وہ پیش نظر جاتی تو ہم جاتے

نہ لایا کچھ جواب اونسے گیا تو کیا گیا قاصد ؎ دل مضطر کی نیکر نامہ بر جاتی تو ہم جاتے

نکالا تو نے ہمکو تو گئے ہم تیری کوچے سے ؎ وگرنہ جیتے جی کب جاتی مرجاتی تو ہم جاتے

رفیق اپنے گئے جلدی ہم اونکی ساتہ جاتی کیا ؎ اگر یکدو نفس بھی وہ ٹہر جاتی تو ہم جاتے

گیا روتا ہوا کیا ابر تر گور غریباں پر ؎ کبھی گر اوس طرف با چشم تر جاتی تو ہم جاتے

بتاتا گرچہ سایہ ہیں اونکا تو ساتہ اونکی
نجاتا کوئی لیکن اے ظفر جاتی تو ہم جاتے

غرور حسن سے گر وہ جلال میں آوے ؎ تو اوسکی مہر نہ ذرہ خیال میں آوے

اسیر زلف ہوا اوس خال رخ کو دیکہ کے دل ؎ بغیر دانہ کے طایر نہ جال میں آوے

کرے اوس ابروئے خم سے ہمسری کیونکر ؎ کہاں سے خم یہ کمان ہلال میں آوے

وہ خال رخ پہ جو بکہرے ہیں آج زلف کے بال ؎ ستارہ دیکہئے کسکا وبال میں آوے

حنا جو اوسکی قدمبوس ہو تو پہر کیونکر ؎ نہ حسرت اپنی دل پائمال میں آوے

لی بال ہی ... فلک پر ... چلے
ہم ... بادشاہ ... سے اپنی ... چلے
آہ ... عاشق ... دل ... چلے
ہم ایسی نہیں ہیں اپنا ... سے چلے
کوچہ تیرا ہی مرقد ... اوس
خورشید کا شمہ ... تصویر سے
وہ ... تیرے ... سے چلے
پر آگ نہیں وہ ... سے چلے
عشق اور ... شمع
حسن ... زلف ... سے چلے

فقط ہیں ہم ... جو کہا ... تو اور ظفر وہ مری ... سے چلے

قطعہ

کتنے ہی بنے ہیں ... اور کانوں کی نشان
یوں ... زمین پہ ... پانوں کی نشان
کیا نخل ... کوئی کہیں کیا ظفر
پائے نہ اوسکی پانو کی ... کی نشان

سلام

سلام اوسکو ... صبح و شام نماز
تو اے سلامی ... سلام نماز
ہو وے دل ... والے
تو کام اے ... کام نماز
تو اوس ... الدوام نماز
قبول ہو ... ایمان
جو ... نام نماز

سلام

سلام شہ پہ ہو صلوۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ
[illegible]

عبادت ایسی ہو کس سی کہ تہا ادا کرتا	تو وقت قتل بہی وہ قبلۂ انام نماز
کریں یہ اوسپہ ستم ہای کیا مسلمان ہیں	پڑہیں طریق یہ سب جسکی خاص و عام نماز
حسین کا ہی وہ رتبہ کہ جانیں مخر اپنا	اگر پڑہا ہی فرشتوں کو وہ امام نماز
یہ کیا ستم ہی کہ نی خود پڑہیں پڑہنی دیں	کسیکو اوسکی جنازہ کی اہل شام نماز
کہا یہ شاہ نی اعدا سے چاہی تمسکو	تو وقت آنا کہ ہو میری اختتام نماز
یہی ہی دل میں مری آرزو کہ ہو تہ تیغ	اودہر تمام حیات اور اودہر تمام نماز
سرشک دیدہ پر آب سی وضو کر کر	ہمیشہ پڑہتی ہیں شبیر کی غلام نماز
نہو وہی کوئی مجہی غم بجز غم شبیر	ظفر یہ مانگ دعا پڑہ کی تو مدام نماز
نماز پڑہ کی سدا سجدہ و قیام کی ساتھ	وظیفہ چاہیی ذکر غم امام کی ساتھ
اگر ہی دوستی اوس سرور انام کی ساتھ	تو ورد صبح کی ساتھ اور ورد شام کی ساتھ
سلام شہ پہ ہو صلوۃ علی الدوام کے ساتھ	تھے ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کی ساتھ
ہزار کوئی عبادات میں رہی مشغول	جو دل میں رکھتا نہو حب اہلبیت رسول
نماز اوسکی نہ مقبول و نی دعا ہو قبول	جو ہو تو دولت ہر دو جہان ہو اس سی حصول

وہ شاہ ہر دو سرا اور شہ نجف
جہکا جو اوسکی شرف وہ جو ہمیشہ کو طرف
پی نماز ملک پانچ ہیں جب فلک بر صف
کبھی حسین کو اللہ نی دیا یہ شرف
سلام شہ پہ ہو صلوۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کی ساتھ

جہان میں ہی جو کوئی خاص بندہ معبود
ہو نماز قضا اوس سی اور پڑہی درود
ہی حسین کے غم میں دل اوسکا درد آلود
کہ اوسکی واسطی ہی دو جہان پہ بہبود
سلام شہ پہ ہو صلوۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کی ساتھ

عزیز ہی نماز اوس شاہ ہر دو جہان
حسین ابن علی ہی جو تابع فرمان
[illegible]
[illegible]
سلام شہ پہ [illegible] سلام کے ساتھ
[illegible] علی الدوام کے ساتھ

سلام شہ پہ ہو صلوۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ
[illegible] ظفر [illegible]
[illegible]

تمت

تتمہ

رہی کا دروازہ کی گلی آئی ہیں ہم
چھپایا تھا شاعری میں اجیا ہیں
بابا کرکے قدردان سے اب ہیں
اس طرح ای خطہ سے کہتا ہیں
ہری خوبان نہیں ہارا ہیں
سے تیرا ضبط بنا ہیں ہم

ایضاً

گلرخو عالم آشنا ہین ہم
ہمسی کیا پوچھتی ہو کیا ہین ہم

ہے جھکے مستی بار ہا ہین ہم
گرچہ اوارہ جون صبا ہین ہم

لیک لگ چلنی کو بلا ہین ہم

جرم ثابت ہوا ہے کیا ہمپر
سنین کہلتا یہ ماجرا ہمپر

اور اک ظلم ہے نیا ہمپر
ای بتو اسقدر جفا ہمپر

عاقبت بندۂ خدا ہین ہم

تونے دیکھا جسی اوٹھا کر چشم
گیا مفتون اوسے دکھا کر چشم

سن لے یہ چشم سے ملا کر چشم
سرمہ آلودہ مست رکھا کر چشم

دیکھ اس وضع سی خفا ہین ہم

گرچہ ہوتی رہے جفا یہ جفا
پر نہ سر سکے وہا سے ایک ذرا

ہمپہ احسان یہ وفا نے کیا
تیری کوچہ مین تا مرگ رکھا

کشتۂ منت وفا ہین ہم

مین مرہم طلب تن مجروح
ہی یہ اپنا عجب تن مجروح

دیکھ تو آکر اب تن مجروح
ہی نمک سود سب تن مجروح

تیری کشتون مین مزا ہین ہم

ہوئی ہمکو نصیب جیسی عمر
تھی وہ تھوڑی سی یا بہت سی عمر

ہمنے اس طرح سی بسر کی عمر
آستان ہی پہ تیری گذری عمر

۱۷۹

یار وہ ہین جو ہین یارونکی رفاقت والے
کیا غرض لا کہ خدائی مین ہون دولت والے

اونکا بندہ ہون جو بندہ ہین محبت والے

اسقدر خواہش نظارہ مجھی ہی تیرے
چاہتا ہون مین اوسکو چھپاؤن تو ہمین چھپتے

جبکہ لکھواتا ہون یارونسے حقیقت اپنی
ہای ری حسرت دیدار مری ہای کو ہے

لکھتے ہین ہای دو و جیسے ہی کتابت والے

بس مرون مرقد یہ کوئی بہی غمخوار
فاتحہ پڑہنی کو صد حیف نہ آیا یکبار

سوختہ جان کا بجز سوختہ جان کون ہوا
نہین جز شمع مجاور مرے بالین مزار

نہین جز کثرت پروانہ زیارت والے

دمبدم کلبۂ احزان مین ہی دم گہبراتا
دم کی جانی مین مری اب ہی کوئی دم جاتا

اور غمخوار تو صورت بہی نہین دکہلاتا
کبہی افسوس ہی آتا کبہی رونا آتا

دل بیمار کی ہین وہی عیادت والے

بہیجون کیا نامہ مین لکہوا کی تمہین دل کا راز
ہوتی تحریر ہی بیتابی دل کی غماز

بیقراری کی اثر سی مری ای بندہ نواز
چہوڑ دیتی ہین قلم جون قلم اثبات باز

میری شرح طپش دل کی کتابت والے

تجہسی رکہتا ہی کوئی چارہ غم کی خواہش
تجہسی کرتا ہی کوئی قول و قسم کی خواہش

مٹ گئی عشق مین سب اپنی تو دم کی خواہش
نہ ستم کا کبہی شکوہ نہ کرم کی خواہش

دیکہ تو ہم بہی ہین کیا صبر و قناعت والے

یہان فنا کی سب ہی کو گزرنی ہے
یہ اقامت ہین پیغام سفر دیتی ہے
زندگی موت کی آنی کی خبر دیتی ہے

جز معلوم ہوا ہی گبر و مسلمان مجھکو

جسکو باور نہو وہ دیکہ لی اسکو سو بار	لتب دل شمع کی جب کہ نہین ہکو ناچار

اوسکو کافور سفیدی سحر دیتی ہے

رکہتا ہی زیب گلو جب سی ظفر عشق کا طوق	کہتا ہی آہ دفغا لسی ہی مجبور عشق مین فوق
حال رسوای مرا سن لی سہی ہی یار کو شوق	کوئی غمخوار نہین میری طرف سی ای ذوق

کان اوسکی مری فریاد پہی بہر دیتی ہے

ایضاً

سرورا تو وہ نبی ہے جسکے نہین تعدبی	دیکہکر شان تری عرش کی بہی شان گئی
انبیا تجہسی کہین وقت شفاعت طلبی	مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

ہی تری جلوہ سی مسجود ملایک آدم	ہی تری نور سی پر نور حدوث اور قدم
دیکہکر حسن کی شیدا تری دونو عالم	من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

اللہ اللہ چہ جمالست بدین بو العجبی

تجکو گر خالق کونین نہ پیدا کرتا	پہر تو یہ ارض وسما ہوتی نہ پیدا اصلا
گرچہ اولاد مین آدم کی ہوا تو پیدا	نسبتی نیست بذاتت تو بنی آدم را

برتر از عالم وآدم تو چہ عالی نسبی

ابر احسان وکرم سی تری سیراب انام	ثمر خلق سی ہی تیری جہان شیرین کام
ای تر وتازگی افزای ریاض اسلام	نخل لبستان مدینہ ز تو سرسبز مدام

تتمہ

ای بیوفا کرلی تو مجہی ہین وفا
قابل ہین ہم ستم کی تو ہوویگا بیوفا
جو اس خطا پہ مجہکو زادی وہ کمی بلی
اچہا کیا وفا کی عوض تونی کی جفا
بس اب ستم تمام کیا اپنا بار جا
دنیا سنا کی تو وہ یہ مژدہ اور
اگر ہین تیری ہاتھ سے ہم تمام بز
بہتر کیا ہون مرا ضعیفونکی ہی غضب
یاد آیا بہانی اونکا وعدہ او نہین گئی خفا
جب رات کو وہ یاد ان مین عہد کی لگا
تم دیکہکر ہماری نحیفی و ضعف کو
یہ چاہتی ہو سر سی ٹلی بوجہ دوست کو
اور ہم یہ کہتی ہین کہ ہمین کچہ نہیں کہو
تب تک کہ سر ہی ساتہ ہی یہ سر ہی سوہو
ہم اب تو سر بہ بار محبت اوٹہا چکی
بس اب تو ہی ارادہ اگر ہی سر قتل کا
جہوٹی کہین عذاب سی تا جان مبتلا

لیکر قلم کو ہاتھ مین ہون سوچتا سی	کیا خط مین مدعا لکھون اپنا کہ مدعی
سہلی ہی اونکو میری طرف سی پڑہا چکی	
ہر چند اوسکا لطف عداوت سی کم نہین	اور آمد آمد اوسکی تجہ آفت سی کم نہین
پر اپنی حق مین وہ بہی عنایت سی کم نہین	انا بلا سی اوسکا قیامت سی کم نہین
مرتی ہین انتظار مین اگر وہ آ چکی	
دل کی پہپہولی پہونچی جگر کی بہی متصل	اور سوزش اونمین وہ کہ ہیون الشکد مخجل
تہی گرمی نظارہ سی گو آگ مشتعل	باز آیا دیکہنی سی نہ آتش رخون کو دل
سو بار آبلی اسی انکہین دکہا چکی	
ہی جنہون نی جان تہ شمشیر عشق دی	آلودگی نہ اونکو کسیطرح کی رہی
ہی تیغ آبدار تیری پاک کر چکی	حاجت نہین ہی تیری شہیدونکی غسل کی
قاتل وہ تیری ہاتہ سی خون مین نہا چکی	
بازار دوستی مین بہت سا پہرا ہی تو	سودا ہر ایک سی ہی کرتا رہا ہی تو
ٹہرا ہوا جو نرخ ہی وہ سن چکا ہی تو	کیا مجہسی قیمت دل و جان پوچہتا ہی تو
دونون ہین اک نگاہ پہ ای دلربا چکی	
مدت کی بعد ہی سی کئی تر لب و دہان	لیکن ابہی ہی پیاس ہماری بجہی کہان
اسوقت سوچتا ہی کسی سود اور زیان	زہراب ہی ہی بادہ تو کرلین گی نوش جان
ساقی پیالہ منہ سی ہم اب تو لگا چکی	

بسمل کی طرح آہ تڑپتا ہون مین یہان
کیا دیکہتا ہی تیغ نگہ سی ای جان
قصہ تمام عمر کا اب ہی تو زرا اس خرابہ مین
کہتی ہی یہی بعد مرگ اب سدا اس خرابہ مین
ورنہ یہی ہی لگی کیا اس خرابہ مین
کیا کیا نہ بہی ہم اس خرابہ مین
اب خاک کی ہین ہم وہ ہوا ہوا
پہلی تو ہم ہی خاک بہت ہوا او چکی

[illegible]

تمت

[illegible]

ختم

[illegible]

ای خانہ برانداز چمن کچہ تو ادہر بہی

مدت مین مری گہر کیطرف سی جو گذرنا
دو چار گہری غیر کی تو پاس ٹہرنا

اور مجہسی دو چار انکہین بہی یکبار نکرنا
کیا ضد ہی مری ساتہ خدا جانی وگرنا

کافی ہی تسلی کو مری ایک نظر بہی

مانا تری انسو در خوش آب ہین سارے
اور ایسی ہین تابندہ کہ پانی ہون ستارے

پر یہ تو بتا دی ہمین انصاف سی پیارے
ای ابر تبسم ہی تجہی رونی ہمارے

ٹپکا تری انکہون سی کوئی لخت جگر بہی

بیٹہی ہوئی ہمدم تو بہت ہین مجہی گہیرے
پر ایسا نہین کوئی جو تقدیر کو پہیرے

جانیکا نہین غم دل نالان سی یہ میرے
ای نالہ صد افسوس جوان مرنے یہ میرے

دیکہا نہ کبہی تونی ذرا روئی اثر بہی

اللہ ری بیہوش تری غفلت سرشار
فی دین سی ہی ہشیار نہ دنیا سی خبردار

ذرات جو یون رہتا ہی مست مئی پندار
اس ہستی موہوم پہ نازان ہی تو ای یار

کچہ اپنی شب و روز کی ہی تجکو خبر بہی

جب سی کہ ہوئی باد فنا دست درازش
او شمع صفت مین ہوا اس بزم مین خاموش

ذرات جہان مین غم و حسرت کا اک جوش
تنہا مری ماتم مین نہین شام سیہ پوش

رہتا ہی سدا چاک گریبان سحر بہی

ہم کہتی ظفر ہوتی جو سودا سی ملاقات
کیون کرتا بسر آہ و فغان مین ہی تو اوقات

اشعار ... سواد ... دیوان

خال و لعبان [illegible] رنگین و [illegible]

آموختنیان [illegible] گلشن یعنی دیوان

بیان [illegible] نتیجہ طبع والای

فیض عنوان [illegible] بالله

[illegible]

[illegible] مروج دین محمدی فاتح الابواب افضل

١٨٣

سرور قاعدہ عدل افزا ظل اللہ ابو ظفر
سراج الدین محمد بہادر شاہ
در اسعد زمان و فرخندہ اوان تاریخ
ہفتدہم شہر ذی الحجہ سنہ ١٢٧٨ ہجری
موافق بیست ہشتم ماہ جون سنہ ١٨٦٢ عیسوی
بحسن اہتمام برگزیدہ انام
میر قادر بخش مہتمم
سلمہ اللہ الاکبر مطبع اودہ اخبار
لکہنو در قیصر باغ بارہ دری واقع
مرتبہ دوم طبع گردید

انتخاب الاجواب دیوان دیگر ظفر
مشتمل غزل ہای موسیقی ہر دل اثر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدور کسکو حمد خدای جلیل کا | اس جا پہ ہیز بان ہی دہن قال و قیل کا
پانی مین اوسنی راہبری کی کلیم کے | آتش مین وہ ہوا چمن آرا خلیل کا
اوسکی مدد سی فوج ابابیل نی کیا | لشکر تباہ کعبہ پہ اصحاب فیل کا
پیدا کیا وہ اوسنی لشکر عوج بن عنق | پل جسکی ساق پا سی بنا رود نیل کا
پہرتا ہی اوسکی حکم سی گردون رات دن | چلتا ہی سیان عقل کوئی جر ثقیل کا
بلوا لیا اپنی دوست کو اوسنی وہان جہان | مقدور ہی نہ زور نہوا جبریل کا

کیا پا ہی کنہ ذات کو اوسکی کوئی ظفر
وہان عقل کا نہ دخل نہ ہرگز دلیل کا

ولہ

انتخاب الاجواب سہرا

ولہ

لیگیا ایک ہی بار اِنی مین دل اپنا ظفر
ہوگا کیا دیکہئے جب وہ کبھی بار آور ہوگا

ہان فروسوز دل اک دم ہہوا پر ہہوا
سنکر احوال جگرسوز غریب عاشق کا
کشتۂ ناز کی افسوس جنازی پہ ذرا
چارہ گر کی نہین تقصیر بہت کی تدبیر
سنکی نالون کو مری ہوگئی پتہر پانی
مثل سی اگیا دم ناک مین اپنا لیکن
میری جانب سی پڑی سخت گرہ دیر تیری
ہون وہ آزادہ کہ جون سرو کسیکی خاطر
رات ہمسایون نے اوٹہہ اوٹہہ کے وہ جانئیں بالین
جہد کی صانع قدرت نی ولی پر ایسا
کہل کہلا کی ہنسی گلشن مین ہزار و غنچے

اور گریہ سی بڑہا کم ہہوا پر ہہوا
ہای افسوس تجہے غم ہہوا پر ہہوا
چشم پر آب تو اک دم ہہوا پر ہہوا
کارگر زخم پہ مرہم نہ ہوا پر ہہوا
سر مژگان بہی ترا نم ہہوا پر ہہوا
یار اپنا کبہی ہمدم نہ ہوا پر ہہوا
سست پیمان ترا محکم ہہوا پر ہہوا
قد تعظیم مرا خم نہ ہوا پر نہ ہوا
شور نالہ مرا برہم نہ ہوا پر ہہوا
کسی مخلوق پہ عالم ہہوا پر ہہوا
دل ہمارا خوش و خرم ہہوا پر ہہوا

ای ظفر دیکہئی عقبی مین ہو کیا حال اپنا
چین دنیا مین تو اک دم ہہوا پر ہہوا

آیا نہ اگر نامہ و پیغام کسی کا
دین جان تو ہم غیر کو دو بوسہ ستم ہے

آخر ہی کوئی روز مین یہان کام کسیکا
لیجائیگی کوئی اور رہوا نام کسیکا

ولہ

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

رات چهیڑا تہا جسی زلف سمجہکر ہمنی | ہای شامت کہ وہ اک افعی رہزن نکلا
نام سی کام نکلتا نہیں بی جوہر اصل | تل سی عارض کی پہر گز کبہی روغن نکلا
خون عاشق کا ہی گلگونہ تری عارض کو | قتل ہونی سی ہماری ترا جوبن نکلا
چارہ گر پہر نسکی میری جگر کی ناسور | ایک گر بند کیا دوسرا روزن نکلا

ای ظفر نالۂ دل نی مری کچہ کی تاثیر
گہر سی گہبراکی جو وہ غیرت گلشن نکلا

رات بہر مجکو غم یار نے سونی نہ دیا | صبح کو خوف شب تار نی سونی نہ دیا
شمع کی طرح مجہی رات کٹی سولی پر | چین سی یاد قد یار نی سونی نہ دیا
یہ کراہا ترا بیمار الم درد کے ساتہ | کسی ہمسایہ کو بیمار نے سونے نہ دیا
ای دل آزار تو سویا کیا آرام سی رات | مجہی پل بہر بہی دل زار نی سونی نہ دیا
مین وہ مجنون ہون کہ زندان نگہبانونکو | میری زنجیر کی جہنکار نی سونی نہ دیا
سوون مین کیا کہ میری پاونکو بہی زندان مین | آرزوی خلش خار نے سونے نہ دیا

یاس و غم رنج و تعب میری ہوی دشمن جان
ای ظفر شب انہین دو چار نی سونی نہ دیا

وہ بی حجاب جو کل پیکی پان شراب آیا | اگرچہ مست تہا مین پر مجہی حجاب آیا
ادہر خیال مری دلمین زلف کا گذرا | ادہر وہ کہاتا ہوا دلمین پیچ و تاب آیا
خیال کسکا سمایا ہی دیدۂ دل مین | نہ دنکو چین مجہی اور نہ شب کو خواب آیا

[illegible]

غمزہ وہ برسر بیداد آیا
مژدہ ای مرگ کہ جلاد آیا

دہن تنگ جو یاد آیا مجھے
تنگ کیا کیا دل ناشاد آیا

عشق مین تیشہ اخترکے سوا
کچہ تری کام نہ فرہاد آیا

بلبلو دیکھو چمن مین اتنا نہ
نکرو شور کہ صیاد آیا

بول اوٹھا دیکہ کے مجنون مجکو
یہ تو کوئی مرا استاد آیا

اوڑ گئے ہوش مری ناصح کے
سامنے جب وہ پری زاد آیا

جو لکھا تھا مری پیشانی مین
سو وہ پیش ای دل ناشاد آیا

تو نہ آیا مرے سنکر فریاد
دم لبون پر دم فریاد آیا

دیکھکر اوس بت کافر کے ستم
ای ظفر مجکو خدا یاد آیا

جو دل مین تیر اشوق ابروی خمدار ہو پیدا
عجب کیا کفر کعبہ سی اگر ای یار ہو پیدا

مری گریہ سی یون اوسکا خط رخسار ہو پیدا
تو اوسکی خاک سی بھی نرگس بیمار ہو پیدا

محبت مین ملا ہی رتبہ منصور قمری کو
نہ کیونکر سرو گلشن مین بشکل دار ہو پیدا

اگر معجز نما آئینہ رخسار ہو تیرا
زبان طوطی تصویر سی گفتار ہو پیدا

قدم رنجہ کری مجنون ترا گر دشت وحشت مین
جہان رکھی قدم سبزہ بجای خار ہو پیدا

مثال برق حال عاشق بیتاب تجہ بن
کہ سو سو بار ناپیدا ہو سو سو بار ہو پیدا

بلا سی جسکی موت آئی مرض کچہ اور ہو اوسکو
کسیکو پر نہ یا رب عشق کا آزار ہو پیدا

تتمہ

[illegible]

ظفر [illegible]

ولہ

[illegible]

ردیف الف [illegible]

[illegible]

ظفر [illegible]

ولہ

کسیکو ہمنے یہان اپنا نہ پایا
جسی پایا اوسے بیگانہ پایا

کہان ڈھونڈا اوسے کس جا نہ پایا
کوئی پر ڈھونڈنے والا نہ پایا

[illegible] نہ پایا

[illegible] نہ پایا

اوسی پایا ہمین [illegible]

[illegible] نہ پایا

دوا [illegible] درد دل [illegible]

طلسم عشق کو ڈھونڈا نہ پایا

گریبان کیا کہ چاک سینہ پر ہے
صبا نے جس دم سیکھا ہی کس سے

جنون کی ہاتہ سی ٹانکا نہ پایا
چمن مین سے ملنے اک ٹانکا نہ پایا

ظفر دل جانی یا ہم کون جانے
کہ پایا او سمین کیا اور کیا نہ پایا

کبھی جو خواب مین وہ شوخ پر عتاب آیا
جو تجکو دیکہ کی ای رشک افتاب آیا
بجای اشک دم انکہون مین اگیا میرا
قفس مین مجکو نہ چین آیا پر فغان سی مرے
ہزار نخل خزان دیدہ پر بہار آئے
مین وہ ہون غم وہ عشق چاک پر جسکے
کبھی ہی دیکہ کی پروانہ شمع کا شعلہ

تو پہر نہ خوف سی انکہون مین میرے خواب آیا
مثال آئینہ با دیدۂ پر آب آیا
وہ میری پوچھنی النسو بہلا شتاب آیا
تمام رات نہ صیاد کو بھی خواب آیا
نہ اپنا شیب ہے پہر عالم شباب آیا
جب آیا دور سی روتا ہوا سحاب آیا
قیامت آئی کہ نیزہ پر افتاب آیا

جہکی ہوئی ہی گلستان مین انکہ نرگس کی
ظفر وہ کون ہی جسسی اسی حجاب آیا

یا مجھی افسر شاہانہ بنایا ہوتا
اپنا دیوانہ بنایا مجھے ہوتا تو نے
خاکساری کی لئی گرچہ بنایا تہا مجھے
نشۂ عشق کا گر ظرف دیا تہا مجکو

یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا
کیون خردمند بنایا نہ بنایا ہوتا
کاش خاک در جانانہ بنایا ہوتا
عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا

تتمہ
دل صد چاک بنایا تو بلا سی لیکن
زلف مشکین کا تری شانہ بنایا ہوتا
صوفیون کی جو نہ تہا لائق صحبت تو مجھی
قابل جلسۂ رندانہ بنایا ہوتا
تہا جلانا ہی اگر دوری ساقی سی مجھی
تو چراغ در میخانہ بنایا ہوتا
شعلۂ حسن چمن مین نہ دکہایا اورنے
ورنہ بلبل کو بھی پروانہ بنایا ہوتا
روز معمورۂ دنیا مین خرابی ہی ظفر
ایسی بستی کو تو ویرانہ بنایا ہوتا

ولہ
خون سی ... ہاتہون مین جب ... گلابی ہو گیا
پھر تو رومال سفید اکثر گلابی ہو گیا
تیری دامن پر جو ٹپکا خون شہید ناز کا
تو بت ... دامن محشر گلابی ہو گیا
تیری سینی مین ہوا وہ جو گلابی پوش آج
پر مین ... گلاب ... ہو گیا
[illegible]

[illegible]

ولہ
[illegible]

داغ کیا دل کو سے اے نگار لگا
عشق سے کے گھر پہ اشتہار لگا

تیری ہاتھوں سے ای جنون نہ رہا
جیب و دامن میں ایک تار لگا

جو ہوا تیر کشتۂ قامت
سرو اوسکے سر مزار لگا

ہمکو سیراب کر شہادت سے
قاتل اک تیغ آب دار لگا

کچہ او ٹہائی ہے عشق نی لذت
پہر جو دل ہونے بیقرار لگا

خوش ہوا دل میں وہ شکار افگن
کہ مری ہاتہ اک شکار لگا

ای ظفر کب سنی ہی وہ میرے
اوسکو باتون میں تو ہزار لگا

ولہ

لگی ہی جا گلشن میں دل ای غنچہ دہن کسکا
برنگ گل تری فرقت کی ماری کو روشن کسکی چمن لگا

مری وحشت سی ہمسر ہو سکی دیوانہ پن کسکا
برنگ گل ہی سینہ چاک مثل پیرہن کسکا

برابا آتش الفت سی مثل شمع جلتا ہون
نہین پروانہ عاشق کو کہ جلتا ہی بدن کسکا

خطا ہی گر نہ اسکو نافۂ مشک ختن کہیے
گرہ میں تونی دل باندہا ہی زلف پر شکن کسکا

تصور میں ہمیشہ جسکی اپنی دم سی اٹہا ہون
خدا جانی نظر میں کہپ رہا ہی بانکپن کسکا

زمین سی تا فلک برپا جو اک طوفان آتش ہے
شرر انگیز ہی نالہ بعزم سوختن کسکا

مسافر خانۂ دنیا میں جو آیا ہوا راہی
یہ منزل آمد و شد کی ہی اسمین ہی وطن کسکا

عزیز جان شیرین دی ہے کتنی عشق شیرین میں
زبان تیشہ پر مذکور ہو جز کوہکن کسکا

مہ نو غرق ہی خون شفق میں دیکہ خجلت سی
لب زخم جگر ہنستا ہی اب زیر کفن کسکا

اگر ہی یہ موج تبسم خنجر
کام عاشق کا تو مرجانا ہے
خط جسبی چاہو لکھو تم لیکن
وہ جو القاب لکھا ہے مجھکو

چاک سینے غنچے کا شکم کیجیے گا
آپ کچھ اسکا نہ غم کیجیے گا
آتنا بندہ پہ کرم کیجیے گا
وہ کسیکو نہ رقم کیجیے گا

ای ظفر دل کو وہ لین گر تقسیم
اونکی باور نہ قسم کیجیے گا

جگر کی ٹکری ہوئی جلکی دل کباب ہوا
کیا جو قتل مجھی تمنے خوب کام کیا
کبھی تو شیفتہ اوسنی کہا کبھی شیدا
ہیون نہ رشک سی خون کیونکہ دم بدم اپنا
تمہاری لب کی لب جام نی لئی بوسی
گلی گلی تری خاطر پھرا بچشم پر آب
تری گلی مین بہائی پھری ہی سیل سرشک
جواب خط کی نہ لکھنی سی یہ ہوا معلوم
منگائی تھی تری تصویر دل کی تسکین کو
ستم تمہاری بہت اور دن حساب کا ایک
ظفر بدل کی لکھو اور تو غزل وہ سنا

یہ عشق جان کو میری کوئی عذاب ہوا
کہ مین عذاب سی چھوٹا تمہین صواب ہوا
غرض کہ روز نیا اک مجھی خطاب ہوا
کہ ساتہ غیر کی وہ آج ہم شراب ہوا
لب اپنا کام نا کیا مین نہ کامیاب ہوا
لگا کی تجھسی دل اپنا بہت خراب ہوا
ہمارا کاسہ سر کیا ہوا حباب ہوا
کہ آج سی ہمین ای نامہ بر جواب ہوا
مجھی تو دیکھتی ہی اور اضطراب ہوا
مجھی ہی سوچ یہی کس طرح حساب ہوا
کہ جسکا تجھسی ہر اک شعر انتخاب ہوا

ولہ

جواب ۱۹۰

ولہ

تتمہ

اتش عشق سے کی جلبا ہے بار دیدہ کی [illegible]

[illegible]

تو عیادت کو گر بجائے گا
بہتر ا بیمار مر بجائے گا

لگی رہتی ہین گر وہان جاسوس
بند کیا دیکہ گر بجائے گا

سر سے جائیگا کب ترا سودا
جب تلک میرا سر بجائے گا

قاصد اشک کے سوا میرے
کوی وان نامہ بر بجائے گا

ساتہ اپنی کوئی بہی زیر زمین ؛
غم و داغ جگر بجائے گا

ایک کالی بلا ہی زلف ترے
جو کہ دیکہی گا ڈر بجائے گا

لی جئی لوگ خون بہا میرا
گیا وہ قاتل اگر بجائے گا

شوق بوسہ رہا اگر دم نزع
دم لبون پر ٹہہر بجائے گا

گرچہ مر جائی گا ترا بیمار ؛
تو بچائی گا پر بجائے گا

تو اگر جائی گا تو ساتہ ترے
سایہ سان ہب ظفر بجائیگا

تری انچہ کو کہان غنچہ مرجان پہونچا
جب نہ فندق کو تری لعل بدخشان پہونچا

نامہ بر میرا کہان دیکہو عزیزان پہونچا
جای جسجا نہ فرشتہ وہان انسان پہونچا

اوسکی انگشت لب جان بخش تک کیا خط بند
خضر گویا کہ سر چشمہ حیوان پہونچا

غنچہ گرگون تہا جو چاک جگر کو سیتا
خوب بر وقت ترا ای ناوک جانان پہونچا

چہوڑتا حشر تلک ہو نہ تجہی ای قاتل
ہاتہ بسمل کا نہ پر تا بسر دامان پہونچا

غم مین اوس سرو نشین کی ہی مرا ناک مین دم
او صدمہ نہ مجہ ای غم جانان پہونچا

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

دیکھا ای پردہ نشین تہی دیکھا وہ کس کا
ہوئی ہم چشم مری اشک روان دیکھ کی
دیکھی دونوں میں زیادہ ہو بہاو کس کا
رکھتی ہیں سکڑوں وہ سوزن مژگان لیکن
کوئی پوچھی کہ سیا آپ نی گھاو کس کا
رات دن رہتی ہی ہم خانہ دل میں ہر کس
گر تمہارا نہیں تو ہی بتاو کس کا
[illegible]
یقین معلوم کہ دیکھا ہی بناو کس کا

[illegible]

ولہ

دوستی کی ہیں سب انداز تمہاری علاوہ
پر کہیں تم نہ مری دشمن جان ہو جانا

مژہ یار کو کیا جانی سکھایا کسنے
جگر و دل میں مری تیر و سنان ہو جانا

وہی دیا ہمنی دل اوس جان جہان کو اپنا
تہا نصیبوں میں جو رسوای جہان ہو جانا

عشق دمساز اگر ہو تو عجب کیا جو نے
استخوان کا مری لبریز فغان ہو جانا

یون تو پروانہ بھی جلجاتی ہی پر مشکل ہی
عشق میں جسکی طرح سوختہ جان ہو جانا

دیکھتی جا دم مری جان ہی جاتی کیونکر
ابہی بالین سی مری جاتی کہان ہو جانا

روسیاہی ہی فقط نام و نشان کی خواہش
ای نگین جا ہیی بی نام و نشان ہو جانا

کہہ ہی عاشق کی بجانا تہا خفا ہو کی تجہی
گہ ترا جانا اور اوسکو خفقان ہو جانا

ہمکو دکھلائی ہی ہر لحظہ جمال جانان
دل کا صاف اپنی ظفر آئینہ سان ہو جانا

ولہ

کیا بلا دل میں ہوئی سوزش پنہان پیدا
ہی دم سرد میں بھی آتش سوزان پیدا

رہی افسوس سدا طوق بگردن قمری
گو ہوا سرو چمن صورت سوہان پیدا

اوسکی دندان ہیں اگر یان کی سرخی ہو نمود
کان الماس میں ہو لعل بدخشان پیدا

رہ گئی ٹوٹ کی جو پانو میں خار سر دشت
چشم پر آبلہ پر ہو گئیں مژگان پیدا

خاک گشتہ مژگان کی اگر ہو گلشن
جای غنچہ سر ہر شاخ ہو پیکان پیدا

حلقہ زلف میں خالکی کہان ہیں ہوتی
دہن مار سیہ میں ہوئی دندان پیدا

اوسکی رخسار مخطط کی کہوں کیا تعریف
تہیں اس خط کا جہان میں بغیر قرآن پیدا

ولہ

[illegible]
عشق میں [illegible] نا لیا
[illegible]
استخوان کو میری اسلام کا میں
[illegible]

تتمہ

ولہ

بی ضبط فغان راز نہان ہو نہیں سکتا
اور تجھسی دلا ضبط فغان ہو نہیں سکتا

بیطاقتی دل سی یہ عالم ہے کہ اتنو
اشک انکہ سی بہی میری روان ہو نہیں سکتا

سر تا قدم شمع صفت گو کہ زبان ہو
پر سوز غم عشق بیان ہو نہیں سکتا

جب تک وہ خفا مجھسی ہین سنلو طبیبو
تجہ پر علاج خفقان ہو نہیں سکتا

ہم چشم مری چشم سی ہو ابر تو کیونکر
اسطرح وہ خونناب فشان ہو نہیں سکتا

کیا جانی بلا کیا ہی ترا غمزہ کہ جس سے
جان بر کوئی ای آفت جان ہو نہیں سکتا

جب تک نہ قلم شہپر عنقا سے بنائین
تحریر ترا وصف دہان ہو نہیں سکتا

بدنام تو عشاق ہین سب عشق مین لیکن
مجھسا کوئی رسوای جہان ہو نہیں سکتا

سودای محبت مین ظفر سو ہی لیکن
جب تک کوئی رسوای جہان ہو نہیں سکتا

کوچی مین تری تنہا ہر شب مجھی ہو جانا
دو چار گھڑی اپنا دل کہول کی رو جانا

بیطرح مجھی انکہین ہر لحظہ دکہاتے ہو
نشتر کہین مژگان کی دل مین نہ چبہو جانا

وہ ہمسی ملی جسکی تقدیر مین جلنا ہو
دل دیکی ہمین ہی ای شعلہ رخو جانا

کہتی ہو کہ جاتا ہون مانع نہین ہر لیکن
احوال جو ہی میرا تم دیکہ تو لو جانا

زنجیر پا دیکہا جب موج سی جوہر کے
دیوانہ ترا ہمنے پہر آئینہ کو جانا

ای بی خرد دنیا یہ مزرع عقبی ہے
جز تخم نکوئی تم کچہ اور نہ بو جانا

ای حضرت دل جاؤ گر زلف کی کوچے مین
تو مجکو بہی ساتہ اپنی دنیا سی نہ کہو جانا

ظلمات ہیں یون مین یا شب تار
ہی زلف تری سیاہ کیا خوب

[illegible] تری نگاہ کیا خوب

اے صبح ہی [illegible] شد

وہ نرگس سیہ نگاہ کیا خوب

مژگان سی رکھی ہی چشم بد دور

[illegible] اک نگاہ کیسی خوب

اور دونی اثر ہی کیون جی کرنے

یہان آتی ہو گاہ گاہ کیا خوب

ہو غیر [illegible] مین [illegible]

دولاب [illegible] سراو [illegible]

کھینچے گی دل سی آہ کیا خوب

[illegible] ظفر [illegible]

بس دیکھی تمہاری چاہ کیا خوب

نامہ بر خط دیکی اوس نو خط کو تونی کیا کہا
کیا خطا تجھسی ہوئی اور وہ خفا کیونکر ہوا

خاکساری کیا عجب کہوئی اگر دلکا غبار
خاک سی دیکہو کہ آئینہ صفا کیونکر ہوا

جنکو یکتائی دعوی تہا وہ مثل آئینہ
مجکو حیرت ہی کہ پیدا دوسرا کیونکر ہوا

تیری آنکہونکی تصور سی نہ تہا گر آبدار
جو بہا آنسو وہ دُر بی بہا کیونکر ہوا

جو ہونا تہا ہوا ہم اسیر تمہاری عشق مین
تمنی اتنا بہی نہ پوچہا کیا ہوا کیونکر ہوا

وو تو ہی ناآشنا مشہور عالم مین ظفر
پر خدا جانی وہ تجہسی آشنا کیونکر ہوا

اوٹہ کی پہلو سی ہماری جسطرف جائینگی آپ
مثل سایہ آپکی ہمراہ ہم آئینگی آپ

مجکو سمجہائینگی یا میری دل دیوانہ کو
حضرت ناصح سی پوچہو کسکو سمجہائینگی آپ

مر مٹین گی پر نہین اوٹہینگی ہم وہان سی کبہی
ہمکو مثل نقش پا جسجائی ٹہلائینگی آپ

مارتی ہی عاشقونکو اپنی ابرو کی تلوار سی کیون
چین ابرو دیکہکر تجکو وہ مر جائینگی آپ

دستی نرگس کی تہین کیون بہیجی رشک چمن
جانتی گر ہم کہ آنکہین ہمکو دکہلائینگی آپ

تم یہان تشریف فرما ہی اگر ہوتی تو کیا
جب کرونگا عرض کچہ غصہ فرمائینگی آپ

دل اولجہ کر زلف مین کوئی سلجہتا ہی ظفر
اور اولجہیگا زیادہ جتنا سلجہائینگی آپ

کیا ہمسی کیا نباہ کیا خوب
صد آفرین اونکو واہ کیا خوب

آئی نہ کسی ار پردہ شکوہ
ناصح دکہائی راہ کیا خوب

ولہ

[illegible] وقت تجلی آفتاب

[illegible] آفتاب

[illegible]

ردیف الباء

[illegible] آفتاب

[illegible] ظفر [illegible] آفتاب

[illegible]

خواب مین بھی نظر آتی ہی بلا کی صورت
ماہ نو دیکھ کے ہم سمجھی تری ابرو ہی
دیکھتے ہی فانوس صفا کی نظر آتی ہی
باغ مین بلبل سی کیف لالہ گل کی صورت
جب دیکھتی آنکہو نہین دوا رو طبیب
نبض بیمار کو دیکھی ہی دوا کی صورت
اب نظر آتی نہین جان تری لطف سی صورت
دل بیتاب کو تسکین ہی بقا کی صورت
ای ظفر دیکھی سخن دان ساری رات

دیر کی گھر سی نکلنی مین جو تمنی تو یہان
تن سی جائیگی نکل جان حزین آپسی آپ

عشق جر کا ہی اگر داغ الم کو اپنی
ہووی پہر کشور دل زیر نگین آپسی آپ

کھینچین ہم کلک تصور سی جو تیری تصویر
مانی صورتگر چین دیکھی مین آپسی آپ

گر محبت نی دیا دل کی صفائی مین اثر
میری باتونکا اونہین ہوگا یقین آپسی آپ

کیسی تدبیر ظفر جب وہ کری اپنا کرم
کام بگڑی ہوی بنجاتی ہین آپسی آپ

کیا ہوا مجھسی کشیدہ ہی وہ گر آپسی آپ
کشش دل اوسی کھینچی گی ادہر آپسی آپ

اوس دل آزار کا کیا جانی ہی کیا خوف مجھی
دل دہڑکتا ہی مرا دو دو پہر آپسی آپ

ہی ابہی رات کہان جاتی ہی ای ماہ لقا
بولتا ہی تو نہین مرغ سحر آپسی آپ

بخت برگشتہ جو ہو جائینگی سیدہی سیدہی
وہ چلی آئیگی سیدہی مری گہر آپسی آپ

گل ہی پوانی مین تیری جو آئی ہی بہار
ٹکری کرواتی ہین سب جیب جگر آپسی آپ

آتش شوق سی اوڑتا ہی جو رنگ سیماب
لگ گئی ہین دل بیتاب کو پر آپسی آپ

دل ہی سی راہ اگر اوسکو تو ہو جائیگی
بیخبر تجکو محبت کی خبر آپسی آپ

جبکہ ہو جائیگا اوس لطف سی دل کا سودا
ہمہ کہل جائیگا سب سود و ضرر آپسی آپ

دل کی آئینہ کو تو صاف تو کر دیکھ ذرا
اوسکی صورت تجھی آئیگی نظر آپسی آپ

ای پریوش تری آنکھین وہ بلا ہین جنکو
دیکھکر ہوتا ہی دیوانہ بشر آپسی آپ

فکر و تدبیر سی کیا ہوگا کہ جو ہونا ہی
ہورہیگا تری قسمت سی ظفر آپسی آپ

ہجر مین ہم جو رہی اشک فشان ساری رات
تاری گنتی رہی ای ماہ وشان ساری رات

کہہ بیٹہون جو سوز غم ہجران کی حقیقت
تجہسی نہ رہی آتش سوزان کی حقیقت

تدبیر رفو کی ہو کہ اب دست جنون سی
رکھی نہ مری تجہ بہی گریبان کی حقیقت

آنکھون نی یہی دیدۂ گریان نی دکہایا
کانون سی سنا کرتی تہی طوفان کی حقیقت

کیا خط مین لکھون مین تو ہجران کی حقیقت
صد کان نمک ہی ہوس زخم مین تیری
فاش نہین کچھ ایک نمکدان کی حقیقت
ہو گی جو مضمون کی جگہ تیری اگر
آنکھون مین لکھون مین دل سوزان کی حقیقت
حاضر ہی دل و جان ظفر یار کی آگی
کچھ دل کی حقیقت ہی نہ کچھ جان کی حقیقت
قافلہ ہی بوم فلک بزم عشق
فکر و تدبیر ہی چارہ نہ عشق

نکھلا عقدہ یہ اسی شانہ کہ جیسی دل میں
کیوں گرہ رکھتی ہی وہ زلف گرہ گیر عبث

تشنہ کاموں ہی کو تیری نکیا گر سیراب
یادگار اپنی نہ کھوائے تصویر عبث

فکر کر وہاں کا ہمیشہ تجھی رہنا ہی جہاں
یاں مکان کرتا ہی کسواسطے تعمیر عبث

ایسی دیوانی کو ہی اٹھتی ہیں زنجیر ان میں
پاؤں پڑتی ہی مری انکی زنجیر عبث

وہی سرنوشت لکھا ہی جو پیشانی میں
نامہ کرتی ہو ظفر تم اوسی تحریر عبث

کلی جو لالہ کی ہنسکر کی مسکرائی آج
ہنسی چمن میں تجھی تیری یاد آئی آج

ہنسی یہ غنچہ کی لب پر ہمیں لگائی آج
گھٹا ہی چشمہ حیوان سی خوب جدائی آج

نہیں ہی وجہ کدورت کوئی مجھی معلوم
کروں اوس آئینہ رو سی جو میں صفائی آج

بہار تختہ او رنگ ہو گئے پامال
چمن میں فندق پاتمنی جب دکھائی آج

مثال نقش قدم آہ اوٹھ نہیں سکتا
ملا یا خاک میں تو نی شکستہ پائی آج

عجب روش سی وہ غنچہ دہن ملا یارو
کہ ہو گئی مری دل کی گرہ کشائی آج

نکیونکہ پنجۂ مژگان ہوا اپنا خون آلود
نظر پڑا ہی ترا پنجۂ حنائی آج

برنگ شانہ نکیونکر ہو دل کشاکش میں
گرہ ہی زلف تری ہمسی کچ ادائی آج

تمہاری حسن کی کوچہ میں لیکی کاسۂ چشم
بعزور و یکھتی کرتا ہوں میں گدائی آج

کہا وہ شوخ تو سچ ہی کہ ای ظفر ہمسے
سوا ہی گریہ کی کچھ بات بن نہ آئے آج

ولہ

[illegible]

ولہ

[illegible]

[illegible]

ظفر [illegible] سلاخ

ولہ

[illegible]

ردیف الخاء

197

برگشتہ بخت وہ ہون کہ بیچون جو دل کو مین | پہر جاوی لیتی لیتی خریدار سے صلاح

کیا ذکر اپنی منہ سی نکالین وہ ایک بات
جبتک کہ ای ظفر نہو دو چار کی صلاح

خود رفتگان کو روکی کوئی کیا کیسطرح | چل نکلی پر قدم نہین تہمتا کسی طرح
سوز غم فراق سی دل اسطرح جلا | پہر ہو سکا کسی سی نہ ٹہنڈا کسیطرح
ٹوٹی ہزار خار غم و نشتر و الم | پہوٹا نہ میری دل کا پہپولا کسی طرح
نالون سی میری آب ہوئی سنگ بارہا | اوس سنگدل کا دل نہ پسیجا کسی طرح
مین خاک ہو کی عشق مین برباد ہوگیا | دامن تلک پر اوسکی نہ پہونچا کسیطرح
سمجہایا تونی ہمکو تو سو طرح ناصحا | لیکن ہمارا دل نہین سمجہا کسی طرح
بیطرح دام زلف بتان مین ہی دل اسیر | چہوٹے یہ اس بلا سی خدایا کسی طرح
روتی ہی روتی ٹوٹ گیا رشتۂ حیات | پر انسوون کا تار نہ ٹوٹا کسی طرح

ٹہرا ہی اک زمانہ سی گردون اگر سفید
اسکو ظفر بنائی سیہ ہا کسی طرح

نظر کی اوسکی جو بیٹہی مری نظر مین سلاخ | تو گڑ گئی وہ سراسر دل و جگر مین سلاخ
عیان ہی اشک کی قطرے مین ہال مژگان کا | عجب ہی گر عوض تار ہو گہر مین سلاخ
اشارہ دار یہ ہی کہینچنی کا یہ [illegible] | کہ اوسنی گاڑی ہی لوہی کی اپنی گہر مین سلاخ
وہ اپنی انکہونمین پہیری جو میل سرمہ سے | تو کیون نہ رشک سی ہو میری چشم تر مین سلاخ

[illegible]

ظفر [illegible] چرخ

ولہ

[illegible]

صنعا ای رنج و غم سی ہی جا تیری مریض کا
ہی شیشہ سپہر مین زہراب جامی مے

منہ تلخ حلق تلخ زبان تلخ کام تلخ
کیونکر نہ عیش بزم جہان ہو مدام تلخ

گو حرف پند تلخ ہی پر دل مین رکہ ظفر
اک روز یہ دوا تری آئی گی کام تلخ

قدر ای عشق رہی گی تری کیا میری بعد
زخم پر دل کی گوارا ہی مجہی کو یہ نمک
در جانان سی مری خاک نکرنا برباد
خار صحرای جنون یونہین اگر تیز رہے
میری دم تک ہی ترا ای دل بیمار علاج
اوس ستمگر نی مجہے جرم وفا پر مارا

پہر تجہی کوئی نہین پوچہنی کا میری بعد
کون چکہی گا محبت کا مزا میری بعد
دیکہ جانا نہ اودہر باد صبا میری بعد
کوئی آئی گا نہین آبلہ پا میری بعد
کوئی کرنی کا نہین تیری دوا میری بعد
کوئی لینی کا نہین نام وفا میری بعد

ای ظفر کیونکہ محبت کو نہو غم تیرا
کوئی غمخوار محبت نہوا میرے بعد

کیونکہ خسرو کو لگین اوس کی نہ دشنام لذیذ
تشنہ لب جو کہ شہادت کی ہین اونکی قاتل
یہ مزا قند و شکر مین بہی نہین ہی ہرگز
یاد چشم بت بدمست نی ہمکو ساقے
تک کی تو نخل محبت مین دلا ہو نخستہ

جسکا شیرین ہو دلا نام خدا نام لذیذ
کیون نہ شربت سی ہو آب دم صمصام لذیذ
لب شیرین تری جیسی ہین دلارام لذیذ
وقت می نوشی کی کیا لگتی ہین بادام لذیذ
یعنی ہوتا نہین ہرگز ثمر خام لذیذ

ولہ

ولہ

ولہ

رہی ہی آئینہ رو ہمسی کیون تو چین بجبین
ہلال ہی نہین کچہ سر بجیب گردون پر

وہ کون ہی جو زمانہ کی ہاتہ سی ہی شاد
اوٹہاون گا سر زانو سی کیونکہ مین سر کو

اُٹہ ہوتی ہین نہین بیوجہ با صفا دلگیر
ہر ایک ہی لب نان کی لئی ولا دلگیر

رہی ہی روی زمین پر ہمی نقش پا دلگیر
فراق یار نے ایسا نہین کیا دلگیر

برائی اسنی تو کچہ بختسی کی نہین اتنک
ظفر سی کس لئی رہتا ہی تو بہلا دلگیر

گرچہ تو پردہ نشین ہی بت لی پر ہنوز
خاک آئینہ مین اب یکہون مین صورت آئینہ

مجکو بیعت ہی جنون سلسلۂ مجنون مین
خواب مین اوسکی جو لین زلف کی بلائین مینے

منفعل کیون نہو تقصیر پر اپنی قاتل
تکمہ یاقوت کا ہی اوسکی گریبان مین کہان

جلوہ گر ماہ نہین واہ ری انجم فلک
کون کہتا ہی معلق ہی یہ سقف گردون

وہ ترا طالب دیدار ہی ای صید فگن

پر مری دل پہ کہنچی ہی تری تصویر ہنوز
میری نظرون مین پڑی ہی تری تصویر ہنوز

پاون پڑتی ہی مری دیکہ لی زنجیر ہنوز
پیچ کہاتی ہی پڑی زلف گرہ گیر ہنوز

شمع کی پاون پہ سر رکہی ہی گلگیر ہنوز
قطرۂ خون ہی کسکا یہ گلوگیر ہنوز

منہ سی رکہتا ہی لگا ہی قدح شیر ہنوز
کہکشان کا ہی لگا ہمین تو شہتیر ہنوز

وا ہی کیون نہ بہلا دیدۂ نخچیر ہنوز

غیر تقدیر نہین ہونی کا وصل دلدار
ای ظفر تو ہی عبث در پئی تدبیر ہنوز

ولہ

بیداہو صدا حلق سے جلّاد کو شاباش
پرکھینچ ہی لایا مجھے صیاد کو شاباش
شاباش تجھے اور ترے استاد کو شاباش
پرچھوڑ نجائے پدر اولاد کو شاباش
کیا کام کیا عشق میں فرہاد کو شاباش

یہ قتل کا ہے شوق کہ اڑ جائے اگر سر
مرغ چمن قدس کو اس دام سے کیا کام
کیا طرز وفا عشق سے سیکھا ہے دلا وا
مرمر کے ہوئی زاغل جنت سے نہ آدم
آسان نہیں سنگ یہ سر مار کے مرنا

ہین لاکھوں خیالات مین فکرِ سخن اپنا
تیری ظفر اس طبع خدا داد کو شاباش

نظر کو اپنے ہی اک شوخ خوش نظر کی تلاش
کبھی ہوئی نہ مجھے مرغ نامہ بر کے تلاش
حریف تیغ بکف ہے کرو سپر کی تلاش
جو تمکو مہر تصدق ہو جانور کی تلاش
مجال کسکی کرے جو تری کمر کی تلاش
تجھے ہے نخل محبت کی گر ثمر کی تلاش
تلاش اودھر کی ہے کیا چاہئے ادھر کے تلاش

نہ ملک پر ہے نظر اور نہ مال و زر کی تلاش
ہمیشہ یک تصور رہا مرا قاصد
چمکتی ابر مین ہے برق میکشو لو جام
ہمارے طایر دل کو اڑائے صدقے
سراغ پاسکے عنقا کا کسطرح کوئے
عیان ہے دیکھ سر نیزہ اب سر عاشق
خیال چھوڑ ہے دنیا کا کیجے دین کا فکر

جسے تلاش ہے مضمون کی جانتا ہے وہ
کہ ہے تلاش سے سبکی جدا ظفر کی تلاش

یہی آدا ہے تو بس ہو چکا آدا اخلاص
بجز ادا ے ستم کچھ نہین ترا اخلاص

تتمہ

عجب طرح کا زمانہ ہے الہی ہے ظفر
کسی کی بات کسیکو نہیں ذرا اخلاص

[illegible]

ولہ

لب نگارین نے تری لعل یمن پر اعتراض
زلف نے کی تری ہے کیا مشک ختن پر اعتراض

[illegible]

ظفر

ولہ

[illegible]

200

[illegible]

تتمہ

اوس سدی زیر زلف کی کیونکر پھر ہو نگرو — پروانی کو ہی شمع شبستان سی اختلاط
صد چاک دل پہ اوبھی نہ کاکل پہ اوسکی گون — رکھتا ہی شانہ زلف پریشان سی اختلاط

تک تک کی شکل و صورت آئینہ طلعتان
مجکو ظفر رہی دلی حیران سی اختلاط

جیسا ہا تہو نسنی رہا تیری بسمل محظوظ — ایسا ہی روز جزا تو بھی ہو قاتل محظوظ
نالہ و آہ سی خوگر ہون سدا مین غم کش — ہو وہی کیا نغمۂ مطرب سی مرا دل محظوظ
ملگئی نعمت کونین اوسی اک پل مین — ہوگیا دیکہ کی تجکو ترا مائل محظوظ ؛
آبرو خاک مین ملجاتی گی آئینہ کے — ہوگیا خاک تری ہو کی مقابل محظوظ
رقص مستانہ وہ کرتی ہی تری گردش چشم — ساقیا دیکہ کی ہوجاتی ہی محفل محظوظ ؛
ہیتی جی بہر نہین ملنی کا کسی دلبر سے — دیکہی دل تجکو ہوا خوب یہ بیدل محظوظ ؛
مجکو بتائی خبر راہ نوردان عدم — کہ وہ تکلیف مین ہین یا سر منزل محظوظ
خلد زاہد کو مبارک ہو کہ عاشق ترا — ہی تری کوچی مین ای حور شمائل محظوظ

ای ظفر چاہیی ہان لطف سخن مین ایسا
کہ جسی سنکی ہون سب عالم و جاہل محظوظ ؛

دریا بہا ہی گر مژۂ اشکبار شمع — تو بھی بجھی نہ سوز دل داغدار شمع
ہوتا ہون شب جو انجمن آرا ہی رنج و غم — لیتا ہون اپنی آہ کی شعلہ سی کار شمع
اوس شعلہ خو پہ کیونکہ نہ دون اپنی جان نثار — پروانہ کسطرح سی ہہووی نثار شمع

ولہ

نا تا نہی جی کا گرفتار کا دماغ ؛
[illegible]
ترا اشقدر ہی دل آزار کا دماغ
[illegible]

ولہ

[illegible]

روشن رکہی ہی خانہ دل مین مدام عشق
آتش شعلہ خو کی کہی سی ای صبا کہ یون

جو مہوش زن ہین تجہی ہین دنیا مین مثل غرو
شمع و چراغ بادہ کشان ہی یہ جام مے

تربت پہ میکشون کی مناسب ہی ساقیا
روشن اگر ہو نور حقیقت سی تیری چشم

سوز و روشنی روزن ناسور کا چراغ
ٹہہر کا حیات عاشق مہجور کا چراغ

دیکہا ہی کسنی خانہ زنبور کا چراغ
روشن ہی جیسی دیدہ مخمور کا چراغ

روشن ہو جام بادہ انگور کا چراغ
ہی ہر شرار سنگ نہان طور کا چراغ

روشن تری فروغ سی کیونکر ہو چراغ
تو ہی ظفر ہی خانہ تیمور کا چراغ

کب تلک دیکہی ہی جاوگی سدا اور طرف
بیٹہی ہوگی جو تم رات کو جا اور طرف

بوسہ جب مانگا تو بولی وہ یہی جہنجلا کی
جانب ابروی دلدار سدا رہ ای دل

زخم دل دیکہ مرا تجہ پہ ہنسی کا جراح
دل گرفتہ جو گیا بزم مین اوسکی شب کو

مسکرا ہاتہ مین لی ہاتہ لگی یون کہنی
ناگنی زلف بتان کی یہ عجب کافر ہے

لکہہ ظفر نسری تبدیل قوافی مین غزل

کبہی دیکہا تو کرا ایک ذرا اور طرف
دل لگایا ہی کہین اپنی کیا اور طرف

جاؤ جی جاؤ چلو کہاؤ ہوا اور طرف
چہوڑکر قبلہ نہ پہر قبلہ نما اور طرف

تاکئی مت سوزن مژگان سی لگا اور طرف
جی مین جب آگیا تب اوٹہ کی چلا اور طرف

مر ہی جا ولگا جو تو پہا لسنی گیا اور طرف
کاٹکی سٹہی ہی یان ہو کی دوتا اور طرف

توسن ناز کو مت باگ اوٹہا اور طرف

اشک تھمتی کی نہین گرچہ ہے انکھو مین غبار
خاک کو مسند کمخواب سمجھتی ہین فقیر
صاف دنیا سے ہین دنیا پہ کوئی روشن دل
سطح غاکی پہ بہت زور دکہائی لیکن
خاک ہوتا ہون نہین اوسپرکہ جھٹک دوین

روک سکتی ہی کوئی بہتی ہوئی آگو خاک
اور وہ جانتی ہین مسند کمخواب کو خاک
خاک پر لگتی نہین چادر مہتاب کو خاک
عاقبت کہاگئی رستم و سہراب کو خاک
گر لگی جا کی مری دامن احباب کو خاک

تاب دندان سے ظفر اوسکی گری گر بجلی
کری اک دم مین جلا کر دز خوش آب کو خاک

میری اونکی ملنی سے گر رشک یہان کہاتی ہین لوگ
کیا مرا کرسکتی ہین اپنا ہے سر کہاتی ہین لوگ
جو کہا تمنی سوچ مین غیر سے ملتا نہین
جہوٹہی قسمین کیا میان پہر انکر کہاتی ہین لوگ
مجکو لکہا خط جو ہی اوس نے وہ خط سنا لے ہمنشین
زہر کیا کیا دیکہئی اسس بات پر کہاتی ہین لوگ
تو بہی دربر جاہی سے اوسکے وہ باز آتی نہین
جہڑکیان دربان کی اے دل اسقدر کہاتی ہین لوگ
غصہ سے کہاتی ہین اور ہم خون دل پیتی ہین نت
ساتہ کہانا اوٹہی جب وہان بیٹہہ کر کہاتی ہین لوگ

[illegible]

یوں ہی اوس غنچہ دہان کا دل حیران کو خیال | آگے رکہدے کوئی جون بلبل تصویر کے پہول

ہیں غلط جو نہیں دیکہ کے ہوں سرو ظفر
ہیں تری باغ میں وہ گلشن کشمیر کے پہول

ندو دشنام مجہکو اتنی بدخوئی سے کیا حاصل | مجہے دینا ہی ہوگا بوسہ خودروئی سے کیا حاصل
دل آزاری نے تیری کر دیا بالکل مجہے بیدل | مگر اب میری دلجوئی کر دلجوئی سے کیا حاصل
برائی یا بہلائی کوئی اپنی واسطے لیکن | کسی کو کیوں کہیں ہم بد کہ بدگوئی سے کیا حاصل
نکر فکر خضاب اے شیخ تو پیری میں جوانی کی | جوان ہونا نہیں ممکن سیہ روئی سے کیا حاصل
محبت پیشہ ترکہہ داغ دل سوزان تو میرے | یہ انگارے یہ کیا ہو چارہ گر روئی سے کیا حاصل
نہ ہاتے ہیں خنجر بکف وہ یوں جو بہرتا ہے | ادے کیا جانی ہے اس عربدہ جوئی سے کیا حاصل
شمیم زلف ہوا دیکہی تو ہو نصحت مری دل کو | صبا ہو دیگا مشک چین کے خوشبوئی سے کیا حاصل

نہ ہووے جب تلک السنان کو دلسے میل یکجانب
ظفر تو گونگی دکہلانیکو یکسوئی سے کیا حاصل

اگر اشک روان ہووے مرا نامہ بر دل | لکہوں ورق پارہ دل پر خبر دل
نہ قاتل دل ہے نہ کوئی نامہ بر دل | ہو جاے ہے کچہ آپ ہی دل کو خبر دل
گر یہ شکستہ ابھی تو سنگ ستم سے | لے قدر جو ہوتی تجہے قدر گہر دل
سودائے محبت میں نہیں سود کی امید | یاجی کا زیان اسمیں ہے یا ہے خطر دل
وہ دل میں ہے پہر میری غم عشق کی آتش | جلجاے دو عالم جو گرے اگ شرر دل

[illegible]

سب پہ روشن ہی ہمارا سوزِ دل بزم مین
شمع سان جلتی ہین اپنی گرم بازاری مین ہم

کب ہسایا گردشِ گردون نی ہمکو شکل گل
مثل شبنم ہی ہمیشہ گریہ و زاری مین ہم

یاد مین ہی تیری دم کی آمد و شد کا خیال
بیخبر سب سی ہین اس دم کی خبرداری مین ہم

چشمِ دل بینا ہی اپنی روز و شب اے مردمان
گرچہ سوتی ہین بظاہر پر ہین بیداری مین ہم

دوش پہ رختِ سفر باندہی ہی کیا غنچہ صبا
دیکھتی ہین سبکو یہان جیسی کہ تیاری مین ہم

کب تلک بیدید سی یارب کہین چشمِ وفا
لگ رہی ہین تو اپنی دل کی غمخواری مین ہم

دیکھکر آئینہ کیا کہتا ہی یار واب وہ شوخ
ماہ سی چند بہتر ہین ادا داری مین ہم

ای ظفر لکھ تو غزل بحر و قوافی پھیر کر
خانۂ دُرریزسی ہین آب گہرباری مین ہم

دیوانگی مین ہمنی لیا کب وطن مین دم
مجنون کا اپنی اگی نہ ٹھہرا ہی رم مین دم

دم مین نہین فراقِ بتِ سیم تن مین دم
جز نالہ کب ہی نی کی طرح سینہ تن مین دم

مانند بوی گل یہ پریشان مزاج کر
لینی دی باد صبح ہمین تک چمن مین دم

مین اوس پری کا کشتۂ کاکل ہون دوستو
واللیل پڑہ کی کیجیو مجھپر کفن مین دم

محفل مین اوسکی قلقلِ مینا کی طرح آہ
اتنا گلی مین انکی ہے سر ہر سخن مین دم

خط کیا لکھون پیام کہون کیا کہ اب مرا
جون بوی گل سمای ہی کب پیرہن مین دم

ہنگامہ جسم کا نہین غم مجھی ظفر
بھرتا ہون دل سی دوستی بخت مین دم

ولہ

ولہ

۲۰۵

کبہی تو آو ہماری گہر مین سنو ہماری بہی چار باتین
عجب ہی شکوہ رقیب کا یہان ہزار منہ ہین ہزار باتین

چڑہا ہی کوسے یہ کون اپنی کہ دیکہنے کو آب آہ جسکی
بگولا بنکر یہان فلک سی کرے ہی اپنا غبار باتین

نہ ہمکو دم دیجے آپ ہردم بہرینگی الفت کا تیری ہم دم
ہوا کسیکا ہی کوئی ہمدم یہ سب ہین کہنی کی یار باتین

چڑہا وست بہول کوی لاکر بہنسا دو ٹک اسکو کہلکہلا کر
کچہ ایسی یارو بنا کے لکہو مری بلوح مزار باتین

رہی ہین سرگرم گفتگو وہان یہ اپنی محفل مین شعلہ خویان
کرین ہین دیوار و در سی ہم یہان تری ہی لیل و نہار باتین

خیال ہمکو رہی مقرر رقیب بیٹہی ہین یہان سراسر
جتائین پردی مین اب بجا کریہ اوسنی مطرب ستار باتین

تمہاری اعجاز پاسی کیا ہی عجب نہین اوس سی شک جبسے
ہر ایک تصویر فرش قالی کری جو بے اختیار باتین

گئی ظفر کل جو اوسکے ہم کہر کہلا یہ شکونکا اکی دفتر
گذر گئی شب تمام تسپر نہو چکین زینہار باتین

ولہ

کہین مین برق خرمن ہون کہین مین ابر گلشن ہون
کہین مین اشک دامن ہون کہین مین چشم گریان ہون
کہین مین عقل آرا ہون کہین مجنون رسوا ہون
کہین مین پیر دانا ہون کہین مین طفل نادان ہون
کہین مین دست قاتل ہون کہین مین حلق بسمل ہون
کہین زہر ہلاہل ہون کہین مین آب حیوان ہون
کہین مین سرو موزون ہون کہین مین بید مجنون ہون
کہین گل ہون ظفر مین اور کہین خار بیابان ہون

وای ای بیخبر تمکو خبر خاک نہین
تیری بیمار کی کیا خاک کری کوئی دوا
برسون گذری کہ ہوئی خاک ہماری پا
جلکی ہم خاک ہوی عشق مین اوسکی لیکن
ذرہ ذرہ مین ہی یہان خاک کی پیدا خورشید
دی ہی تقدیر رسوا اونکو ہنرمندون سے
خاک مین آنسو ونکو میری ملانا کیا ہے
گرم جوشی جو ہی اس ہستی موہوم پہ
ابر مژگان سی کہا مین نی ہمیشہ سیراب

کہ سفر سر پہ ہی سامان سفر خاک نہین
ہوتا اکسیر کا بہی اوسکو اثر خاک نہین
ابتو اوس کوچی مین ای باد سحر خاک نہین
اوسکو ابتک اثر سوز جگر خاک نہین
لیکن آتا ابہی غفلت سی نظر خاک نہین
جنکو جز بی ہنری آتا ہنر خاک نہین
تجکو ای دیدۂ تر قدر گہر خاک نہین
اور فرصت ہمین مانند شرر خاک نہین
لیکن اس نخل محبت مین ثمر خاک نہین

ولہ

گرچہ پایا آگاہ جسکو تونی راز عشق سی
جھسے دل کی بات ای ای ظفر چھپتی نہین

ولہ

جی مین کیا تیری سمایا اسی کیا کہتی ہین
ہمسی ہر وقت کنارا اسی کیا کہتی ہین
ساتھ سوتی ہو پلٹ کر وہی غم شرم کہان
یہ جو منہ تمنی چھپایا اسی کیا کہتی ہین

ولہ

لاکہوں انداز ہین کس کس کو ہم اوس سی پوچہین | تم کو یہ کس نی سکہایا اسی کیا کہتی ہین

اثر تپی خون سی سلگتا ہی تہا دل اور ظفر
سرد مہری نی جلایا اسی کیا کہتی ہین

پاک شی کچہ اور ہی ہین قطرہ ناپاک ہون
خواہش دنیا ہی پی استقامت کیونکہ ہو
دور ہی منزل بہت اور پاونمین طاقت نہین
بیحجابی سی اوٹہا کا فرہ تو منہ سی نقاب
ناصحا کرتا ہی کیا چاک گریبان کو رفو

بولتا کیا جانی کیا ہی مین تو مشت خاک ہون
اوڑتا پہرتا ہون مانند خس و خاشاک ہون
گرچہ مین ہر گہتا طبیعت عشق مین چالاک ہون
دیکہکر کیا جانی کیا بولون کہ مین بیباک ہون
فکر کر اسکا کہ رکہتا سینہ مین صد چاک ہون

ای ظفر دونو جہان مین کیوں نہو مجکو ظفر
جان و دل سی مین غلام صاحب لولاک ہون

ہم جدا ہو کر جو اوس قاتل سی گہر مین آئی ہین
جبکہ ہم اوٹہکر تری محفل سی گہر مین آئی ہین
راتکو کرتا ہی نالی کہ اوڑ جاتی ہی نیند
جب کبہی لوٹی ہین خاک کوی جانان پہ توہم
جب گئی ہین لوگ سمجہانی تری دیوانی کو
تو نہو گہر مین تو دل گہر مین لگی کیا سنگدل
کہدو شور حشر سی آسودگان گور کو

کیا کہین کیا مضطرب سب اس سی گہر مین آئی ہین
تنگ کیا کیا اضطراب دل سی گہر مین آئی ہین
لوگ سب عاجز تری نالی سی گہر مین آئی ہین
کیا معطر ہو کی عطر گل سی گہر مین آئی ہین
اولٹی پاؤن ہم کی وہ قاتل سی گہر مین آئی ہین
توڑی ہم سر سی گہر کی سل کو گہر سی آئی ہین
مت اوٹہا تہک کے ابہی منزل سی گہر مین آئی ہین

[illegible] ولہ [illegible]

اپنا احوال محبت سامنی اوسکی ظفر
آپ مین لکھکر پڑھون گیچ نکر کہو تو کیا کرون

بھری ہی دل مین جو حسرت کہون تو کس سی کہون
جو تو ہو صاف تو کچھ مین بھی صاف تجھسی کہون
نہ کوہکن ہی نہ مجنون کہ تھی مری ہمدرد
دل اوسکو آہ بھی بآب ہی پشیمان ہون
کہون مین جس سی اوسی ہووی سنتی ہی وحشت
رہا ہی تو ہی تو غمخوار ای دل غمگین
جو دوست ہو تو کہون تجھسی دوستی کی بات
نہ مجکو کہنی کی طاقت کہون تو کیا احوال

سنی نہ کون مصیبت کہون تو کس سی کہون
تری ہی دل مین کدورت کہون تو کس سی کہون
مین اپنا درد محبت کہون تو کس سی کہون
کہ سچ ہی اپنی ندامت کہون تو کس سی کہون
پر اپنا قصہ وحشت کہون تو کس سی کہون
ترے سوا غم فرقت کہون تو کس سی کہون
تجھی تو مجھسی عداوت کہون تو کس سی کہون
نہ اوسکو سننی کی فرصت کہون تو کس سی کہون

کسیکو دیکھتا اپنا نہین حقیقت مین
ظفر مین اپنی حقیقت کہون تو کس سی کہون

نہ عکس ابرو ہی خمدار ڈال پانی مین
وفور اشک سی مژگان کو دیکھ حیران ہون
ہر اک حباب ہو مانند اختر پرنور
بنی ہی تہ دریا صدف برنگ عقیق
کیا ہی جنگ کا سامان کس سی دریا نی

اوتر پڑیگا فلک سی ہلال پانی مین
کہ خشک کیون ہوی ہی نونہال پانی مین
پڑی جو عکس رخ مہ جمال پانی مین
جو پان کھاکی وہ پھینکی اوگال پانی مین
کہ موج تیغ ہی گرداب ڈھال پانی مین

آفت جان ہی وہ ناز و غمزہ و ناز و ادا
دیدہ و دل نہ کیون ہون مبتلا ہی تو آفات مین
مہرہ شطرنج کی صورت بساط دہر پر
مر گئی کتنی ہی اس دنیا کی برد و مات مین
کیا حقیقت واصلان حق کی جو تھی ہی ظفر
ہو گئی ہین محو بالکل وہ تو اوسکی ذات مین

ولہ

جو دل کو دل کی خبر وہان نہین تو یہان بھی نہین
[illegible] وہان نہین تو یہان بھی نہین

ولہ

یہی صلاح ہماری ہے جو ہے اونکی صلاح
اگر مزاج میں شر وہاں نہیں تو یہاں بھی نہیں

جو عاقبت کا ہے سودا وہی ہے دنیا کا
جو اسمیں تجکو ضرر وہاں نہیں تو یہاں بھی نہیں

نہ دیکھا دیر میں تو کیا حرم میں دیکھیگا
وہ تیری بیتش نظر وہاں نہیں تو یہاں بھی نہیں

اودھر وہ بوسہ عنایت کریں ادھر لیں دل
جو کوئی عذر ظفر وہاں نہیں تو یہاں بھی نہیں

مانند شمع عشق میں گردن بریدہ ہوں
پر بل بے سرکشی کہ وہی سر کشیدہ ہوں

مطلب نہ آشیاں سے نہ دام و قفس سے کام
میں اس چمن میں طائر رنگ پریدہ ہوں

بدلی زلال خضر نہ منہ کا مرے مزا
میں تلخ کام زہر محبت چشیدہ ہوں

مقدور کیا کہ چشم سے اک بوند بھی گرے
رکھتا مثال آئینہ گو آب دیدہ ہوں

وحشت کی وہ بھی ڈھنگ میں ہستی سے تا عدم
میں وحشی رمیدہ کہاں آرمیدہ ہوں

نہ شمع انجمن ہوں نہ میں لالہ چمن
پھر کیوں جہان میں داغ بدل آفریدہ ہوں

ہوں خاک بھی تو خاک رہ پیر مے فروش
میں رند مشرب ہوں ظفر خوش عقیدہ ہوں

ہمسے شرماؤ نہ تم چشم حیا کو کھولو
مثل گل شوق سے اک بند قبا کو کھولو

پاؤں میں مہندی لگا بیٹھے ہو تم وہاں ہے بات
خون دل ہوتا ہے یہاں جلد حنا کو کھولو

مار رکھیگا سراسر یہ کافر دل کو
جان من رخنہ نہ تم زلف دوتا کو کھولو

مجکو رسوا کرو گے نہ تم اے انکھو
راز ہمچشموں میں مست ہو تم خدا کو کھولو

تمام

ہم ہین عاشق ہمکو آب تیغ ہی آب بقا

...ب ہوو ہی آشنا کوئی حقیقت آشنا

...ی بالین تک ہماری جبکہ پہر جاوی بیار

دیکہکر آہو کو یاد آیا کوئی آہو نگاہ

تشنۂ جام شہادت ہم ہین ہان تو کون ہو

فی الحقیقت بحقیقت ہم ہین ہان تو کون ہو

واقعی برگشتہ قسمت ہم ہین ہان تو کون ہو

دشت مین سرگرم وحشت ہم ہین ہان تو کون ہو

ہی گنہگار و نکی خاطر اوسکی بخشش ای ظفر

مستحق عفو رحمت ہم ہین ہان تو کون ہو

...ری تو قاصد سی پیام ای یار جانی سنتو لو

...دا و میری جانفشانی کی نہین دیتی ہو

مین بہی تو دیکہون کہ تمکو کسطرح آتی ہی نیند

حال دل میرا نہین سنتی تو میری سب حال

مین نہین کہتا کرو تم رحم میری حال پر

جانتا ہون مین کہ ہو غمدون ہی کی تم راز دان

چاک کرتا ہی جی خط پہلی زبانی سنتو لو

پر کرون جو کچہ بیان مین جانفشانی سنتو لو

اک ذرا میری مصیبت کی کہانی سنتو لو

مجہسی کوئی شعر وقت شعر خوانی سنتو لو

لیک مین کرتا ہون کیونکر زندگانی سنتو لو

پر کہون مین بہی جو کچہ راز نہانی سنتو لو

ای ظفر گرچہ سناتی ہین وہ تمکو گالیان

گالیون مین بہی ہی لیکن مہربانی سنتو لو

...نا ہی ای قاصد اگر تو وہان قدم بر داشتہ

...رین ہمت کو انسان کی یہ پتلا خاک کا

...ب روان ہو وی ہی انکہون سی ہماری فوج اشک

ایک خط ہم لکہہ نہ سکتا ہین سو خط قلم بر داشتہ

عشق مین پہرتا ہی سر پر بار غم بر داشتہ

نالۂ دل آگی چلتا ہی علم بر داشتہ

ولہ

ولہ

٢١١

جواب ایسا وہ دیتی ہین کہ کھلتا ہی مطلب
اگرچہ کان مین کہتی ہین ہم آہستہ آہستہ

نہین رہنے کا باقی دل مین خون کا ایک بھی قطرہ
بہا دیگی ظفر جب چشم نم آہستہ آہستہ

اے غنچہ دہن ہے تو سرو گلستان ہے
دل کیون نہ شگفتہ ہو تو بھی گل خندان ہے

دلسوز ہے اک عالم روشن ہے سبھی تجھپر
پروانہ مین تیرا ہون تو شمع شبستان ہے

کیا پان کی سرخی ہے لب پر ترے اے کافر
دیکھے سے خجل جسکو ہر لعل بدخشان ہے

اس آبلہ پائی کی دولت سے مرے یارو
سربستہ جہان دیکھو ہر خار مغیلان ہے

کیا اوسکی چمکتی ہین دندان مسی آلودہ
یہ خانۂ نیلم مین الماس نمایان ہے

جانا مرے پہلو سے ہر دم نہ دلا کہیے
تو ہے مرا جانان ہے اور تو ہی مری جان ہے

وہ غنچہ دہن اپنا ایسا ہے بصد خوبی
الفت مین ظفر جسکے دل چاک گریبان ہے

یاد آتی ہے اوس آئینہ رو کی کمر مجھے
کس طرح سے نہووے عدم کا سفر مجھے

کس گلبدن کی یاد مری جل مین تھی رات
آیا نہ خواب بستر کمخواب پر مجھے

نرگس مین سیر چشم ہون بستان دہر مین
تیری طرح نہین ہے ہوس سیم و زر مجھے

کچھ ہوش مین بھی آنے دے مجکو خدا سے ڈر
اے بیخودی چلی ہے تو لیکر کدھر مجھے

روز وفات کا تو خطر کچھ نہین مجھے
اے ہمنشین ہے یہ شب ہجران کا ڈر مجھے

دریا کا پاٹ تختۂ دامن تو بن گیا
اور اس سے کیا دکھائیگی اے چشم تر مجھے

جو بات بھلی معانی ہین عزیزان ہمارے
کہتے ہین بعلو و اشک ہین حاضر آتے ہمارے

ہم بسمل ہین کشتی ترے ابرو کے

بسمل ہی کی قاتل ہی مین ارمان ہمارے

بالین پہ دم نزع بھی آنا نہ ستمگر

ہے زیست ہی جبتک ہین گریبان ہمارے

اب بھی تو بچھا ماتم ہی دامان ہمارے

و لہ

آنا ہی نہین قتل کی دعوی ہوا لیکن تجھی

جلوہ او ستمگار و ہر دم مین ہی اے ظفر

یہ لعل ہین دیدۂ گوہر فشان ہمارے

آیا ہی ظفر بہتی ہی دشت کو وہ گلگون

قاتل نے کیے قتل کے سامان ہمارے

و لہ

چاندنی کی سیر خوبان تا سحر دیکھا کیے

اور ہم او نکا رخ رشک قمر دیکھا کیے

کیا کہون کیونکر تجھی رشک قمر دیکھا کیے

[illegible]

ولہ

اس دور میں کیا خاک کوئی عیش کرے آہ
نہ جام نہ ساقی نہ شراب عنبی ہے

دل توڑ ظفر کا نہ تو اب سنگ جفا سے
اے کافر بدکیش یہ شیشہ حلبی ہے

ہے آنکھ لگی رہتی یہاں بادہ کشاں کے
بیعت نکریں کیونکہ بھلا پیر مغاں کے

مستی کا یہ عالم ہے کہ ہوتا ہوں میں بیہوش
لی لیکی بلائیں تری دندان و دہاں کے

مرجھائی ہے کیونکر یہ گل زخم دل اپنا
تھمی ہیں کہ گلشن میں اب آمد ہے خزاں کے

سچ ہے کہ وہی جانے کہ جس شخص پہ گذری
اوس بت کو خبر کیا ہے مری درد نہاں کے

پائے نہ وزا گل میں ظفر بوئے محبت
جوں باد سحر گرچہ بہت سیر جہاں کے

ظاہر میں کیا ظہور کی مظہر نئے نئے
جلوے ہیں اوسکے پردہ کے اندر نئے نئے

ہوں زخم دل پہ میرے نہ کیونکر نئے نئے
روز امتحان وہ کرتے ہیں خنجر نئے نئے

صیاد یہ اسیر تڑپیں تو کیا کریں
ہیں دام میں یہ پھنسے ابھی آکر نئے نئے

ناز و ادا و غمزہ تو ہیں شیوہ قدیم
انداز اونکی اور ہیں اکثر نئے نئے

گل ٹکڑے ٹکڑے ہے خط کو کیا نامہ بر کو آج
کرتی ہے روز گل یہ ستمگر نئے نئے

کرتی ہے تازہ فتنہ بپا گردش فلک
لاتی ہے ہمسے روز یہ جگر نئے نئے

اک دل ہے اوسکو بیچے کس کسکو اے ظفر
آتے نظر ہیں سیکڑوں دلبر نئے نئے

ولہ

[illegible]

زلف تیری ہی وہ بلا کافر	پوچھیے مجھسی تیری بلا جانی
بیوفا جانی کیا وفا میری	با وفا ہو تو وہ وفا جانی
کر دیا اک نگاہ مین بیخود	چشم کافر ہی کیا خدا جانی
ہو نمک سود گر نہ زخم جگر	دل محبت کا کیا مزا جانی
ای بیمار عشق کو تو اگر	زہر بہی دیجی وہ دوا جانی

سرفرازی اوسیکو ہو تو ظفر
آپ کو سب کا خاک پا جانی

مخمسات

گوش دلمین مری آئی سحر آواز سروش	کہ کسی یار کی شکوی نکر کچھ تو خروش
گر کہین یار برا لطف سی تو ہو خاموش	یار عیار ہی پہر یار ہی اچھا ہوش

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

مجھسی ہی کس لئی بیگانگی اتنا کرتا	ادس ہی تنہا ہو تو ایسا کہ وہ ہو تجھپہ فدا
گر دوئی سی جو مری زہر اوسی دیوی بلا	تو خفا ہو کی نہ کر آپکو اپنی سی خفا

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

مجھسی بیکار کو گر ناہی گر اپنا منظور	کہ رہی حلقۂ طاعت مین سدا میری حضور
ترک کر بخل و نفاق و حسد و عجب و غرور	لطف کر اپنا عمل لطف کر اپنا دستور

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

قیس لیلی پہ بنا لطف کی باعث مجنون
ہیر کی واسطی تہا لطف سی رانجہا مجنون
کوہکن لطف سی شیرین کا ہوا تہا مفتون
لطف سانی کوئی جادو ہی نہ کوئی افسون

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

عاشق لطف ہین ہم عاشق و ہم جانانا
لطف وہ شی ہی کہ اغیار کری یارانہ
لطف سی شمع جلی شب تو جلا پروانہ
گر نہو لطف تو اپنا بہی بنی بیگانہ

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

لطف کی اگی ہی کیا چیز طلسم اکسیر
حق تعالی نی بڑی لطف مین وہی ہی تاثیر
روبرو لطف کی سب ہیچ ہی حب اور تسخیر
لطف بن غیر ہو کب دام محبت مین اسیر

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

تو بگولا نسیم بل کی ہوا اور تراب
ہی کہان شعلہ جوالہ کہ بنی گرداب
جسمین ہی لطف چلی اوسکی یہ ہمراہ رکاب
صاحب لطف کی ہین حلقہ بگوش آتش و آب

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

غنچہ گل و سرو مین ہی لطف کا دیکہا اسلوب
ای ظفر لطف وہ شی ہی کہ ہی سب کو مرغوب
اونکو بہی بلبل و قمری نی جو سمجہا محبوب
یہ گلستان مین کہا بلبل شیراز نی خوب

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

ایضاً

اج جو اوج پہ تو اپنا چمک کر ا یا
عکس رخسار نی کس کی ہی تجہی چمکایا
تاب تجہمین مہ کامل کبہی ایسی تو نہ ہی

جو ہماری لئی غالق نی بنائی تکلیف
وہ ہمین عشق کی رستی مین خوش آئی تکلیف
پر کہون کیا کہ بڑی انکو نہ آئی تکلیف
ابہی جو راہ محبت مین اوٹہائی تکلیف
سخت ہوتی ہمین منزل کبہی ایسی تو نہ ہی

خوتری حورشمایل کبھی ایسی تو نہ تھی

ایضاً

حلنی لگی ہی بیطرح باغ جہان مین یہ ہوا
یارب طفیل پنجتن مجکو اس آفت سی بچا

یعنی سموم جانگزا آتی ہی جب جسکو ہوا
ہین ہر گھڑی اور ہر نفس پیڑہ کر پہی ہوتا

لی خمسۃ اطفی بہا حرالوبار الحاطمہ
المصطفی والمرتضی وابنھا والفاطمہ

لو یا نبی اللہ خبر بحرمت آل و صحبے
ہیں وسیلہ پنجتن برکت سی اونکی نام کے

تا آپ رحمت سی کہین ہو نہ رو بانہو منتظر
ٹوٹتی ہی ہر آفت بلا ہو کیون نہ دل میرا فدا

لی خمسۃ اطفی بہا حرالوبار الحاطمہ
المصطفی والمرتضی وابنھا والفاطمہ

ہی یا جناب پنجتن صفت آپکا قرآن مین
دافع بلا کا تم سوا آتا نہین ہی دہیان مین

لولاک اور تطہیر ہی آیا تمہاری شان مین
یہ ہی مرا ورد زبان ہی جان تک جان مین

لی خمسۃ اطفی بہا حرالوبار الحاطمہ
المصطفی والمرتضی وابنھا والفاطمہ

واللہ غیر از پنجتن یارا کسیکو یہ کہان
یا ورنہ آتا ہو جسی دیکھی عیان کا کیا بیان

جو اس بلا کو ٹال دی ہو وہی شفیع عاصیان
لکھتی ہین دروازی پہ تا گہر رہی دار الامان

لی خمسۃ اطفی بہا حرالوبار الحاطمہ

تتمه

کنار از جنت است امیدوارم
الهی وا رهی از جان عبث دارم
...سی دلبر از لب جو چو طغیان
...حسن یوں کلی مری از لب و طغیان
...بی بی ها سوج چن طوفان
...سی بہر حسن جگر ہی یون جان تلخ
الہی چو خدا ام در جگر عصیان
...دریں دہن جن زکس ... زبان

کچھ خبر پہلی کدورت اور صفائی کی نہتی	وجہ کرنی صلح کی صورت لڑائی کی نہتی
تہی خدائی مین مگر سیر خدائی کی نہتی	جبتلک دنیائی ہمسی کچھ برائی کی نہتی
ہمکو آگاہی برائی اور بہلائی کی نہتی	
سامنی اوس شوخ کی جسوقت مین شیدا گیا	یک بیک قابو سی میری دل نکل میرا گیا
وہ خدا جانی کہ باغ سبز کیا دکہلا گیا	دل فریبون مین جو اوس ماہ لقا کی آگیا
اسنی کیا الگی کسی سی آشنائی کی نہتی	
دولت حسن کی تیری مہر وش مو وصف کیا	ماہ بہی جس سی سدا دریوزہ گر ہی حسن کا
تونی اپنی آنکہ سی کیا شام کو دیکہا نہ تہا	ماہ نو کشتی لئی نکلا تہا کیون مثل گدا
حسن سی تیری تمنا گر گدائی کی نہتی	
اوس مہ نا مہربان سی ہمنی کی تہی دوستی	یہ سمجھکر ہم جدا اوس سی نہو وینگی کبہی
پر نہتا معلوم یون آجائیگی آزردگی	جانتی تہی چین سی گذرینگی ایام وصل کی
ہمنشین ہمکو خبر روز جدائی کی نہتی	
خشک مثل سایہ ہو نہ ہاتہ اپنا سر سبز	ہمنی اوسکی بہی اوسی اپنی لگائی ہو اگر
کیا خطا کیا جرم پہر برہم جو ہی وہ اسقدر	زلف او سکی ہمسی بل کرنی لگی ناحق ظفر
ورنہ کوئی وجہ ایسی کج ادائی کی نہتی	

الیضا

ہمیشہ از ندامت اشکبارم	ز جرم خویشتن خود شرمسارم

نه دانی بندہ گی را اختیارم
سیہ کاری
الہی گر برانی از درگاہ
بجا خون من غضبانی ہم نمانی
کہ بری ماہ تو اوز زلگانی
نگی کو زیر بی ہی حکم است
تو شان بگذران زین رہ گذارم
الہی راہ مردن سخت راہ است
نہین ہمت ہی مطلق طاقت جست
سر راہ فنا ہو جا ہی پست
اگر ہی کو ہم کتی کوئی زبر دست
ز چندین سال و دوزا انتظارم
الہی برکنا از عیب را بی
نیائی منزل مقصود گاہ
نہری جو کچھ آرام چاہے
بجائی گرد دل مضطر کرا بی
وزان حضرت نہایت شرمسارم

الہی کردہ ام سرہا نقصیر
زبان عاجز کرد از بہ تقریر
زی کی ایسی ہی ہا ایسی تصویر
زبد و بید از من زین کار دارم
الہی فرست ارام در خواب غفلت
بیابان جیسی ز ابر غفلت
جہان بی بیی است غفلت
زبان ہی ہم است از باب غفلت

سیہ کاری مین ہون غلطان و پیچان کرون کیا اپنی جمعیت کا سامان	پریشان حال مثل زلف خوبان الٰہی خاطرم را جمع گردان
که مسکین و پریشان روزگارم	
کہلی توحید کی معنی نہ مجہہ پہ قضا جسدم کری اپنی کمان زه	دو لی اپنی نہین اس سی خدر یہ الٰہی بر یکی گفتن مدد ده
که تا من جان باسانی سپارم	
نہ گریہ مین نہ سوز دل مین تاثیر تجہی سی ہی امید عفو تقصیر	گناہون کی ندامت سی ہون دلگیر الٰہی از کمال لطف بپذیر
دل سوزان و چشم اشکبارم	
رہا مین جیسی یہان خرسند و فیروز رہون دونون جہان مین بہره اندوز	تو نہین ہون حشر کو بہی جلوه افروز الٰہی گر عزیزم کرده امروز
مکن فردا بنزد خلق خوارم	
یہ کافر نفس ہی ایسا بلا بد عداوت مجہسی یہ رکہتا ہی بیحد	که جس سی جز بدی ہو کچہہ نہ سرزد الٰہی گر نہ توفیق تو باشد
بر آرد نفس بد از جان دمارم	
مکان تاریک مین تنہا و بی زور سنی کون آه و نالی کا مری شور	جو کوئی پاس ہی تو مار یا مور الٰہی در شب منزل گہ گور
تو لطف خویش گردان غمگسارم	

کہی ہی دیکھ ذوقی یا مرد ہشیار
کہ ایمانست اصل جاه و اعتبار
الٰہی ہرچند ایمان نگہدار
دعا ایمان کی مانگین ہم ہر بار
لطف ہی بچا ایمان اپنا درکار
تقوی کی عبادت کی حصارم
الٰہی نفس و شیطان و لکین بر
ایمان جان کرون مین [illegible]
[illegible] دو دشمن [illegible] دل بر
[illegible] مین ہون غفلت کی [illegible]

الف

تم کہتی ہی ساقی مہ ہوش
کر دلی نام تو بس خاموش
یہ چمن مین رنگ و بو بس [illegible]
تو بہی گل [illegible] یا ہی گلوش

ردیف الواو

۲۱۸

ب

ای خضر [illegible] باده [illegible]
[illegible]

ہر رگ گل ہی اک ستار کا تار	زخمہ ہی عندلیب کی منقار
جب وہ چہیڑی ہی اسکو مطرب زار	ہوتی ہی یہ ترانہ ساز بہار

ای ظفر آمدہ بہار بجوش
موسم توبہ نیست بادہ بنوش

جام برکف ہی ساقی طناز	مطرب خوش نوا ہی نغمہ طراز
ہو نسیم بہار گرد ساز	نی نرگس سی نکلی یہ آواز

ای ظفر آمدہ بہار بجوش
موسم توبہ نیست بادہ بنوش

می لعلین سی بہر کی جام بلور	دی دمادم کہ وہ خدا ہی غفور
پس توبہ کا رکہہ خیال سی دور	ہی یہ عہد نشاط و وقت سرور

ای ظفر آمدہ بہار بجوش
موسم توبہ نیست بادہ بنوش

ور توبہ ابہی نہین ہی بند	توبہ ہر وقت ہی قبول و پسند
روز بی بادہ روز ہو خرسند	بلکہ آج اور بہی دوچند و سہ چند

ای ظفر آمدہ بہار بجوش
موسم توبہ نیست بادہ بنوش

مثلث

کرون خط مین کیا حال تحریر پہلے

باتی لکہین سی اوسنو دینو سب پہر کاے پہلے	قاصد سو چکی باتی دیا مگر بات مگر تا جاے

وہان جاک خط کی ہی تدبیر پہلے

سے کول نو دی جیسی انجہا اگی ہیر	جو کوئی دیکہی کہو لگی انکہیان تو پر ان دی تصویر

وہ دل مین یہ دل تیری بغل مین
بشرطی تو بھی ہوا آگاہ دل سے
دل ہی سیت دل ہی مین ہے
جو چاہے سو دل کے اندر
نہین بہتر پرستش گاہ دل سے

ہمنی دنیا مین آکے کیا دیکھا — دیکھا جو کچھ سو خواب سا دیکھا

ہی تو انسان خاک کا پتلا — لیکہ پانی کا بلبلا دیکھا

خوب دیکھا جہان کی خوبانکو — ایک تجھسا نہ دوسرا دیکھا

ایکدم پر ہوا نہ باندہ حباب — دم کو دم بھر مین یہان ہوا دیکھا

سامنی اوس نگاہ کے دلکو — حدف ناوک قضا دیکھا

نہوئی تیری خاک پا سینے — خاک مین آپ کو ملا دیکھا

اب نہ دیجی ظفر کسیکو دل
کہ جسے دیکھا بےوفا دیکھا

غم دل کس سی کہون کوئی بہی غمخوار نہیں تیرے بن — اور اگر پوچھی کوئی قابل اظہار نہین

زلف کی پیچ سی چھٹ سکتا نہین کوئی دل — کونسا دل ہی کہ جو اوسمین گرفتار نہین

سینہ مین جگر افگار نہرون الفت — پاس ہی کوئی خنجر کوئی تلوار نہین

کیا تیری چشم سیہ مست کی کیفیت ہے — جسکو دیکھو وہ بہوش ہے ہشیار نہین

مرمٹی خاک در یار پہ عشاق ظفر کہ جو ہونا ہے سو ہو
اوٹھ کے اب جائین کہان طاقت رفتار نہین مثل نقش کف پا

ڈالی ہوے گردن جو میر انار بر آیا — کچھ مطلب دل یار کا معلوم کر آیا

صورت ہی تیری عجب اللہ کی قدرت — ہر جلوہ مین ایک وہی جلوہ نظر آیا

گر فکر مین ہو راہ کی توشہ کا کر و فکر — ایغافلو نزدیک ہی روز سفر آیا

اوس جبین پر جلوہ گر الماس کا ٹیکا نہیں
کھائی ہی کس کس جلا وٹ سے دل عاشق سے

ہو سکا نہ دا کا کچہ ادا تجہسے نہ شکر
قصد مجنوں کی جنون نی خوب ہے تدبیر کے

گریہ ہنگام ولادت کیوں نہو ہر طفل کو
بی شرارت کوئی ہوتے ہیں بہم د شکل

عکس روی آتشین ساقی کا دریا میں پڑا

آسمان پر دن ڈہلی دیکہو قمر پیدا ہوا
شیر غم شیرین مثال نیشکر پیدا ہوا

کس لئے تو ای لب خم جگر پیدا ہوا
خار صحرا تیز مثل نیشتر پیدا ہوا

جو ہوا دنیا میں پیدا نوحہ گر پیدا ہوا
دیکہو تہر بر گرا تہر شرر پیدا ہوا

ہمسر خورشید تابان ہر نہنگ پیدا ہوا

حق میں پروانوں کی تہا نیزہ خورشید حشر
شمع کی سر پر جو شعلہ ہی ظفر پیدا ہوا

نہ درویشوں کا خرقہ چاہیئی نہ تاج شاہانا
کتابوں میں ہرا ہی کیا بہت لکہہ لکہہ پڑہ والیں

غنیمت جان جو دم گزری کیفیت سہی گلشن میں
نہ دیکہا وہ کہیں جلوہ جو دیکہا خانہ دل میں

کچہ ایسا ہو کہ جس سی منزل مقصود کو پہونچو
یہ ساری مدو شدی نفس کی آمد شد پر

مجہی تو ہوش دی اتنا ہو نہیں جہیہ دیوانا
ہماری لیلہ النقش کالجہی ہی تیرا فرمانا

دیجا ساقی پیمان شکن بہر بہر کی پیمانا
بہت مسجد میں سر مارا بہت ڈہونڈا بتخانا

طریق پارسائی ہو وی یا ہو راہ رندانا
اسی تک آنا جانا ہی نہ پہر جانا نہ پہر آنا

ظفر وہ زاہد بیدرد ہو حق سی بہتر ہی
کری گر بند در دل سی ہاو ہو کے مستانا

صرفت العمر سے بھو وبب
خطا بخشا کرم گستر الٰہا
ظفر کو بار رکھا اعمال بد سے
ہا ا ہا ہا ہا ہا ہا ہ ف ہا ہا
فقیر و نبی پو پو چھو لذت عشق
کہی ہی دیکھ و ا رنگینت دھا ہا
کہ منصور ... ہمان فانی
کہی تجو ... سو ... ہا
عیان ہی ... بزم ... خط

تیر ادبرق میں کیا فرق میں سمجھون کہ دونون
بلاگردان ہوں ساقی کی کہ جام عشق سے مجکو
میر تصور یہ ہستی حقیر ہستی ہی کہوں میں کیا

ہی ایک شعلہ بھبوکا سا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
دیا گھونٹ وسنی ایک ایسا اہا ہا ہا اہا ہا ہا
کہ اسصور تمین ہی کیا کیا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

ظفر عالم کہو نگا میں طبیعت کی روانی کا
کہ ہی انڈا ہوا دریا اہا ہا ہا اہا ہا ہا

نہین دیکھہ بہتر ستانا کسیکا
عزیز و میرے آگی جز ذکر دلبر
مجھی یاد آتا ہی ہنس ہنس کی یارو
مجھے یاد کر کر کے آنسو بہانا
کبھو تو سنا کر ذرا گوش دلسے
نہ سمجھا تو ناصح کہ مدت سے میں ہوں
نہ ہووے گا دل تیر مژگان بن آسے
ستانا کرو میری جانب سی اب تم

کڑھانا کسیکا کڑھانا کسیکا
نہ لانا کسیکا نہ لانا کسیکا
رولانا کسیکا رولانا کسیکا
بہانا کسیکا بہانا کسیکا
فسانا کسیکا فسانا کسیکا
دوانا کسیکا دوانا کسیکا
نشانا کسیکا نشانا کسیکا
لگانا کسیکا لگانا کسیکا

قوافی بدل کر ظفر شرہ غزل تو
رہی تا نہ آگے ٹھکانا کسیکا

نہ ہرگز درد دل سی میں کراہا
محبت کی یہ معنی ہین کہ میں نے

غرض پوشیدہ الفت کو نباہا
وہی چاہا کہ جو کچھ تو نے چاہا

فاہاشم ا ہا ثم اھ ہا
ظفر ہی عرض یہ ہی فخر دین ہا
کہ شاہا دین پناہا تکیہ گاہا
گور گنج قفس داغ ہے اپنا
داغ اپنا چراغ ہے اپنا
کون کنج حزن میں ہے اپنا
ایک دل سوز داغ ہے اپنا
اشک خونین میں بادہ گلگون

[illegible]

[illegible]

مجھی یاد آتا ہی ہنس ہنس کی یار رو | رو لا نا کسیکا رو لا نا کسیکا
برا ہی سمجھ دل مین اچھا نہین ہے | ستانا کسیکا ستانا کسیکا
کبھو تو سنا کر ذرا گوش دے سے | فسانا کسیکا فسانا کسیکا
تیری حق مین اچھا نہین ہی ستمگر | کڑہانا کسیکا کڑہانا کسیکا
میری کیونکہ خاطر نشان ہی کہ دل سے | نشانا کسیکا نشانا کسیکا
مجھی یاد کر کرکے آنسو بہاہا | بہانا کسیکا بہانا کسیکا

قوافی ظفر پھیر کر پڑہ غزل تو
رہی تا نہ آگے ٹھکانا کسیکا

الفت کا ملا ہمکو سزا یار کسیکا | بیجا کبھی ہوتا نہین اتوار کسیکا
گر ہم ہین گنہگار تو کر خاک کا پیوند | پردہ نہ اوٹھا چرخ ستمگار کسیکا
جون آئینہ اب حیرت دیدار تیری | رہتا ہے کھلا دیدۂ بیدار کسیکا
رونی کا رہیگا یہی عالم تو پھر اکدن | گہر دیگا دو یا دیدۂ خونبار کسیکا
شانہ سی نہ بل کیونکہ کری اب وہ سر آ | دل زلف بتان مین ہی گرفتار کسیکا
تک یون مین خبر برق صفت اکی لیتا | پہلو مین تڑپتا ہی دل زار کسیکا

مستغنی کونین سی رکھہ اپنی ظفر کو
محتاج نکر حیدر کرار کسیکا

میرا تو حال ہونا آپکی فرقت مین یون مین تھا | مجھی شکوہ نہین تمسی میری قسمت مین یونہین تھا

شب هم از کاکل مشکین تو سواد آورد | که شد از کاهکشان چاک گریبان شب
دل ز شوق رخ و زلف تو چنان گشت غریب | که نه سامان سحر ماند و نه سامان شب
زلف شبرنگ برخسار تو پیچید بهر سو | صبح عشاق سیه بخت بدامان شب

صبح هجر تو ظفر آورد بلا روز سیاه
بود در منزل آن ماه که مهمان شب

اینکه بینی همه یا قالب و جان همه اوست | بلکه هم قالب و هم جان همه اوست
انچه بیرون و درون ست همانست همه | راز فاش همه و سر نهان همه اوست
در پس پرده و بی پرده و آید از دل | بی نشان سبب نام و نشان همه اوست
نیست دیر و حرم از شیخ و برهمن آباد | همه پنهان و یکی همگان همه اوست
اید آن گوهر یکتا که نیز ز دید گو نه | چشم بکشا و ببین بی دو گمان همه اوست
شعله نار جحیم و گل گلزار نعیم | یک تجلی ست که در جلوه شان همه اوست

میزند ای ظفر امروز به بلاغ توحید ست
همچو بلبل دل شوریده فغان همه او

قدر اے عشق نہ ہوگی تری کیا میری بعد | نہ تجھے کوئی نہیں پوچھنے کا میری بعد
زخم ہر دل کی گوارا ہی مجھی کو یہ نمک | کو نہ چکھی گا محبت کا مزا میری بعد
در جاناں ہی مری خاک کی نکڑیاں بر باد | دیکھ جانا نہ ادھر باد صبا میری بعد
خار صحرا کی جنوں یوں نہیں اگر تیز ہی | کوئی آئی گا نہیں آبلہ پا میری بعد

کوئی اوس طفل سی ہنگام بازی خاک پر بیٹھو
لکیرین انکو مت سمجھو کہ یہ اعمال لکھنے کو

قسم دی دھو لیا جو رنگ کی جانشتر ہتیلے پر
ید قدرت نی کھینچا ہی غرض سطر ہتیلے پر

قدم وہ عشق کی کوچہ مین گاڑی ای ظفر اپنا
کہ جو سر باز اپنا رکھہ لی پہلی سر ہتیلے پر

دل کا ہی آبگینہ بہگیا جب پھوٹ کر
کشور دل دیکھیی کیونکر ہیی آباد ہو

کیا جھڑی قطرے عرق کی اوسکی پیشانی سی آج
کسطرح بھٹکے نہ اپنا دیدۂ اشکونسی دل

ہم بہت پچتائی پھر پتھر سی سینہ کوٹ کر
کر دیا برباد اک مدت سی کوئی لوٹ کر

گر پڑی عرش برین کے ساری تار ٹوٹ کر
یہ مسافر رہگیا ہی قافلہ سی چھوٹ کر

ای ظفر ذہن مین صفائی تمہاری واہ وا
بھردی کیا اس غزل مین درمعنی کوٹ کر

مزا چکھایا ہے تو نکن کو یہ عشق آیا جو امتحان پر
خدنگ دنیا کہ کہایا لیکن نہ لایا شکوہ کبھی زبان تک

لگا کی باتون مین اونکو لا مین جو حرف مطلب کا کچہ زبان پر
تپ محبت مین سوز قدیہ کہان ہے ہنسلی سیر زبان پر

اونکھا سوز رخم سر بط مین سے خون کی عوض گوہی علطان پر
خلش بھی خار رخار غم کا رہا تو مرقد پہ میری سبزا

کہایہ سو بار دل کو روکر حریف مت کی چشم کو کیا
کہ لایا تو جوئی شیر لیکن جہے کا دود اگیا زبان پر

کہ بوسہ اوس چشم سرمہ سا کا ہی زیر گویا یہ تیر پر
تو ایسی کہدے پہکائیں یا جسکا لگی نہ مین پہ نہ آسمان تک

کہ شکل سوہان پڑگئی ہین اڑون کا میری نئی زبان پر
کہ مثل قیطگر خط یہ ہین خط مغز باقی ہی استخوان پر

یقین ہی مانند برگ خنجر یا وہ گانشتر کسی زبان پر
پر آخر میں کٹری گرسی ہو گی بھاشتر کا ای سنان پر

ردیف س

۲۲۶

ای ظفر دیکھتی کیا ہو وہ سفاک جہان
دل میرا لیکی گیا آپنی واں اجی بس
ہمکو رخصت ہو کہ بس آپکی صحبت کی تلک
ہو چکا سیر طبیبو نسے مریض غم ہجر
ضعف سے بیٹھ گیا جو روش نقش قدم
ناصحو کیجی یہ پند و نصیحت موقوف
کیون مقابل ہوے تھی حضرت دل عشق کی تم
ہم بھی رکھتی ہین زبان منہ کو سنبھالو اپنے
پوچھو مت حضرت ناصح میرا آگی حوال
تار رونیکا جو باندھا تو نہ ٹوٹا ہے
خاک دیں ڈرگی ہی اپنی تو عریان کا لباس

آج پھر دیکھتا ہی اپنی گرفتار کو تیز
حوصلہ دیکھ لیا آپ کا بس بس اجی بس
رات دن رہنی لگی سب کسی نالہ کشی اجی بس
جاؤ کیا دیکھتی ہو گری ملبس اجی بس
اوٹھ چکا آپکی کوچی سی وہ بیکس اجی بس
بس ہین دل ورکی ہی ہیرانہیں بس اجی بس
ہو چکا آپکا اتنی ہی ہین ہم کس اجی بس
گالیان دیچکی ایک بوسہ پہ بس اجی بس
سنکے مغموم نہو خاطر اقدس اجی بس
تہہ سے ہر چند وہ کہتی رہی ہنس ہنس اجی بس
ہمدمو دن چاہیی کیا مخمل و اطلس اجی بس

پنجۂ یار کی باندھو گے مضامین کب تک
ای ظفر سن چکی ہم بند مخمس اجی بس

پوچھ کر اسکا دکھاتی رہی ہر بار کہ بس
ہم ہوی شکوہ یہ نالان پس دیوار کہ بس
خوف آتا ہی تیری جعد مین موب بار کو دیکھ
جان دل تاب و توان ہوش خرد صبر و قرار

ہمنی پر باندھ دیا وہ نیکا یہ تار کہ بس
کھولکر غرفہ لگی کہنی وہ ناچار کہ بس
کیا نکالی ہی زبان اپنی سیہ مار کہ بس
لیچکے اور بھی کچھ ہی تمہیں درکار کہ بس

۲۲

نی چھپ ہوں سر پر کبھی اور نہ میں پاؤں تلے
صورت تصویر مکین ہوں مکیدہ میں دل سے
نہ مرا مونس ہی کوئی اور کوئی غمگسار
جو مجھی لیتا ہی پھر وہ پھیر دیتا ہی مجھے
خانہ صیاد میں ہوں طائر تصویر وار

اس چمن زار میں ہی کل کو میں نہ خار ہی میں ہوں
کچھ نہ مد ہوش میں ہوں اور نہ ہشیار ہی میں ہوں
غم میرا غمخوار ہی میں غم کی غمخوار ہی میں ہوں
میں عجب ایک جنس ناکار خریدار ہی میں ہوں
پر نہ آزاد ہی میں ہوں نہ گرفتار ہی میں ہوں

ای ظفر میں کیا بتاؤں تجھ سی جو کچھ ہوں سو ہوں
لیکن اپنی فخر دین کی کفش بردار ہی میں ہوں

مرشد پاک روان فخر الدین
ایک جہان فخر جہان کہتا ہے
میں گدا ہوں تیرے در کا
موج زن ہی تیرا دریاے کرم
ہی مدد تیرے توانائی بخش
کیا کروں عرض عیان ہی تم پہ

قبلہ و کعبہ جان فخر الدین
پر ہی فخر دو جہان فخر الدین
جا دوں اس در سی کہاں فخر الدین
از کران تا بکران فخر الدین
میں ہوں بیتاب توان فخر الدین
میرا سب راز نہان فخر الدین

رکھ ظفر ہر نفس و ہر ساعت
شغل دل ورد زبان فخر الدین

کیونکہ ہم دنیا میں آئے کچھ سبب کھلتا نہیں
چھپا ہی حال بھی گرہ تو ہاری اس سر کی

ایک سبب کیا بھید یاں کا سب کا کھلتا نہیں
غنچہ تصویر کی مانند لب کھلتا نہیں

نگر خط شعاعی ہین یہ خورشید درخشان نہین
دُر ناسفتہ گویا بہرے ہین درج مرجان نہین
تجھو انام کو اکیبار بھی تو نی گریبان نہین
اندیکہا ہمنی کاٹ ایسا کسی شمشیر بران نہین
مجھی رہنی دی آباد صبا کوکوی جانان نہین
دہون ہی سوز دل ہی کہت ہا کو زعریان نہین
سخن کے تاب طاقت ہی نہین ہیتے رہخند انہین

کہان ہین وہ نگین تھو سبی آکے اور وہ شین پر
ہستے ہستے وس لب لعلین سی یون دندان نظر آئے
جنون صد آفرین مرحبا شاباش ہی تجکو
نگاہ یار نی یکدم مین وہ نگری کئی دلکی
نگر برباد میری خاکساری خاک پا ہو نہین
تمہاری دل جلی جلتی ہین زیر خاک بھی دیکھو
ظفر تیری سخن کی روبرو کسکا سخن جمئے

ہمدم ہون تم میرے حالت مجہسی کچہ پوچہو نہین
دیکھہ لو چہرہ کی رنگت مجہسی کچھہ پوچہو نہین
تہی جو تم بن شبکو آفت مجہسی کچہہ پوچہو نہین
شب تھی یا روز قیامت مجہسی کچہہ پوچہو نہین
آنکھہ اوٹھا کر بھی جو دیکھو نہین تو دکھلاتی ہین آنکھہ
اونکی تم چشم عنایت مجہسی کچھہ پوچھو نہین
کون کہتا ہی انا الحق کون کہتا ہے نہ کھہ
کیا کہون ہین یہ حقیقت مجہسی کچھہ پوچھو نہین
درد یہ پوچھو تو ہان میرے دل پر دردسے
ای طبیبو درد فرقت مجہسی کچھہ پوچھو نہین

جان نکلی وقت رخصت بھی نہ تم آئے کہ
تن چہ بون ہجا ہوا جان
مجھہ پوچھو نہین حضرت یوسف ہی نہفتہ یون
ہم وہ چمن خوبصورت تجھے پوچھو نہین
ہم اس ٹوٹی ہین خاک ہیر سا سینہ صاف
کیا کہون اون کی کدورت مجھے کچھہ پوچھو نہین
مجھے پوچھو گے تو جو گذری وہی کھدون گا ہین
دوستو گر سمجھو شکایت مجھے کچھہ پوچھو نہین
کر رہے ہین کیا کیا وہ پردہ دوستی

[illegible]

ای آنسوؤ کچھ جلد روی اپنی دکھادو — جلد مجھی لا کے میری دل کی خبر دو
ہی طرفہ طلسم ابرو و مژگان تیری پھونکی — ایک قبضہ تلوار میں ہی تیغ بدہ گردو
ڈرتا ہون کہیں جنبش مژگان سے تم اپنی — زیر و زبر ایک پل میں دو عالم کو نہ کردو
پھر زیست کو عرصہ ہو کہان منزل آرام — ہر آمد و شد میں جو نفس کی ہو سفر دو
دکھلادی وہ بت اپنا اگر طاق حرم پر — ای زاہد و ایمان تم اپنی طاق پہ دہر دو

ہر ایک میں آتا ہی نظر ایک ہے ہمکو
جسکے ہی دوئی دل میں وہ سمجھی ہے ظفر دو

بہتکو ادہر ادہر نہ کہیں بس چلی چلو — دل لیچلی جدہر کہ ہمین بس چلی چلو
مانند موج بحر جہان میں مسافر و — یکجا ئی ٹہیرنے سے کہیں بس چلی چلو
چلتا ہی تیر گھر میں تو چلتی لگی ہیں — تم میرے ساتھ یا جہین بس چلی چلو
رستہ ہی چاک جیب کا ہموار اسقدر — چلتی ہو جس طرح سے یونہین بس چلی چلو
نالی ہم فلک پہ یہ کہتی ہین اسکی دم — وہ سامنے ہے عرش برین بس چلی چلو
ای کشتگان نازہ قاتل سی کچھ کہو — تم جسکی پھانسی زیر زمین بس چلی چلو

آتا ظفر جو اونکو یہان عار و ننگ ہے
تو اوٹھ کے اونکی پاس تمہین بس چلی چلو

جاؤن پینے کو جو دہلیز صنم کا بوسہ — شوق ہر گام پہ لی میرے قدم کا بوسہ
کس حلاوت سی لب زخم جگر ای قاتل — دم بدم لی ہی تیری تیغ ستم کا بوسہ

کوئی کہتا ہی اس قد کو قیامت کا نمونہ ہے
کوئی کہتا ہی برگ گل تر ہے

کوئی کہتا ہی جو ناخن ہی وہ شاخ گل ہے
کوئی کہتا ہی ہر انگشت پا ہی شمع منور ہے

کوئی کہتا ہی ساق بیلون ہے سماق آئینہ
کوئی کہتا ہے وہ زانو عجب ...

کوئی کہتا ہی وہ قامت قیامت سی ہی بہتر ہے
کوئی کہتا ہی اوسکی بر ادا ہی ایک بلا آفت

کوئی کہتا ہی جو غمزہ ہی اوس کا ایک فتنہ گر ہے
ظفر جو اوس سراپا ناز کی تعریف کی تو ...

ظفر پیرون کا تجکو ہیگا سایہ
کہ جسکے یاد مین تو چشم تر ہے

کوئی کہتا ہی یہ جبین جبین موج سمندر ہے
کوئی کہتا ہی یہ ابرو نہیں بانک سکندر ہے

کوئی کہتا ہی اوسکی بانگ کو ہی کہکشان کا خط
کوئی کہتا ہی پیشانی کو اوسکی ماہ انور ہے

کوئی کہتا ہی اوسکی جعد کو ہی یہ شب یلدا
کوئی کہتا ہی اوسکی رخ کو یہ خورشید محشر ہے

کوئی کہتا ہی وہ جوڑا نہین ایک شکنجہ ہے
کوئی کہتا ہی بوئی زلف کیا ہی بو عنبر ہے

کوئی کہتا ہی بینی کو کہ ہی ٹنک گل زنبق
کوئی کہتا ہی چشم سرمگین ہم چشم عنبر ہے

کوئی کہتا ہی اوس قاتل کی چتون تیغ بران ہے
کوئی کہتا ہی اوسکی جبین ابرو نہیں خنجر ہے

کوئی کہتا ہی ایک سیفہ کشیدہ ہے وہ دنبالہ
کوئی کہتا ہی جو مژگان ہے وہ ناوک ہی ہم سر ہے

کوئی کہتا ہی وہ گردن صفا ایک صراحی ہے
کوئی کہتا ہی اوسکا گوش کیا ہی چشم ساغر ہے

کوئی کہتا ہی وہ شفاف عارض صبح صادق ہے
کوئی کہتا ہی وہ در کانکا تابندہ اختر ہے

کوئی کہتا ہی گویا وہ دہن ہے خضر کا چشمہ
کوئی کہتا ہی اوس چاہ ذقن مین آب کوثر ہے

کوئی کہتا ہی ہونٹھو نکو کہ ہین یہ لعل دو تنگ ہے
کوئی کہتا ہی دانتونکو عجب یہ سلک گوہر ہے

کوئی کہتا ہی وہ دست حنا بستہ ہی شاخ گل
کوئی کہتا ہی رنگین پنجہ مرجانکی برابر ہے

کوئی کہتا ہی پستانکو حباب آب مصفا ہے
کوئی کہتا ہی سینہ وہ کہ آئینہ مکدر ہے

کوئی کہتا ہی وہ پتلی کمر تار رگ گل ہے
کوئی کہتا ہی نرمی ہین شکم مخمل سی بہتر ہے

کوئی کہتا ہی اوسکی ناف کو ہی وہ گل نسرین
کوئی کہتا ہے پہلے شاخ نسرین ایک سر ہے

[illegible]

کھینچی ہی تیغ ادا کو دم ہوا اپنا ہوا — آہ لیکن آرزوی زخم کاری رہ گئی
اور تو غمخوار سارے کر گئی غمخوار کے — اب فقط ہی ایک غم کی غمگساری رہ گئی

شکوہ عیاری کا یار و نسی بجا ہی ای ظفر
اس زمانی مین بھی ہی رسم یاری رہ گئی

عشق مین کیا ہم بھی ای تقدیر سیدھی ہو گئی — کتنی اس قالب مین بھر کر تیر سیدھی ہو گئی
آتش سودا نی میری کر دیا آتش کو موم — کھلگئے ساری حلقہ زنجیر سیدھی ہو گئی
تو ہوا ہمسی نہ سیدھا اور دست شانہ سی — بال بلکھائی تیری تصویر سیدھی ہو گئی
کج ادائی سی تیری قاتل تعجب ہے مجھے — تن پہ میرے کیون خط شمشیر سیدھی ہو گئی
چرخ ٹھیرائی رہا اور سیکڑون بانکی جوان — ٹھیری ہو کر زیر چرخ پیر سیدھی ہو گئی
راستی پر کسکی قامت کے ہوا جو بعد مرگ — دست و پای عاشق دلگیر سیدھی ہو گئی
سر نوشت اپنی بنائی اور خط معکوس کی — حرف نا جوا الٹی ہوئی تحریر سیدھی ہو گئی
سیدھی یہان آیگی وہ گر طالع الٹے ہین — ایک ذرا سی آہ بی تاثیر سیدھی ہو گئی

میری سیدھی بات پر ہوئی تھی وہ ٹھیری ظفر
جب کہ ٹھیری مینی کی تقریر سیدھی ہو گئی

جستجو اب اور ہی تدبیر پہلی اور تھی — گفتگو اب اور ہی تقریر پہلی اور تھی
مین کرون کیونکر نہ اپنی نالہای دلکو ضبط — اور ہی تاثیر اب تاثیر پہلی اور تھی
روز روز وصل تھا یا اب شب ہجران ہے روز — یا الٰہی کیا میرے تقدیر پہلے اور تھی

غزل ۲۳۱

میں خطا وار ہوں غلط کیونکہ کہو گی کہ نہیں
کون کہتا ہی میر عشق سی انجان ہی وہ
محشر آرا ہی تو ای طرز خرام جانان
یاد وہ تو جاتا ہی جو ہی میرے جی کا خیال
کیا کہوں تم سی اجی اتو ہی جینا ہی محال

جیسا لوگوں نے پڑا یا میرا جی جانتا ہے
اوسنی جو اتنا و کہا یا میرا جی جانتا ہے
تو نے جو فتنہ اوٹھایا میرا جی جانتا ہے
اوس یار خدایا میرا جی جانتا ہے
جیسا جی تمنی ستایا میرا جی جانتا ہے

ای ظفر اوس گل خنداں کی محبت سے تجھے
دم بدم جیسا رولایا میرا جی جانتا ہے

لگتا نہیں جی میرا صحبت میں کسیکی
دیکھوں جو مرقع کو تو جی کیونکہ نہ اوٹھے
جی چاہتا ہی ڈوب مرین چاہ میں جا کر
لتد کہو اوس سے کہ وہ شکل دکھا جا
ناصح نہ اوٹھا سر کو در یار سے میرے
رونی پہ ہنسی ہی میرے کاشکی تو بھی

غم نے مجھے گھیرا ہی یہ فرقت میں کسیکے
صورت کوئی ملجا ہی ہی صورت میں کسیکے
تنگ آیا ہی جی اپنا یہ چاہت میں کسیکے
تا جان نکل جای نہ حسرت میں کسیکے
کرتا ہی خلل کیوں تو عبادت میں کسیکے
ہو یوں میں گرفتار محبت میں کسیکے

جو معتقد فخر ظفر ہووے ہمیشہ
کب جا کی کھڑا ہو وہ جماعت میں کسیکے

شمشیر برہنہ مانگ غضب بالوں کی مہک پھر ویسی ہی
جوڑی کی گندہاوٹ قہر خدا بالوں کی جھمک پھر ویسی ہی
آنکھیں ہیں کٹورا سی وہ ستم گردن ہی صراحی دار غضب
اور اوسمیں شراب سرخی پان رکھتے جھلک پھر ویسی ہی

تو خنجر کھینچ و غنچہ میں ہی نرم شکم
ایک ساخر میں نکلی ہی چمک پھر ویسی ہی
باریک کمر جوں شاخ گل کی رکھتی ہی
لچک پھر ویسی ہی
ہی ناف کنوئی گرداب بلا اور گول
سرین رانیں ہیں صفا
ہی شاخ بلورین شمع ضیا پاؤن کی
کف پھر ویسی ہی
محرم ہی حباب آب رواں سورج کی
تو بجلی سی کوندہی ہی تنی عارض
شعلہ سرکتی ہی
گر رنگ بھبھوکا آتش ہی اور بینی
ہی پھر ویسی ہی
قامت قیامت چال پری
میں دل کی شوخی ہی
پر باتوں میں نرگس کی ہای نار

[illegible]

کلیات ظفر

شیشہ خالی ہو تو خم پاس دہرا ہی لبریز
خم جو خالی ہو تو نزدیک خرابات بھی ہے
جوش مستی بھی ہی ہنگام ہم آغوشی ہے
خواہش وصل بھی ہی جائی ملاقات بھی ہے
ہی ہر ایک مست سر انداز کا انداز جدا
قہر حسب پہ پیچھی ہی کافر تو ستم کات بھی ہے
وحشت ہی کشت ہی اور سامنی آنکھوں کی شکار
پی آہو نگہاں دانو بھی ہی گھات بھی ہے
ساز و مطرب بھی ہی اور نغمہ بھی ہی رقص بھی ہے
سار ہر تار کی آنکھوں سی اشارات بھی ہے
وہ بھی سرمست ہی اور ہم بھی نشی میں سرشار
ہاتھ گردن میں ہیں اور لطف و عنایات بھی ہے
یار ہی یار کی ہی ساتھ ظفر بوس و کنار
اور اگر چاہیے کچھ بات تو وہ بات بھی ہے

ملک فنا اور ہے ملک بقا اور ہی
زندگی و مرگ کا واقعہ میں کیا کہوں
قلب صفا سی کیا آئینہ روکش ہو جائے

بیابان کی ہوا اور ہی ہاں کی ہوا اور ہے
اوسکا مزا اور ہی اسکا مزا اور ہے
اوسمیں صفا اور ہی ہمیں صفا اور ہے

ظفر ہم تو چشمہ آب بقا کیا چیز ہے
مرگ ہی صحبت ہی اوسکی مرگ ہی اوسکا علاج
عشق کا بیمار کیا جانی دوا کیا چیز ہے
دل ہم اپنی ہی میں لیکر پھر مجھی سی وہ نگار
پوچھتا ہی ہاتھ میں میرے حنا کیا چیز ہے
خاک سی پیدا ہوئی ہیں دیکھ ریحاں رنگ گل
ہی تو یہ ناچیز لیکن ہم میں کیا کیا چیز ہے
جسکی تجکو جستجو ہی وہ تجہی میں ہی ظفر
ڈہونڈتا پھر پھر کی تو پھر جا بجا کیا چیز ہے

ای صبا ہوں بلبل تصویر مجھکو کیا خبر
کب بہار آتی ہی گلشن میں خزان کب جاتی ہے
تم وہان چلا چڑہائی ہو کمان پر اور یہان
کوئی صید عشق ہو کر مضطرب جا جاتی ہے
کا ہیکو میری سمجہ مین آتی کی ناصح کی بات

مجمع خوبان مین گر تھے بنکر جای بار
پینچ مین شانہ پڑا لیکن سنورنی ہی نہ تھین
ای خضر تو اوسکی ای عیسی نفس جلدی کہ آج
آدمی کہتی ہین جسکو ایک پتلا گل کا ہی
کہل گئی ہمپر کہ رندونسی کہین نیکی ہی آج
دیکھی کیسی نہی ہر بات پر بگری ہی تو
ہین سبہی باتین بناتی پر ہین قایل اسکی ہم
تہی جہان مہر و وفا وہان بیوفائی رہ گئی
صاف ہین منہ پر مثال آئینہ دلمین غبار
جب مرم تمہارا مطلب تم ہوئی چین پر جبین
لاش پر بھی میری قاتل نی کئی ہاتھہ اپنی صاف
دیر تک یہان دیکھی جب وہ بدمست او
وصل کی شب بہی نہ آئیگا میرے دلکو قرار
تیری صورت ای بت کافر نہیں وہ نام خدا
ہاتھہ ہمنی پانو کو اونکی لگایا تو سہے
صلح اپنی یون تو سب سے ہی نہین کچھ لی علو
مرگئی آخر ہم کر دام سے چہوٹی نہ ہم

آہی پہر صورت نظر سکی ملا نگری ہوئی
زلف اوسکی ہی میرے دلسی بلا بگری ہوئی
ہی تیری بیمار کی حالت ہوا بگڑی ہوئی
پہر کہان گل وسکو گر گل ہو ذرا بگڑی ہوئی
سر پہ ہی پگڑی جو تیری زاہدا بگڑی ہوئی
ہی تیری خو بیطرح ای دلربا بگڑی ہوئی
ای ظفر جو بات ہی کوئی بنا بگڑی ہوئی
آشنائی ہو چکی نا آشنائی رہ گئی
ہی پری رویونکی دیکھو کیا صفا رہ گئی
بات تھی جو دلکی وہ لب پر نہ آئی رہ گئی
تھی مگر کچھ خواہش تیغ آزمائی رہ گئی
حضرت زاہد کہانکی پارسائی رہ گئی
یاد کر بیتابی روز جدائی رہ گئی
دیکھکر حیران تجھی ساری خدائی رہ گئی
لیکن اسیر ہوتی ہو ئی ہاتھہ پائی رہ گئی
ہان مگر ایک نفس سر کش سی لڑائی رہ گئی
دلکی دل ہی مین تمنائی رہائی رہ گئی

سب یہ ہین لطف وعنایت ایک مجھی پر عتاب
مجھسے ضد کیا جانی کیا اوس عشوہ گر کو پڑ گئے

روبرو گلشن مین اوس روی عرق آلودہ سے
کیا گلو نہر اوس سی دیکھا سحر کو پڑ گئے

ہو کی سرگرم شرارت کی حد ہر تو نے نگاہ
سیکڑون پر ایک تجلّی سی اودہر کو پڑ گئے

کسکے غمخواری پڑی ایسی مصیبت عشق مین
اپنی اپنی ہی مل وجان جگر کی پڑ گئے

جانتا ہون مین بھی ملنے خاک مین ہی آبرو
کیا کرون رونے کی خو پر چشم تر کو پڑ گئے

آتی ہی اوس تند خو سی بوسی کرتا ہی طلب
کوئی پوچھی ایسی کیا جلدی ظفر کو پڑ گئے

مخمس عاشر

تم ہو اے خواجہ معین سروران حق پرست
تم مددگار ظفر ہو کیون ظفر کو شکست
تم ہو رمز آگاہ کن اور واقف سر الست
پر فلک کی دیکھ گردش کانپتی مین پا و دست
یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است
فتنہ غفلت سی یہ بدمست ہو رہی ہون
بدعمل
جوش مستی سی ہی پایا ہوشیاری
مین خلل
ہون گرفتار برنگ اشک مژگان
سرکی بن
دستگیری گر تمہاری ہو نہین جاؤن
سنبھل
یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است
خاک پرست جو کہ بل سکتا ہو
جون نقش پا
تم اوٹھا لو تو مین ہو رہ
سنبھلا دلہ کر
عشق عالم بحر ہو تم اور خم زمنا
درد مندون کی دوا ہو تا تو تم طبیبا
یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

طوف کرتا ہی تمہاری آستان کا آسمان خواجہ ہر دو جہان معین شاہ شاہان جہان	کعبہ اہل صفا ہو قبلہ گاہ مقبلان آپکا دست حمایت چھوڑکر جاؤن کہان

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

یہی باغ خلد روضہ پر تمہاری گلفروش ملک لیث مین سیکڑون بے ہوش مین جو بادہ نوش	جسکی ہر گل مین ہی بوئی بادہ وحدت کا جوش اور یہی کہتی جبتک انمین آتا ہی ہوش

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

آستان سی کا مجکو شوق تو ہی اسقدر اور کی مین ہیخ نخون آمیری اگنہون بال و پر	پر کرون کیا مین ہون ہٹا قدم سی سربسر ہی تمہاری ہی فقط چشم عنایت پر نظر

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

وہ تمہارا نور باطن ہی کہ خورشید منیر تم پہ روشن ہی کہ مین اے خواجہ روشن ضمیر	ردبرو ہی اسکی ذرہ بلکہ ذرہ سی حقیر دو جہان مین جانتا ہون تمکو اپنا دستگیر

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

بحر غم مین یہ ظفر جون موج ہو کر بیقرار پر کنار اور رہی ورہی طلاطم بیشمار	مارتا ہی دست و پا تا ہاتھہ جاوی کنار جانتا ہی دستگیری ہی یہ وقت اضطرار

یا معین الدین چشتی دستگیری لازم است

ہاتہ ملتا ہون بہون کیا یار جانی کیا ہوا گو رہی شاہان بنشین کی نکلنی ہی صدا	ہاتہ سی وہ قول کا جھلا شا گیا تھا جو وہ قبضہ مین اپنی ملک فانی کیا ہوا

مثلث

یا مجھے افسر شاہانہ بنایا ہوتا — یا مرا تاج گدایانہ بنایا ہوتا
یا مرا تخت سلیمانہ بنایا ہوتا

اس خرد دی نے مجھے سرگشتہ و حیران کیا — کیون خردمند بنایا نہ بنایا ہوتا
تو نے اپنا مجھے دیوانہ بنایا ہوتا

نشۂ عشق کا گر ظرف دیا تھا مجکو — عمر کا تنگ نہ پیمانہ بنایا ہوتا
دلکو سر ی خم و خمخانہ بنایا ہوتا

دلکو صد چاک بنایا تو بلا سے لیکن — زلف مشکین کا تری شانہ بنایا ہوتا
اور یا خاک سے ایسا نہ بنایا ہوتا

صوفیون کی جو نہ تھا لائق صحبت تو مجھے — قابل جلسۂ رندانہ بنایا ہوتا
باعث قلقل مستانہ بنایا ہوتا

تھا جلانا ہی اگر دوری ساقی سے مجھے — تو چراغ رہ میخانہ بنایا ہوتا
اور دل بادہ کشونکا نہ بنایا ہوتا

شعلۂ حسن چمن مین نہ دکھایا ہوتا — ورنہ بلبل کو بھی پروانہ بنایا ہوتا
گل کو داغ دل دیوانہ بنایا ہوتا

روز معمورۂ دنیا مین خرابی ہے ظفر — ایسی بستی کو تو ویرانہ بنایا ہوتا
بلکہ بہتر تو یہی تھا نہ بنایا ہوتا

ہر چند اس الم سی مرا دل ہی لخت لخت	یہ کیون لکھون کہ ہون مین سیہ روز تیرہ بخت

مضمون خط و خال صنم لکھکی بھیجدون

میری طرف سی غیر نی کیا جانی کیا کہا	جو اعتبار کچہ نرہا میری قول کا
تو ہی مری نوشتہ کو ہی خوب جانتا	باور نہو کبھی تجھی ای شوخ بیوفا

سو عہد نامی گر بقسم لکھکی بھیجدون

اوسکا خیال زلف ہی کیا کیا وبال دل	لیکن اوسی ذرا نہین آتا خیال دل
ہو وہ ہی کچہ تو واقف رنج و ملال دل	پرزی یہ ہین جگر کی ظفر اوسکو حال دل

مژگان میری اگر ہو قلم لکھکی بھیجدون

قصیدہ در نعت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیون نہو عالم یہ احسان احمد مختار کا	ہی وہ مالک خالق کونین کی سرکار کا
کیون نہووی سجدہ اوسکی دین کی سطوت سی پر	جا چھپا دانون مین تاگا ٹوٹ کر زنار کا
واقعی اہل زمین کو کیا نظر آوی کہ ہی	آسمان پر سایہ اوسکی سرو خوش رفتار کا
کر دیا آویزہ گوش جہان حق کا کلام	حوصلہ ہی یہ اوسکی لعل گوہر بار کا
کہتی ہین موسی کو غش آیا تھا کوہ طور پر	ایک تصرف تھا وہ بھی جلوہ دیدار کا
کہتی ہین عیسی کو تھا مردہ جلانی مین کمال	اک کرشمہ تھا وہ تیری خوبی گفتار کا
سرور فخر رسل روز جزا کا ہی شفیع	جسکی باعث سی ہوا کیا مرتبہ ابرار کا
ہی لب جبریل پر تیری ہی امت کی لیی	زمزمہ جنات تجری تحتہا الانہار کا

...س جہان مین آکی کیا ہم کر چلے	بار عصیان اپنی سر پر دہر چلے
...تو نہ آیا ای مسیحا دم یہان	ہم اسی حسرت مین آخر مر چلے
...وس گلی مین ہمتو کیا خورشید بہی	ڈر کی مارے کانپتا تہر تہر چلے
...سقدر پیک صبا مین دم کہان	ساتہ اوس آوارہ کی دم بہر چلے
...یچلی کیا اس چمن سے غنچہ سان	ہمتو کیسہ اپنا خالی کر چلے
...ر ابرو کا چلی تیر ے جہان	کیا عجب تلوار وہان اگر چلے
...دم نہ مارا ہمنی تیرے عشق مین	سر پہ آری بہی ہماری گر چلے

دل ہی قابو مین نہین جب ای ظفر
تم وہان کسکی بہروسے پر چلے

قصیدہ در مدح حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

زور بازوی مصطفیٰ ہی علے	صفدر عرصۂ وغا ہی علے
میری کشتی کا ناخدا ہی علے	میرا ہادی و رہنما ہی علے

میرا حامی و پیشوا ہی علے
میری ہر درد کی دوا ہی علے

...تہا ابو بکر یار غار بنے	تہا عمرؓ گرم کاروبار بنے
...ور عثمان ہی جان نثار بنے	اور علے وہ کہ رازدار بنے
میرا حامی و پیشوا ہی علی	میری ہر درد کی دوا ہی علی

[illegible]

ولہ

تک آ نا ابر سیہ نظر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

[illegible] ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

نہ کچہ بلندی کی ہی تمنا نہ کچہ ہی پستی کا فکر اصلا

سنان قاتل پر اپنا سر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

نہ شعلہ برق اسکو سمجہو نظر اوٹہا کر بغور دیکہو

یہ آہ کا میری اک شرر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

خدنگ جانان سی کوئی کہدی کہ دلمین آ کی ہمارے بیٹہے

چلا لگا کر یہ پر کدہر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

پتا مکان کا ہی گر بتایا تو کچہ سمجہ مین نہ اپنی آیا

کہا یہ اوسنی کہ میرا گہر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

فلک کی جانب ہی چشم مردم زمین کو جہانکین ہین جہک کی انجم

کہڑا جو وہ پشت بام پر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

زمانہ نی پستی و بلندی کہائی ہمکو پس از فنا بہی

غبار اپنا جو ای ظفر ہی زمین سی اونچا فلک سی نیچا

ولہ

ہی مجہمین یہان جو اوس نوک مژہ کا رہتا | تو مری دل مین ہی کانٹا سا کہٹکتا رہتا

ولہ

[illegible]

ولہ

ہوگا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائیگا
جبکہ وہ بی مہر ہمپر مہرباں ہو جائیگا

گر ہوا اس سوز اسوزاں کا کوئی شعلہ بلند
دیکھ لینا خاک جلکر آسماں ہو جائیگا

ای پری رو اپنی صورت تو دکھائیگا جبھی
صاف وہ حیرت زدہ آئینہ ساں ہو جائیگا

وہ جو دلمیں لگ رہی ہی آگ بجھنی کی نہیں
چشم تر سی گرچہ اک دریا رواں ہو جائیگا

دیکھنا اوس چاند کی کھڑکو کیونکر جانتا
ٹکڑی ٹکڑی یہ دل مرا مثل کتاں ہو جائیگا

ای جنون تیری بدولت نام میرا آخرش
دشت میں ہر خار کی ورد زباں ہو جائیگا

باز آ اس خون بہانی سی کہیں ای چشم تر
دیکھ میرا راز دل سب عیاں ہو جائیگا

ای تغافل کیش کی تو نی اگر آنی میں دیر
کام آخر تیری عاشق کا یہاں ہو جائیگا

گر تو نی دعوی محبت کا ہو اوس سفاک سی
ای ظفر اک روز اونکا امتحان ہو جائیگا

کہی پردہ شب وہ میں دیکھا تو کیا دیکھا
کہ تجھکو ای پردہ نشیں دیکھا تو کیا دیکھا

کچھ ایسا ہو کہ دیکھی وہ ادہر چشم عنایت سی
ہمیں گر اونہی ہوکر خشمگیں دیکھا تو کیا دیکھا

ہماری عید تو یہ تھی پہ تیری ابرو کی
ہلال عید کو ای مہ جبیں دیکھا تو کیا دیکھا

نصیب ہو وہ ہم سامنی اور ہم ادہر دیکھیں
عزیزو حلقی بہر تی گر کہیں دیکھا تو کیا دیکھا

کہیں مو پاس دیکھیں وسکو ہم دل کی صفائی سی
اگر ہمنی لگا کر دوربیں دیکھا تو کیا دیکھا

کہاں طاقت کہ دیکھیں آنکھ بھر کر دم ہی آنکھوں میں
اوسی گر ہمنی وقت واپسیں دیکھا تو کیا دیکھا

بنی کی جو خاک سی ہی مجھی کچھ پوچھو نہیں
خاک آئی ہی کی برباد و برابر آپ کی
دیکھا صورت ہمنای مجھی کچھ پوچھو نہیں
کیا کہوں کچھ بتا پتا عشق کی یا شوق ہوں
منی کی اخر تماری مجھی کچھ پوچھو نہیں
شام سی تا صبح ہو ... نفس پر رہا
کیا کہوں ہی کیسی یاری مجھی کچھ پوچھو نہیں
بار غم سی جھکتی ... من بیکل کرگئی

آنا ہی رونا زیادہ پوچھتی ہی اور بے
ماجرای اشکباری مجھی کچھ پوچھو نہیں
خنجر مژگان سی ناز و تیغ غمزہ سی
دلپہ ہین جو زخم کاری مجھی کچھ پوچھو نہیں
میری جو حسرت ہی سی معلوم کرو ہمدم تو
ہم حقیقت میری ساری مجھی کچھ پوچھو نہیں
ای ظفر جو حال ہی تم آگرو بتلا
ہو گی اوسکو سر ساری مجھی کچھ پوچھو نہیں

ولہ

کوئی آئینہ دلکا نہیں کہ جہان رخ یار کا جلوہ نہیں
یہ قصور ہی اپنی نظر کا فقط کہ جو دیکھا ہمکو دکھائی نہیں

تری لف و تابیت ہوش ربا وہی ام بلا کہ بجای فنا
کہ جو اسمین پہنسا وہ پہنسا ہی رہا کبھی وسکی امید رہائی نہیں

کہا میں جو اوس سی کہ اسکو بجھا یہ جو دلمین لگ رہی آگ لگا
تو یہ سنکی وہ ناز سی کہنی لگا مجھی آتی لگائی بجھائی نہیں

وہ رہی ہی ملا ہوا آٹھ پہر مگر اوس سی جدا ہی تو آیہ بشر
کری دور دوئی کو یہ دلسی اگر تو پہر اسمین اور اوسمین جدائی نہیں

نہیں منہ سی تو کہتا اگرچہ ہی تو کوئی بات کدورت کی کبہو
ولی غور سی دیکہا تو آئینہ رو تری دلمین ذرہ بہی صفائی نہیں

جو بہلی ہین بہلی ہی ہینگی صدا کوئی گو ہو برا و نہین کام ہی کیا
جسی کہتی ہین منہ سی وہ اپنی بہلا کبھی کہتی پہر اوسکو برائی نہیں

تری پلکونسی کس لیی آٹھ پہر یہ ٹپکتا ہی ہتا ہی خون جگر
تری چشم پر آب مین اوسکا ظفر جو تصور دست حنائی نہیں

ولہ

دلکی میری بیقراری مجھسی کچھ پوچھو نہیں	شبکی میری آہ و زاری مجھسی کچھ پوچھو نہیں

[illegible]

ولہ

[illegible]

ولہ

وصل کی بس کر چکی تدبیر ہم — ہو گئی ناچار اے تقدیر ہم

اوس صنم کا وصل ہی اپنی مراد — مانگ کیا ہین اللہ پیر ہم

تیر ابرو قتل کرتے ہین ہمین — ہو وین کیون منت کش شمشیر ہم

پر گئی الفت کی بیڑی پاؤن مین — ہین ہمیشہ پای در زنجیر ہم

[illegible] کرتا ہی پرزی خط کی وہ — کیا کرین احوال دل تحریر ہم

چاہتا ہی دل جنون کی ہاتھ سے — پھینک دین اپنا گریبان چیر ہم

جب دنیا کی ہنا کیا پائدار — کیا کرین اسیر مکان تعمیر ہم

ولہ

ای بت طناز قربانت شوم — ای سراپا ناز قربانت شوم

حلقہ زلف کمند جان و دل — ای کمند انداز قربانت شوم

چون مسیحا در لب جان بخش تو — صد ہزار اعجاز قربانت شوم

مرغ جانم در ہوای کوے تو — میکند پرواز قربانت شوم

تا بہ قربان گاہ من بگذر ز ناز — بار ابا ناز قربانت شوم

تو بہر انداز ہمہ جلوہ — من بہر انداز قربانت شوم

ہر دم آن ابرو کمان را از ظفر — میرسد آواز قربانت شوم

ولہ

[illegible]

ولہ

لگائی ہر چند ایک عالم ہماری تمسی تمہاری ہمسے
کبھی محبت نہو نہ ہوئیگی کم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

دم آیا آنکھون مین ہی ہمارا نجاؤ بالین سی تم خدارا
کہ تھی ملاقات اور اکدم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

عدو ہین مدت سی جو ہمارے ہوئی ہین وہ ہمنشین تمہارے
کہین یہ صحبت نہ ہووی برہم ہمارے تمسی تمہاری ہمسے

چھپی کہو کیونکہ دل کی حالت ہمیشہ اظہار ہی محبت
بیان حقیقت کری ہی پیہم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

ہزار باتین ہر اک بنائی یقین تہا کبھی نہ آئے
کہی نہ جبتک کی کوئی محرم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

غم والم مین ہین رہتی ہی ہم اور تم دونون حضرت دل
سنی کوئی اب حکایت غم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

ظفر یہ کہدیجی آج اونسی کہ ہم اوسی روز مرچکی تھے
لڑی تہی جس روز آنکھ باہم ہماری تمسی تمہاری ہمسے

ولہ

وہ کہتی ہین بھلی ہین ہم بھلا کسی تو ہمنی کیا
ہر ہیچ ہی [illegible] ہم ہین سا کسی تو ہمنی کی

Author Ẓafar
Title Dīvān-
MG7